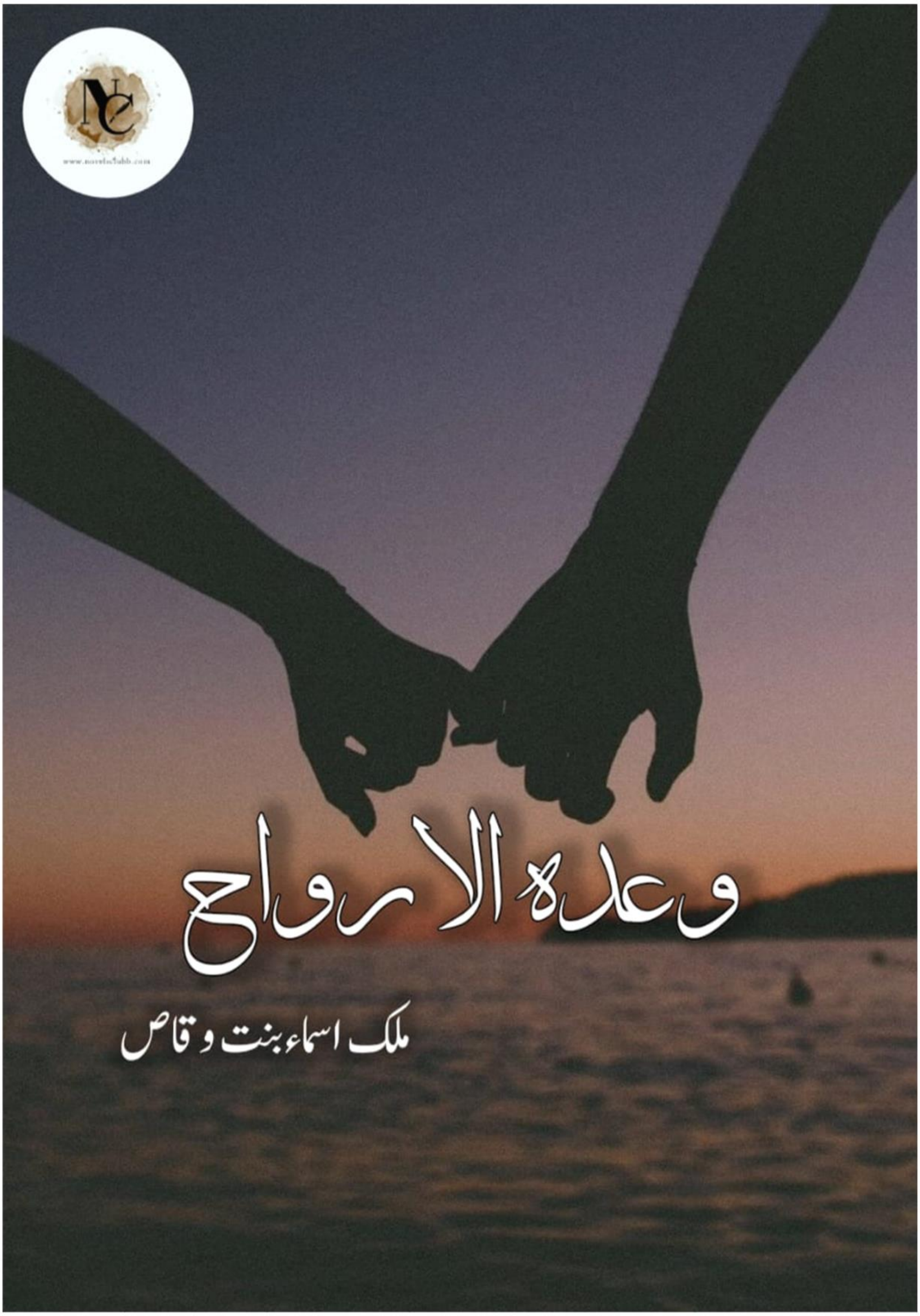
وعدہ الارواح
ملک اسماء بنت وقاص

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

وعدہ الارواح

از

ملک اسماء بنت وقاص

♤~~~~~● گنہگار میرا نام ہے ●~~~~~♤

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میں کامیابی، پیسہ اور شہرت کی خواہش کرتا ہوں۔

میں سخت سچائی جانتا ہوں کہ زندگی ایک کھیل ہے۔

اگر میں جیت گیا تو مجھے جنت ملے گی، اگر میں ہار گیا تو الزام مجھے ملے گا۔

میں نے خود کو آئینے میں دیکھا، میں نے کہا آئینہ "شروخ میرا نام ہے"۔ آئینہ واپس بولا: "نہیں! گنہگار تیرا نام ہے۔"

♤~~~گنہگار میرا نام ہے~~~♤

میں کامیابی، پیسہ اور شہرت چاہتا ہوں،

اللہ نے کہا کہ میری اطاعت کرو میں تمہیں وہ سب دوں گا

جو تم نام لو گے،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ زندگی سفر ہے اور جنت آخری منزل

ہے،

شیطان نے سنا جو اللہ اور نبی نے مجھ سے کہا اور مجھے کہا کہ وہ میرا دوست ہے اور کھیل

جیتنے میں میری مدد کرے گا۔

اس نے میری آنکھوں اور کانوں پر کپڑا باندھنے کو کہا اور میں نے ویسا ہی کیا جیسا اس

نے کہا، جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ میرا نام گنہگار ہے۔

میں نے خود کو آئینے میں دیکھا، میں نے کہا آئینہ "شورخ میرا نام ہے" آئینہ واپس

بولا: "نہیں! گنہگار تیرا نام ہے۔"

♤~~~گنہگار میرا نام ہے~~~♤

میں کامیابی، پیسہ اور شہرت چاہتا ہوں۔

اب میں نے وہی کیا جو میرے دوست نے بتایا اور مجھے کامیابی، پیسہ اور ساری شہرت

ملی

میں نے سوچا کہ میں کھیل جیت گیا ہوں، لیکن یہ سنہری فریم والی جعلی ٹرافی تھی۔

جلد ہی میں مر گیا اور مجھے حکم دیا گیا کہ اللہ اور اس کے نبی کی اطاعت نہ کرنے کی وجہ سے مجھے جہنم کی سزا دی جائے۔

میں نے اپنے دفاع کے لیے شیطان کو بلایا، لیکن اس نے آسانی سے کہہ دیا، میں ہی ہوں جس کا الزام ہے۔

میں آنسوؤں سے ٹوٹ گیا اور فرشتوں نے میری آنکھوں اور کانوں سے کپڑا کھول دیا۔

میں نے دیکھا کہ شیطان مجھ پر ہنس رہا ہے اور میرا نبی میرا نام لے کر رو رہا ہے۔

اب فرشتوں نے میرا نام پوچھا، میں نے ان سے کہا "شورخ میرا نام ہے" فرشتوں نے جواب دیا: "نہیں! گنہگار تیرا نام ہے۔"

~~~~گنہگار میرا نام ہے~~~~

میں نے آنکھ کھولی تو یہ خواب معلوم ہوا اور میں نے فوراً اپنے اللہ کا نام لیا۔

اب میں کامیابی، پیسہ اور شہرت حاصل کرنے کی خواہش نہیں رکھتا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ زندگی سفر ہے اور جنت آخری منزل ہے۔

اب میں اپنے نبی کے کہنے پر عمل کرتا ہوں اور ہمیشہ اپنے اللہ کا نام لیتا ہوں۔

میں شیطان کو دکھاؤں گا کہ وہ ہارنے والا ہے اور میں کھیل کا چیمپئن ہوں۔

میں نے خود کو آئینے میں دیکھا، میں نے کہا آئینہ "شورخ میرا نام ہے" آئینہ واپس بولا: "نہیں! گنہگار تیرا نام ہے"

میں نے مایوس ہو کر اپنی پیٹھ آئینے کو دکھائی لیکن میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پیارے شُروخ

"آدم کے تمام بیٹے گنہگار ہیں، لیکن بہترین وہ ہیں جو کثرت سے توبہ کرتے ہیں ۔"

(شُروخ حسین)

¤~~~~~~¤~~~~~~¤~~~~~~¤~~~~~~¤

الیشا کے گھر تین سال پہلے۔۔۔

ماں کہاں جا رہی ہیں، وہ چلا رہی تھی۔ سفید لباس میں ملبوس عورت کو وہ ماں پکار رہی تھی جو دوسری طرف جا رہی تھیں۔ عقب میں عجیب ہلچل تھی چیخ و پکار تھی۔ مدد کی وہی غم زدہ پُکار۔ آج وہ اس چرچ کے ساتھ کھڑے ویران اور اجڑے قعلے کے وسطی دروازے پر تھی۔

www.novelsclubb.com

ماں مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ واپس آجائیں۔

نہیں مجھے مت مارو۔ ایک لڑکی جو بھاگ رہی تھی۔ پھر سے وہ ہاتھوں میں خون آلود کلہاڑیاں پکڑے عجیب لوگ نظر آئے۔ جن نے سیاہ رنگ کا لباس پہن رکھا تھا۔ وہ لوگ اس کی جانب آرہے تھے۔ وہ چلائی تھی۔

وہ ایک اجنبی کی طرف بھاگی تھی جو وہاں ہی تھا ہر دفعہ کی طرح۔ آنکھوں پر سیاہ پٹی بندھے آسمان کو تکتا۔

لیکن آج بھی وہ اس تک نہیں پہنچ پئی۔

نہیں۔ وہ گر گئی تھی۔ بہت اونچائی سے۔

کیٹ نے ایک دم آنکھیں کھولیں، وہ پسینے میں بھیگی تھی۔ اسے ڈر لگ رہا تھا۔ آنکھوں میں خوف تھا۔ پھر اندھیرے کمرے میں نظریں دوڑائیں۔

وحشت، گھوٹن اس پر باہر سے آتی سرگوشیوں کی آواز۔ رات کے دو بج رہے تھے اس وقت کون باہر بول رہا تھا۔ کیٹ کا وجود مارِ خوف کانپ رہا تھا۔

اس نے الیشا کی سائیڈ دیکھی۔

وہ اُٹھی اور اسی طرح دبے قدموں آگے آئی، وہاں بالکونی میں الیشا کسی سے بات کر رہی تھی۔ کیٹ واپس پلٹنے لگی یقیناً وہ اپنے کسی بوائے فرینڈ سے بات کر رہی ہو گی۔

www.novelsclubb.com

کیٹ نے یہی سوچا۔ مگر پھر اس کی سماعت سے جو الفاظ ٹکرائے، وہ اس کے جسم کو منجمد کرنے کے لیے کافی تھے۔

"عردل میں تم سے محبت نہ کرتی ہوتی تو اس رات میں تمہیں کیٹ کی یو ایس بی دے کر کیوں بھیجتی۔ میں نے تمہیں چانس دیا، اب تم اپنی کم عقلی کی وجہ مجھے مت ٹھراو۔ اس دن اس کو اتنی مشکل سے وہ دی۔۔۔ مجھے لگا کہ وہ اب خوشی خوشی ڈرنک

کرے گی۔ مگر نہیں وہ بہت ضدی ہے۔ کہتی ہے میرے سے غلطی ہوئی ہے اب نہیں کروں گی۔"

کیٹ اس سے زیادہ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ وہ جلدی سے بستر پر آگئی اور کمبل کے اندر گھس کر بہت روئی، پھر دھوکہ، ایک دفعہ پھر جھوٹے اور منافق لوگ۔

وہ کب سو گئی اسے نہیں معلوم۔ صبح وہ اٹھی تو بڑی مشکل سے تیار ہوئی۔ کیٹ نے سب کو یہی کہا کہ اس کی تبیعت ٹھیک نہیں ہے، ولیمہ ختم ہونے کے بعد وہ ماں کے ساتھ آگئی اور اس نے آخر میں الیشا کو سرسری سا خدا خفظ کہا۔

ایک ہفتے بعد جب وہ خواب میں پھر سے ڈری تو اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ اور وہ ماں کے سامنے بہت روئی اور ان کو جھوٹی کہانی سنائی۔

وہ سچ نہیں کہہ سکتی تھی، عدل کا ذکر کرتی تو کیسے کہیں نہ کہیں اس کی غلطی تھی۔ یا شاید مکمل طور پر وہ ہی غلط ثبت ہوتی۔

وقت اپنی تیز رفتاری سے گزر رہا تھا۔ سورج ہر شام آہ کر ڈوب جاتا۔ کلینڈر کے صفحہ اپنی برق رفتاری سے پلٹ رہے تھے۔۔ ماں دن بادن کیٹ کی انہونی اور مشکوک حرکتوں کی وجہ سے گھر والوں سے ذلیل ہوتیں۔ اور اب سعیدہ بیگم تنگ آگئی تھیں، وہ بیزار ہو گئی تھیں۔ وہ گھر کو دیکھتیں یا کیٹ کو۔

دادا کہتے تھے کیٹ ماں کو پریشان مت کیا کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ ماں کو اپنے پاس بلا لے گا۔۔اور یہ وہ واحد الفاظ تھے جو کیٹ کو رلاتے۔ہر گزرتے دن کے ساتھ کیٹ اپنی زندگی تباہ کر رہی تھی۔ماں نے ٹیچینگ شروع کر دی تھی۔

ایک رات اچانک دادا کا ہارٹ فیل ہو گیا۔اور وہ اس فانی دنیا سے کوچ کر گئے۔۔کیٹ بہت روئی۔وہ غمزدہ تھی۔اس سے محبت کرنے والے لوگ ہمیشہ اسے چھوڑ جاتے۔مگر پھر چند دن بعد وہ اس غم کو بھول گئی۔

وہ خود غرضی کی انتہا پر جا رہی تھی۔دن بہ دن اس کا ریزلٹ خراب ہوتا جا رہا تھا۔سکول سے ٹیچرز ماں کو بلا رہی تھیں۔وہ ماں کو کہتیں کہ کیٹ لاپرواہی کر رہی ہے۔ماں کچھ عرصہ دیکھتی تو سب ٹھیک ہو جاتا پھر جب چھوڑتی تو کیٹ نیچے جانے لگتی۔وہ گیارہ سال کی ہو گئی بہت سی چھوٹی قیامتیں آئیں مگر کیٹ پر بظاہر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا،البتہ اللہ تعالیٰ جو مالک ہے تمام مخلوق کا،زمین و آسمان کا،ہر شے کا،وہ دلوں کا پھیرنے والا۔ہر حادثہ اس کے دل کی سیاہی کو ہلکا سا مٹاتا تھا۔کیٹ زندگی کو انجوائے کر رہی تھی۔مگر پھر بھی وہ خوش نہیں تھی۔

کبھی کبھی بے وجہ کا رونا، عجیب بے زاری تھی۔اس سال وہ پانچویں کلاس میں فیل ہو گئی۔فائنل میں نہیں مگر ایک سمسٹر میں۔۔ماں نے بہت ڈانٹا، مگر اب وہ نہ زیادہ مارتی تھیں نہ ڈانٹتی تھیں بس ناراض ہو جاتیں اور یہ کیٹ کے لیے سخت سزا تھی۔یہ

www.novelsclubb.com

سال بھی شوغل میلے میں گزر گیا۔۔لوگوں میں خود کو سچا ثابت کرنے میں تو کبھی اپنی عزت بڑھانے میں۔

کیٹ بارہ برس کہ ہو گئی۔سب ویسا ہی جارہا تھا جیسا پچھلے سال تھا۔کہ ماں نے فیصلہ کیا کہ وہ نانا کے پاس چلے جائیں گے۔کیٹ کو حیرت ہوئی۔

"نانا۔۔کون نانا۔ماں آپ نے تو کبھی نہیں بتایا کہ آپ کے بابا بھی ہیں۔۔آج اچانک کیوں۔کیسے۔"

"نہیں۔۔میرے بابا تو کوئی اور ہیں مگر تمہارے اصلی نانا کے پاس جانا ہے مجھے مگر پتہ نہیں وہ کہاں ہیں میں پہلے ان کو ڈھونڈو گی۔"

دو ماہ بعد ماں نے کہا کہ وہ ترکی ہیں۔ہم ترکی جائیں گے۔کیٹ بہت خوش تھی وہ اس قید خانے سے آزاد ہونے والی تھی۔جہاں تایا کی وجہ سے پابندیاں تھیں اب اسے جھوٹے لوگوں سے آزادی ملنے ولی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

پھر انگلش فلموں کی طرح اس کی زندگی ہو گی وہ یورپ نما ترکی کے سکول میں منی سکرٹ پہن کر جائے گی اور پھر ایک روڈ بوائے اس سے ٹکرائے گا اور وہ لڑکا جس کے پیچھے پورا اسکول ہے وہ صرف کیٹ سے محبت۔۔ایسا ہی تھا۔اسے ایسی ہی زندگی چاہیے تھی سب سے مختلف ہونے کی خواہش میں وہ اوندھے منہ بھاگ رہی تھی۔کیٹ کی زندگی بہت پریکٹیکل تھی وہ جو چاہتی اور مانگتی وہ اسے پریکٹیکلی ملتا مگر اس کی خواہش

کے برعکس۔اسے ایسا ہی لگتا۔مگر ایسا نہیں تھا اس کو وہ ملتا جو حقیقت ہوتی۔البتہ اس کا یہ خواب آج ٹوٹ گیا۔تایا نے انکار کر دیا۔

"سعیدہ تم چلی جاؤ مگر کیٹ نہیں جائے گی۔میرے بھائی کی نشانی ہے اور ہم اسے رکھیں گے جب تک تم وہاں سیٹل ہو جاؤ۔

"مگر عمر بھائی میں کیسے اسے چھوڑوں۔زینب کے بعد یہ میری زماداری ہے۔میں کیٹ سے محبت کرتی ہوں۔اور وہ میرے بغیر نہیں رہ سکتی۔"

"دیکھو سعیدہ کیٹ بڑی کلاس میں ہے۔وہاں جائے گی دو تین سال تک زبان سیکھے گی پھر اچھے سے پڑھ سکے گی۔تین سال اس کے کیوں ضائع کرا رہی ہو۔بس میں اسے تمہارے ساتھ نہیں بھیجوں گا۔اور ویسے بھی اس کے ننہال کو اس کی ذرا بھی پروہ نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ کمرے میں آئیں تو کیٹ نے سوالیہ نظروں سے ماں کو دیکھا۔

"کیٹ میں تمہیں ساتھ نہیں لے جا رہی۔"

"کیوں۔۔ایسا نہیں کریں ماں مجھے اکیلا چھوڑ کر مت جائیں میں۔۔۔"

"کیٹ ان لوگوں کے احسان ہیں پر۔اور میں وہاں تمہارے نانا کوڈھونڈوں گی پھر وہ تمہیں لے جائیں گے۔"

کیٹ کو غصہ تھا۔شدید غصہ اور پھر وہ سیم کی طرف چلی گئی۔

کیٹ بہت روئی۔بہت دفعہ سعیدہ بیگم کا دل پگھلا مگر وہ جانتی تھیں عمر قاسم کبھی خولہ کو نہیں جانے دیں گے۔سعیدہ کو اس کے نانا سے مدد لینی ہی تھی۔اور ویسے بھی یہ حکم تھا۔۔اور خولہ کو یہاں سے لے جانے کا یہی وقت تھا۔۔

ان نے خولہ کو اللہ کے سپرد کر دیا۔

ماں چلی گئیں۔اور وہ روتی رہ گئی۔زندگی بے رنگ ہو گئی۔ہر چیز سے بے نیاز،اور اچاٹ۔۔

پانچ ماہ گزر گئے وہ ہر ایک سے کہتی رہی ماں سے بات کروادو۔مگر کوئی اس کی بات پر توجہ نہیں کرتا۔

www.novelsclubb.com

ہمنہ پھوپھو اس کو ملا دیتی فون مگر کبھی مقابل سے جواب موصول نہیں ہوا۔یوں لگتا تھا جیسے وہ کیٹ سے جان چھڑوا کر بھگ گئیں ہوں۔مگر ایسا نہیں تھا۔وہ تو نانا کے حکم کی تعمیل کر رہیں تھیں۔

اب کہ وقت کٹتا ہی نہیں تھا،وہ کھوئی کھوئی رہتی۔

سیم اس کا کلاس فیلو تھا۔ وہ اس کا دوست تھا۔ مگر آہستہ آہستہ کیٹ کو وہ بھی برا لگنے لگا۔ کیٹ اس کی دی چاکلیٹ کو اپنی دوستوں میں بانٹ دیتی۔ اب وہ اس سے دور دور رہنے لگی۔

البتہ وہ کیٹ کے قریب رہنے کی کوشش کرتا۔ ایک دن اس نے کیٹ کو بریک کے وقت کلاس میں روکا۔ اور بولا۔

"کیٹ تم مجھ سے کیوں دور رہتی ہو۔"

"کیا بکواس ہے سیم آگے سے ہٹو۔"

"نہیں بتاؤ تم ناراض ہو۔"

"نہیں۔ آگے سے ہٹو۔"

کیٹ جانے لگی مگر سیم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"کیوں جی۔ اتنا عرصہ اپنی مرضی تھی تو میری دوست رہی اور اب۔"

میں نہیں تمہاری دوست چھوڑو مجھے۔

www.novelsclubb.com

او تو یہ بات ہے۔۔ پھر تو میں سب کو کہوں گا کے تم میری گرل فرینڈ ہو۔ اور ہم لوگ بہت۔۔

پٹاخ۔۔ کیٹ نے اس کے منہ پر تھپڑ رسید کیا۔۔

آئندہ نہ ہی مجھے چھونا اور نہ ہی مجھے اپنی گرل فرینڈ کہنا۔ سمجھے۔

کیٹ پے ان چھ سات مہینوں میں بہت سے الزام بھی لگے۔

جمیلہ تائی کی چوری۔

سارہ کا بریسلٹس توڑنا۔

"حسن پر ڈورے ڈالتی ہے"۔

اور بہت سے اس کے علاوہ۔

حسن اور سارہ ثناء پھوپھو کے بچے تھے۔۔

ساحل بھی اس کو بہت پریشان کرتا۔

ایک ہمنہ پھوپھو تھیں اور ایک جبیل بھائی وہ دونوں اس گھر میں کیٹ کے ہمدرد تھے۔۔

دسمبر کی چھٹیاں ختم ہونے والی تھیں جب ایک دن سیم گھر آیا۔اور آکر کہنے لگا۔میں اپنی گرل فرینڈ سے ملنے آیا ہوں۔سب کے سب حیران تھے۔اس کی اس قدر جرت پر۔

www.novelsclubb.com

تایا نے درشتی سے ٹوکا۔۔عمر دیکھی ہے تم نے اپنی سیم۔۔یہ کیسی باتیں کر رہے ہو۔۔

میں امریکہ جا رہا ہوں سو میں نے سوچا اپنی گرل فرینڈ کو مل جاؤں۔ہم بہت دفعہ مل چکے ہیں۔اور پھر یہ اکثر میرے ہی گھر ہوتی ہے۔

عمر قاسم نے ایک کاٹ دار نظر کیٹ پر ڈالی۔

تایا یہ جھوٹ بول رہا ہے ہم پہلے دوست تھے پھر میں نے اس سے دوستی بھی ختم کر دی اسی لیے یہ بدلہ لینے آیا ہے۔

نہیں میں سچ کہ رہا ہوں۔یہ دیکھیں۔۔اس نے ایک وڈیو عمر قاسم کو دیکھائی۔۔

سیم نے ویڈیو ایڈیٹنگ کے بعد دیکھائی تھی کیونکہ اس ویڈیو میں کیٹ کہتی ہے،

Saim you are just my friend,but I fall in love with you. I can't live without you

پھر ایک اور ڈانس ویڈیو دیکھائی جو کیٹ نے الیشا کے گھر تین سال پہلے سیم کے ساتھ کیا تھا۔

جبیل نے بھی ویڈیو دیکھی۔اس کے بعد تایا نے سیم کو گھر سے بھیج دیا۔

اب کہ کیٹ اپنی سفائی میں کچھ کہنے لگی مگر تایا نے اسے ایک زوردار تھپڑ مارا اور کہا۔۔"تم اس کے گھر جاتی تھی۔اور ہمیں زارہ کا کہتی تھی۔تم کیا ہو کیٹ،تم بہت دفعہ رہی ہو اس کے گھر۔"

نہ۔۔نہیں تایا۔میں اس کے گھر کبھی نہیں۔۔

"جب تمہاری ماں گئی تھی تم کہاں تھی کیٹ۔۔"

تایا وہ۔۔میں۔۔م۔۔

دفعہ ہو جاؤ یہاں سے،وہ غصیلی آواز میں غرائے تھے۔

کیٹ میں اسی ہفتے تمہاری شادی کروں گا۔تم اسی قابل ہو۔تمہیں عزت راس نہیں ہے۔وہ پہلے بھی کہ چکے تھے اس کی شادی کا مگر پھوپھو نے مشکل سے تایا کو منایا تھا۔

نہیں تایا ایسا نہ کریں میں نے کچھ نہیں کیا۔

"لے جاؤ اس کو جبیل۔"تایا غصے سے پھنکارے۔

جبیل اس کو لے کر چھت پر آگیا۔

۔۔☆☆۔۔

"جبیل بھائی میں سچ کہ رہی ہوں میں نے وہ ایسے نہیں بولا تھا۔ہم سب تھیٹر میں ڈرامہ کر رہے تھے ٹیچر نے سکرپٹ دی تھی اور یے پچھلے سال ہوا تھا۔" سیم جھوٹ بول رہا ہے۔

"جانتا ہوں کیٹ، مگر وہ اتنی اچھی ایڈیٹ کی گئی ہے کہ کچھ لمحوں کو میں بھی اس پر یقین کر بیٹھا تھا۔پھر وہ ڈانس ویڈیو تو سچی تھی کیٹ۔وہ بالکل سہی نہیں تھا۔"

تایا میری شادی کیوں کر رہے ہیں۔وہ بمشکل جبیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔۔

مجھ سے شادی کرو گی کیٹ۔وہ ہمدردی سے کہنے لگا۔

جبیل بھائی خدا کا خوف کریں کیسی باتیں کر رہے ہیں۔پہلے ہی ثناء پھوپھو کہتی ہیں کہ میں حسن پہ ڈورے ڈالتی ہوں۔جبکہ وہ مجھے زہر لگتا ہے۔

اب تائی کہیں گی کہ میں ان کے بیٹے پہ کالا جادو کرواتی ہوں۔

وہ ہنسی۔۔زور سے ہنسی پھر وہ ہنستے ہنستے جبیل کی طرف دیکھتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

اور جبیل نے اسے گلے سے لگایا۔

کافی دیر رونے کے بعد وہ خاموش ہو گئی۔وہ جبیل سے الگ ہوتے ہوئے بولی۔آپ اچھے ہیں مگر میں کرزڈ ہوں اگر میں آپ سے شادی کروں گی تو آپ بھی مجھے یا تو چھوڑ کر چلے جائیں گے یا۔۔ایک سایا اس کے چہرے پر لہرایا۔

یا۔۔۔کیٹ یا کیا ہو گا جبیل نے اس سے پوچھا۔

کچھ نہیں جبیل بھائی۔

کیٹ تم کرزڈ نہیں ہو، تم اللہ تعالیٰ سے دور ہو گئی ہو اس لیے تمہیں اپنی زندگی کرزڈ لگ رہی ہے۔کیٹ اللہ کو منالو، وہ معاف کر دیتا ہے۔اور ان گناہوں کو یاد کرو جن کے سامنے آنے سے طوفان آجاتا مگر اللہ نے پردہ رکھا،اور چھوٹے امتحان میں ڈالا۔ہم سب گنہگار ہیں مگر آدم مایوس نہیں ہوتا۔معافی مانگتا ہے۔

کیٹ مسکرای۔شاید آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔

لیکن آپ چیٹ نہیں کریں گے، آپ نے ایک لڑکی کو زبان دی ہے۔الیزے آپی

بہت اچھی ہے۔۔الیزے کا جبیل سے رشتہ دو ماہ قبل ہوا تھا۔۔

"جانتا ہوں۔میں نہیں کر رہا چیٹ۔میں صرف اپنی کزن کو بچا رہا ہوں۔"

آپ بہت اچھے ہیں جبیل بھائی۔میں چاہتی ہوں آپ میرے بھائی بن کر رہیں۔۔مجھے بھائی کی ضرورت ہے۔

ٹھیک ہے گڑیا جیسے تمہاری مرضی۔اب بھائی کہا ہے تو بھائی بن کر دیکھاؤں گا۔وہ مسکرای اور چلی گئی۔

اس دن جبیل کی باتوں سے کیٹ کو احساس ہوا کے واقعہ پیچھلے تین سالوں میں اس نے کبھی اللہ تعالیٰ کو دل سے پکارا ہی نہیں۔

دو دن اس نے بستر پر گزار دیئے اس کا جی چاہ رہا تھا کہ وہ کہیں چلی جائے۔۔وہ روتی پھر خوصلہ دیتی خود کو کہ کیٹ سب ٹھیک ہو جائے گا۔دو دن وہ خوصلہ جمع کرتی رہی۔۔کہ وہ کیسے، کس منہ سے اللہ سے معافی مانگے۔

اور پہلی دفعہ اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اندازہ ہوا۔

www.novelsclubb.com

اس نے دو دن صرف مخلتف اسکالرز کو سنا۔

اس نے سنا کہ کیسے کیسے لوگوں کو اللہ معاف فرما دیتے ہیں۔پھوپھو اس کو کمرے میں ہی کھانا دیتی رہیں،

دہ دن۔۔وہ کمرے سے باہر نہیں نکلی۔

بدھ کو وہ آخر سکول گئی اور آکر اس نے اللہ کے سامنے خود کو گرا دیا۔۔

اور پھر جمعہ آیا جب وہ پارلر کے لیے نکلی تھی اور پھر عردل اسے لے گیا تھا اور آج ہفتہ کو وہ گھر لوٹی۔ لیکن وہ تین سال پہلے والی کیٹ نہیں تھی۔

مرتی ہوئی کیٹ اپنے ساتھ اپنے ماضی کی کتاب کے ہر باب کو بند کر گئی تھی۔

یہ کرنے پر اس مسیحی نے کیٹ کو راضی کیا۔

جس کو اللہ نے یقیناً خولہ کو لانے بھیجا ہو گا۔ وہ عبداللہ تھا، وہ مسیحا تھا، وہ خضرِ راہ تھا، وہ ماں کی دعا تھا، وہ اللہ کی بھیجی مدد تھا۔۔وہ کیا تھا، کون تھا، خولہ نہیں جانتی تھی۔۔ لیکن اس وقت وہ اس کی معافی کے قبول ہونے کی ضمانت تھا۔۔

"بے شک اللہ تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے۔۔بے شک وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے" (قرآن 39:53)۔

"تو کیا وہ اللہ کی طرف توبہ نہیں کریں گے اور اس سے معافی نہیں مانگیں گے؟ اللہ بخشنے والا مہربان ہے"(5:74)

کیا اتنا مہربان رب، اس کو معاف نہ کرتا۔ اس کے گناہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے آگے بہت چھوٹے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ جان گئی تھی کہ وہ غلط ہے،اور غلطی تسلیم کرنے والا ہی تو آدم ہوتا ہے۔

جو غلطی تسلیم نہیں کرتا وہ ابلیس ہے۔مایوس ہو جانے والا۔۔

☆☆☆☆☆

(دل کی جیب)

میرے پاس ایک خاص جیب ہے،

جو میرے سینے میں سلی ہوئی ہے،

یہ تمام لمحات سے بھری ہوئی ہے،

جسے میں نے اپنا سب سے اچھا سمجھا ہے،

اور جب کوئی اچھا دوست مجھے ان چیزوں،

کے بارے میں بتاتا ہے جن سے وہ مسکراتے ہیں

میں انہیں اپنی جیب میں رکھتا ہوں،

www.novelsclubb.com

تاکہ میں انہیں ہمیشہ کے لیے رکھ سکوں،

اور جب میں اداس ہوتا ہوں، جیسا کہ میں آج تھا،

تو میں دل کی اس جیب کو کھول دیتا ہوں،

تاکہ یہ میری اداسی کو دور کردے،

جیب ہمیشہ لا متناہی ہوتی ہے،

لیکن پھر بھی کبھی کبھی چھلک جاتی ہے،

اور اس سے جو محبت نکلتی ہے،

وہ یہ ہے کہ دل کی جیب کیسے بڑھتی ہے،

اور اگر تم خوش قسمت ہو،

پھر اگر میں تمہیں بہت مضبوطی سے گلے لگاتا ہوں،

تو تم میری جیب کی دھڑکن محسوس کر سکتے ہو،

اور شاید اس کی روشنی کو بھی،

(~جیسی ہیومن~)

¤-----------------¤

www.novelsclubb.com

پیرس،

ایک ہفتہ سے زیادہ ہو گیا تھا اسراء کو فرشتے کے گھر۔اس رات اسراء کے سوالوں کے جواب دینے کے بعد آدم صالح پھر سے غائب تھا۔اس رات وہ اسراء کے جانے کے بعد کہیں چلا گیا۔شاید جو فون کال اسے آئی تھی اسی سلسلے میں گیا۔

مگر کوئی نہیں جانتا کہ وہ صبح گیا یا اسی وقت چلا گیا۔ یہ حیرت کی بات نہیں تھی ایسا نارمل تھا۔ اس کے بہت سے کام تھے۔

صبح آج پر نور تھی، اسمان سے گرتی سفید برف روشنی لگ رہی تھی۔ ہر شہ کو اپنی سفید چادر میں لپیٹے ہوئے۔

اس صبح برف باری ہو رہی تھی۔ سالار اسراء اور فرشتے سب برف میں کھیل رہے تھے۔ ہر دوسرے گھر سے نکلتے دھواں کے مرغلے یہ ثابت کر رہے تھے کہ ہر شخص اس خوبصورت اور دلکش صبح سے لطف اندوز ہو رہا ہے۔ اسی اثنا میں ایفل ٹاور کے بالکل وسط میں جاتی چھوٹی سی گلی تھی۔ جس کے اطراف میں چند دکانیں تھیں اور ان کے اوپر بنی قدیم عمارتیں۔ پھر چند قدم چلنے کے بعد وہاں چھوٹے بڑے گھر نظر آتے۔۔ وہیں ان کا بھی گھر تھا۔ چھوٹا مگر خوبصورت اور مکمل۔

www.novelsclubb.com

شاید اس پوری گلی میں وہ ہی ایک پُر سکون گھر تھا۔ اس سیاہ دروازے والے گھر میں وہ تینوں کھیل رہے تھے۔

"یہ آدم کہاں ہے۔" اسراء نے سوال کیا۔

"مجھے کیا معلوم اچھا ہی ہے۔اسے سے دور رہو۔مجھے شک ہے وہ سچ میں ڈارک پینٹر بن گیا ہے۔شیاطین نے ڈیرا جما لیا ہے۔" سالار منہ بسورتے ہوئے بولا۔

"شرم کرو سالار تمہارا بڑا بھائی ہے۔:اسراء نے سے ٹوکا۔۔۔

"سالار لگتا ہے تمہیں بابا سے کلاس لینے کی ضرورت ہے۔" فرشتے نے بھی اس کو جھڑکا۔ مگر وہ سالار ہی کیا جو سن لے۔

ایک ٹھنڈا برف کا گولا بنا کر فرشتے کو مارا۔

سالار کے بچے۔۔۔ فرشتے چلائی۔وہ سب برف کی سفید اور ٹھنڈی بالز ایک دوسرے پر پھنکنے لگے۔۔ کہ گھر کا فون بجا۔

فرشتے اور سالار جنگ میں مصروف تھے۔۔جب کوئی فون اٹھانے نہیں گیا تو وہ خود ہی چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

اسلام علیکم۔۔وہ فون اٹھاتے ہوئے بولی۔

مگر دوسری جانب مستقل خاموشی تھی،

کوئی اتنی دیر سے فون کر رہا تھا اور اب بول بھی نہیں رہا۔۔

پھر اسراء نے سوچا شاید برف باری کی وجہ سے سگنل پرابلم ہو۔

اس نے فون رکھ دیا۔وہ مڑی ہی تھی کہ فون دوبارہ بجا۔اس نے پھر اٹھایا۔کون ہے۔۔۔وہ کہ اب سنجیدگی سے بولی۔مگر مقابل میں ویسی ہی خاموشی تھی۔اور ایسا تین دفعہ ہوا۔چوتھی مرتبہ اسراء بولنے پر مجبور ہو گئی۔۔

میری بات سنیں آپ جو کوئی بھی ہیں،یہ کوئی طریقہ ہے۔

آپ کو بات نہیں کرنی تو فون مت کریں۔اور اگر تم آدم ہو اور پھر سے میرا امتحان لے رہے ہو تو آدم صالح میں سچ کہ رہی ہوں مجھے غصہ آرہا ہے۔یہ کوئی مذاق ہے۔وہ چڑ کر بولی۔

مقابل کے چہرہ پر اسراء کی بات سن کر ایک دلکش مسکراہٹ بکھری۔

اسراء نے غصے سے ریسیور نیچے رکھ دیا اور باہر چلی گئی۔۔

دوسری جانب کسی آفس میں بیٹھے شخص نے فون رکھتے ہوئے ایک سگار جلایا وہ پی نہیں رہا تھا۔بس جلایا تھا۔وہ پیتا نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

اسراء باہر آئی تو وہاں جنگ جاری تھی۔

کافی کھیلنے کے بعد وہ سب تھک گئے۔

اسراء نے سوپ بنایا اور سب نے خوشی سے پیا۔

پھر دروازے پر گھنٹی بجی، اسراء نے دروازہ کھولا، تو ایک آدمی نے اس کو ایک کوریئر تھمایا۔اور اسراء سے سائن کروائے۔۔

وہ جو جمرات سے نفرت کے پھولوں کا انتظار کر رہی تھی۔ یہ دیکھ کر خوش ہو گئی۔ مگر اس ڈبے کے سائیڈ پر سالار کا نام پڑھا تو امید جیسے ٹوٹ گئی۔

وہ اندر آئی۔ سالار۔۔ تمہارا کوریئر آیا ہے۔

تھینکس اسراء۔

اسراء مسکرای پھر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔

کمرے میں آ کر اس نے اپنا بیگ نکالا۔

اس میں 48 اڑتالیس چھوٹے کارڈ تھے۔ جن کے اندر "اہیٹ یو" لکھا تھا۔ وہ باہر سے سفید اور اندر سے سیاہ تھے۔ جن پر سفید روشنائی سے یہ الفاظ لکھے تھے۔ اور نیچے (kj) لکھا تھا۔

ان کارڈز میں نمبر بندی ہوئی تھی۔ اور ساتھ کچھ سوکھے گلابوں کی پتیاں رکھی تھیں۔

یہ مینی کارڈ پچھلے چار سالوں سے اسراء کو مہینے کی پہلی تاریخ کو پیلے اور نارنجی گلابوں کے گلدستہ کے ساتھ ملتے۔

www.novelsclubb.com

اور اسراء اس لیے خوش ہوتی کیونکہ وہ ان کو خضر جہان صالک کی طرف سے سمجھتی تھی۔

چلو نفرت میں ہی سہی اسراء اس کو یاد تو تھی۔ ورنہ جو اس نے کیا تھا خضر کے ساتھ۔ ممکن تھا کہ وہ اسے بھُلا دیتا۔

لیکن آج جنوری کی سات تاریخ ہو گئی تھی اور اسے نا پھول ملے نا کارڈ۔ یعنی وہ اب اس کو یاد نہیں رکھنا چاہتا۔

اسراء پہلے بھی دو تین مرتبہ یہاں رکی تھی، اور دو دفعہ وہ شہر سے باہر تھی مگر اس کے گلابوں کو اس تک پہنچایا جاتا۔

کبھی اس کے دروازے کے باہر، کبھی سنگھار میز پر۔ کبھی اس کے کیفے کے کچن میں۔

شروع میں اسراء کو اس نفرت سے تکلیف ہوئی تھی کیونکہ فرشتے نے پہلی بار یہ پھول دیکھ کر یہی کہا تھا کہ اسراء، "یہ نفرت کے پھول کہاں سے آئے"، شاید وہ ان کے پیلے رنگ کو دیکھ کر کہتی تھی۔

مگر وہ مکمل پیلے نہیں تھے۔ وہ نارنجی اور پیلے تھے۔ ہاں اب وہ اس کی عادی ہو گئی تھی۔ وہ خضر سے نفرت نہیں کر سکتی تھی۔۔ وہ تو برے لوگوں سے بھی نفرت نہیں

www.novelsclubb.com

کرتی تھی۔ خضر تو پھر اس کا محسن تھا۔ ماضی میں جو ہوا وہ ایک بُرا وقت تھا۔ جب بہت سی غلط فہمیوں نے جنم لیا تھا۔ کیونکہ اس وقت اس کی زندگی مختلف تھی۔۔اور علم مختصر۔

اس نے پھولوں کو کبھی ضائع نہیں کیا، وہ پھولوں کی پتیوں سے خوشبو بناتی تھی یا پھر کچھ اور۔۔اور کارڈز ہمیشہ سنبھال کر رکھتی۔

داروزے پر دستک ہوئی اور اسراء جو سب کارڈز بیکھر کر بیٹھی تھی جلدی سے سب سمیٹ کر واپس رکھنے لگی۔

اور مصروفیات سے بولی آجو۔

اسراء کیا تم یہ لو گی۔

وہ جو الماری میں بیگ رکھ رہی تھی سالار کی آواز پر پلٹی۔

www.novelsclubb.com

چاکلیٹس۔۔ہاں۔اسراء نے خوشی خوشی ایک چاکلیٹ اٹھالی۔شکریہ سالار۔

کیا یہ آدم نے بھیجی ہیں۔اسراء نے سوال کیا۔

ہوم بھائی نے۔وہ منہ میں چاکلیٹ رکھتے ہوئے بولا۔

اچھا۔

اسراء ایک بات پوچھوں۔ سالار معصومیت سے گویا ہوا۔

ہاں میری جان پوچھو۔

کیا تم اسے مس کرتی ہو؟؟

خولہ کے گلے میں ایک گلٹی سی اُبھری۔ تم ایسا کیوں پوچھ رہے ہو۔ وہ ایک انجان سے جوش میں بولی۔

کیونکہ وہ تمہیں مس کرتا ہے۔

اچھا۔ اور خضر جہان نے یہ خود کہا ہے تم سے۔

اسراء میں الگن کی بات کر رہا ہوں۔ وہ یک دم بولا۔ جیسے حیران ہوا ہو۔۔

الگن اس کا گھوڑا تھا، وہ بیمار تھا اس لیے اس کو ڈوم گاؤں میں بھیجا ہوا تھا۔

سنڈری کہ رہی تھی کہ وہ تمہیں مس کرتا ہے،

www.novelsclubb.com

اسراء شرمندہ ہو گئی وہ کیسے خضر کا نام یوں لے گئی۔

"مگر وہ جلد آ جائے گا وہ ٹھیک ہے اب۔" سالار نے کہا اور پھر دوڑتا ہوا کمرے میں آیا اور خضر کو کال ملائی۔ وہ مراد ہاشم پاشا کا بیٹا تھا اور خضر جہان کا بھائی اسے باتیں نکلوانی آتی تھیں۔

آج فون پہلی دفعہ میں ہی اٹھالیا گیا جیسے وہ انتظار میں تھا۔

اسلام علیکم۔

وعلیکم السلام، خضر۔

چاکلیٹس کے لیے شکریا۔کیا تم یہاں ہو، ویسے یہاں موسم بہت اچھا ہے۔برف تو دیکھو سبحان اللہ۔۔اور مزے کی بات ہے آدم بھی نہیں۔ورنا کہتا چاکلیٹ نا کھاو یہ نہ کر ووہ نا کرو۔۔وہ ادھر اُدھر کی فضول باتیں کر رہا تھا۔

اور خضر کا دماغ خراب ہو رہا تھا۔

کیا ہم کام کی بات کریں۔۔وہ درشتی سے بولا۔یہ بتاؤ کہ تمہیں کیوں لگتا ہے کہ وہ مجھے چاہتی ہے۔خضر نے اپنے منفرد انداز میں سوال کیا۔

اب تو وہ تمہیں مس بھی کرتی ہے۔سالار شرارت سے بولا۔۔

www.novelsclubb.com

اور وہ کیسے۔۔خضر کا لہجہ ویسا ہی تھا بے حد سنجیدہ۔

اس دن وہ نیند میں رو رہی تھی اور تمہارا نام پکار رہی تھی مگر شکر ہے آدم نے نہیں سنا۔ایک تو اس کی ہر بات میں آدم ضرور آتا تھا۔

اور آج جب میں نے اس سے پوچھا "کیا تم اسے مس کرتی ہو" کیونکہ وہ تمہیں مس کرتا ہے۔ تو کہنے لگی کیا خضر نے تم سے خود کہا ہے۔

بھلا بتاؤ میں تو الگن کے بارے پوچھ رہا تھا۔ وہ ہنسا پھر ذرا سنجیدگی سے بولا۔

خضر وہ تمہیں چاہتی ہے مگر کہتی نہیں ہے۔ کیونکہ شاید وہ تم سے ناراض ہے۔ یا پھر شرمندہ۔ خضر تمہارا انداز اسے ہرٹ کرتا ہو گا۔ تم یہاں کیوں نہیں آتے۔۔

اس سب کے لیے تھینکس سالار۔۔ اور ٹھک سے فون بند ہو گیا۔

خضر نے ایک گہرا سانس لیا اور بولا۔

"آہ سالار آفندی میں بس پرانی غلطی کو دہرانے سے ڈرتا ہوں۔ مگر شاید وقت آگیا ہے۔ شاید اب تم میرا درد سمجھو اسراء۔۔"

اکھڑو، puppet، سالار نے فون کو دیکھتے کہا۔

www.novelsclubb.com

وہ اسے کٹ پوتلی کہتا تھا یا یعنی کے مراد پاشا کی۔۔

☆☆☆☆☆☆

سب رات کو ٹائم سے کھانا کھا کر سو گئے تھے۔

سالار نے بھی سکول جانا تھا صبح۔ اس لیے فرشتے نے اسے جلدی سلا دیا۔

وہ گہری نیند میں تھی جب اس نے کسی کی موجودگی کو محسوس کیا۔اسے لگا کسی نے اس کے بالوں کو چھوا ہو، چہرے سے ہٹا کر کان کے پیچھے اڑاسے ہوں۔ایک منفرد سی خوشبو تھی جو اسے نیند میں بھی محسوس ہوئی۔

پھر اسراء اٹھ کر بیٹھ گئی۔

پورے کمرے میں ایک خوشگوار خوشبو پھیلی تھی۔اس کی نظروں نے اطراف کا جائزہ لیا۔اور وہ ساکن ہو چکی تھی، وہاں بہت سے گلاب تھے.بہت سے سرخ گلاب۔اس کا کمرا گلابوں سے مہک رہا تھا۔

اسراء نے سائیڈ ٹیبل پر پڑی گھڑی دیکھی۔ابھی بارہ نہیں بجے تھے۔

اور ساتھ ہی ایک کارڈ پر نظر پڑی۔اس نے جلدی سے اسے اٹھایا اور پڑھنے لگی۔

"ایک قدیم شہزادی کے نام جو مجھ سے ملنا چاہتی ہے، جو مجھے آخراب مس کرنے لگی ہے،اس کے نام جو مجھے۔۔یعنی خضر جہان، کو قید میں ڈلوا سکتی ہے۔"ہیپی برتھ ڈے"

ہم جلد ملیں گے پاگل لڑکی۔

www.novelsclubb.com

(اس خوبصورت اور چھوٹے سے گھر کے باہر سفید برف سے ڈھکی گاڑیوں میں وہ واحد سیاہ گاڑی کھڑی تھی)

اسراء وہ پڑھ ہی رہی تھی کہ گھڑیال نے بارہ بجائے اور دوسری طرف کے ٹیبل پر ایک ڈبہ کھلا۔ وہ میوزیکل باکس تھا اس سے وہی دھن بجنے لگی۔ یونس ایمرے کی نظم کی وہ درد بھری دھن۔

اس وقت اس نیم اندھیرے کمرے میں تازہ گلابوں کی دلکش خوشبو پھیلی تھی۔ وہ سیاہ لباس میں ملبوس تھی۔ اس کے لمبے بھورے بال یوں ہی شانوں پر بکھرے تھے۔ اور آنکھیں بے یقینی کی کھائی میں غوطہ لے رہیں تھیں۔

اسے لگا کہ وہ پھر خوابوں کی دنیا میں چلی گئی ہے۔ اور ابھی آنکھ کھل جائے گی۔ مگر آج یہ سب حقیقت تھی۔

www.novelsclubb.com

اسراء نے کانپتے ہاتھوں سے ڈبہ اٹھایا۔ اس نے اسے بند کیا تو دھن بھی رُک گئی۔۔ اور کھولا تو پھر چل پڑی۔۔

"آؤ اور دیکھو محبت نے میرے ساتھ کیا کیا۔"

(وہ اس سیاہ گاڑی میں بیٹھا تھا۔ اس کے ہاتھ میں بھی وہی میوزیکل باکس تھا۔)

وہ ایک لکڑی کا مستطیل شکل کا ڈبہ تھا اور بے حد خوبصورت تھا۔اس کو کھولنے پر اوپری طرف ایک آئینہ نصب تھا اور نیچے دو حصے تھے،ایک جہاں اس دھن کی مشین اور چابیاں وغیرہ تھیں اور دوسری طرف الگ سے بند تھی۔یوں معلوم ہوتا کہ اس ڈبہ کے اندر وہ ایک اور ڈبہ ہو،اس کے اوپر لکھا تھا

(خولہ جلال)

اسراء نے اسے کھولا۔اور اس کے اندر ایک خوبصورت انگوٹھی تھی۔

ایک طرف سے kاور ایک طرف سے jدونوں خرف آپس میں لپٹے تھے۔اور مل کر اس انگوٹھی کو گول کر رہے تھے۔ان دونوں خروف میں ہیرے جڑے تھے۔۔اسراء نے اسے چھوا۔

(خضر جہان نے چابی گھمائی تو اس سنسان سڑک پر کھڑی گاڑی میں ایک ردھم چھڑ گئی۔۔آہ صبر۔۔۔)

www.novelsclubb.com

صبر اور انتظار انسان کو ہر پل مارتا ہے خضر جہان۔نجانے آنکھوں سے موتی کیوں چھلکنے لگے۔۔درد کی دھن مسلسل بج رہی تھی۔فضاء میں عجیب سا تناؤ تھا۔

(کاش میں بتا سکتا کہ میں نے سات سال کس کیفیت میں گزارے خولہ جلال)

اتنے سال میں نے کیسے گزارے یہ میں جانتی ہوں یا وہ جو قدر (نصیب) لکھتا ہے۔۔

میری زندگی کے اتنے پہر ہیں کہ کبھی کبھی میں خود کو بھی بھول جاتی ہوں۔ کہ آخر میں ہوں کون۔

مگر آپ مجھ سے بھی زیادہ گہرے ہیں۔ خضر۔۔

خضر جہان کاش آپ جان پاتے۔۔۔ جان پاتے کہ پچھتاوا کیا ہوتا ہے۔

(آہ خانم۔۔ تم کیا جانو میں پچھتاوے کی آگ میں جل رہا ہوں۔ وہ رات اور وہ سب لمحہ مجھے آج بھی یاد ہیں۔۔)

آپ خود آئے تھے، مگر پھر بھی آپ مجھے کہتے ہیں کہ آپ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ میں بھی آپ سے نفرت کروں۔

(میں چاہ کر بھی تمہیں خود سے دور نہیں کر سکتا۔)

www.novelsclubb.com

وہ مسکرائی۔۔ سچ کہوں تو میں آپ کی نفرت پہ یقین کرنے لگی تھی۔ مگر ہر دفعہ آپ خود اس یقین کو زائل کر دیتے ہیں۔ کیونکہ آپ مجھ سے نفرت کر ہی نہیں سکتے۔

(ملنے کا وقت قریب ہے پرینسیس۔۔۔ پھر اس نے ڈبہ بند کر دیا۔ دھن رک گئی۔ یوں لگا کہ یک دم جیسے ہوا سے کسی نے سانس کھینچ لی ہو۔۔ پھر وہ سیاہ گاڑی سفید

چادر میں لپٹی سڑک پر بھاگنے لگی۔گھر پیچھے رہ گیا۔اور وہ سیاہ گاڑی دھند میں غائب ہوتی چلی گئی۔۔)

ہاں دور اندر کہیں میں چاہتی ہوں کہ آپ سے اب میں ملوں۔مجھے بہت سے سوال کرنے ہیں اور شاید وضاحت بھی دینی ہے۔بہت وقت گزر گیا ہے۔ہو سکتا ہے اب سب بدل گیا ہو۔سیاہ مہمل کالباس زیب تن کئے ہوئے سرخ گلابوں کے بیچ بیٹھی وہ قدیم شہزادی صرف دعا کر سکتی تھی۔اس سے مل جانے کی۔اس کے مل جانے کی۔

آج اسراء اکیس برس کی ہو گئی تھی۔زندگی کا ایک اور سال گزر گیا۔وہ موت کے ایک قدم اور قریب ہو گئی۔وہ موت سے نہیں ڈرتی۔موت تو جسم کو آتی ہے۔روح تو آزاد ہو جاتی ہے اس مادی جسم سے،اور اسے تو روح سے غرض ہے۔وہ جلدی سے کھڑی ہوئی۔باتھ روم جا کر وضو کیا۔واپس آکر دوپٹہ لپیٹا اور جائے نماز بچھائی۔

اسراء نے دو رکعت تہجد کے ادا کیے۔اور سلام پھیر کر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔اور پھر وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی۔۔اللہ تعالیٰ آپ تو جانتے ہیں میں نے وہ سب کیوں کیا تھا۔اگر میں ایسا نا کرتی تو وہ میری وجہ سے اسے بھی تکلیف پہنچاتے۔اللہ اسراء کو معاف کر دیں آج میرا دل بہت ڈوب رہا ہے۔کچھ کرنے کو جی نہیں چاہ رہا۔اللہ بس سب ٹھیک رہے۔اللہ میں آپ سے راہ حق کی شہادت مانگتی ہوں۔

اسراء کا دل گھبرا رہا تھا۔ نجانے کیا بے چینی تھی اسے۔آج اس کے آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔وہ اٹھی تو دیکھا بیڈ پر پڑا فون تھر تھرا رہا تھا۔

آدم صالح کالینگ۔

اسلام علیکم آدم صالح۔

اسراء۔کیالائونج کا دروازہ کھول دو گی۔بل نہیں بجائی سالار سو رہا ہو گا۔

آتی ہوں۔۔وہ اتنا کھو کر بولی کے آدم کو اچنبھا ہوا۔

اسراء نے دروازہ کھولا اور آدم صالح اپنے منفرد انداز میں بیگ دائیں کھندے پر لٹکائے چابیاں بائیں انگلی میں گُھماتا اندر داخل ہوا۔

ہپی بر تھ ڈے اسراء۔آدم پیچھے سے پکارا۔

تھینکس۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا ہے اسراء۔وہ ایسے ہی بولا۔

وہ کیسے جان لیتا تھا۔وہ ہمیشہ کیسے پکڑ لیتا۔

تم پھر سے روئی ہو۔

کیا تم میرا کمرہ دیکھنا چاہو گے آدم۔۔وہ بغیر پلٹے بولی۔

آدم صالح حیرت سے اس کے پیچھے اس کے کمرے میں چلا گیا۔

خضر جہان آیا تھا کیا۔کب۔کیسے۔آدم صالح نے گلابوں اور بیڈ پر پڑے ڈبہ کو دیکھ کر کہا۔خضر تم سے ملا نہیں۔آدم صالح اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔شاید وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ اسراء کو کیسا لگا۔

نہیں۔وہ کب آیا،کیسے آیا،کب گیا،کسے معلوم۔۔وہ درد سے بولی۔سلیمان والے واقعہ کے بعد وہ تکلیف میں تھی۔

آدم صالح نے دھن والا ڈبہ بیڈ سے اُٹھایا۔۔اور اس میں سے انگوٹھی نکالی۔پھر وہ اسراء کی انگلی میں پہنائی۔

یہ اس بات کی نشانی ہے کہ اب وہ صرف ٹھیک وقت کا انتظار کر رہا ہے۔وہ تمہیں جیت لے گا۔

www.novelsclubb.com

اور اگر موت نے مجھے اس سے پہلے جیت لیا تو۔

کیسی باتیں کر رہی ہو اسراء۔۔تم اتنی مایوس کب سے ہونے لگی ہو۔۔

مجھے آج بھی وہ خواب ستاتے ہیں آدم۔

اسراء زندگی امتحان ہے، تم سکون کی تلاش یہاں کرنا چھوڑ دو۔جب انسان کو کوئی زمہ داری دی جاتی ہے تو اس کے ساتھ اسے بہت سی مشکلیں دیکھنیں پڑتیں ہیں۔ سکون کا ہمارے مقصد سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔

ایک بات یاد رکھنا اسراء، تم خضر کے لیے بہت آہم، ہو، اور اگر اس کی وجہ سے تمہیں تکلیف پہنچی تو وہ کبھی خود کو معاف نہیں کرے گا۔

رات بہت ہو گئی ہے۔۔سو جاؤ۔۔اور اس انگوٹھی کو کبھی مت اُترنا۔

اگر کسی اور انسان نے جیت لیا، یا خضر سے مجھے چھین لیا تو کیا کریں گے۔

آدم صالح جواب جا رہا تھا برق رفتاری سے اسراء کی طرف آیا، اس کو سر تا پا دیکھا۔اور بولا تو آواز ہنوز غصے سے بھری تھی۔

تو وہ ساری دنیا کو آگ لگا دے گا۔ تم صرف خضر کی ہو۔۔وہ اس انسان کا وہ حشر کرے گا کہ ساری دنیا دیکھی گی۔ جو خضر کا ہے وہ خضر کا ہے۔

جیسے ایمان کا ہوا تھا۔اسراء تو یوں ہی بولی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں، بلکل خضر جہان تو ہے ہی تھرڈ کلس سیریل قیلر، جنونی اس کے لیے تو یہ سب آسان ہو گا۔ایک بندے کو مارنا کون سا مشکل ہے۔۔آدم صالح یہ سب کہ کر لمبے لمبے ڈھگ بھرتا وہاں سے چلا گیا۔

اسے کیا ہوا۔اسراء نے شانے اچکائے۔"کیا ضرورت تھی ایمان کا نام لینے کی۔اسراء خود سے گویا ہوئی۔۔

پھر وہ خاموشی سے سو گئی۔۔اور آدم صالح سلگتا ہوا کمرے میں آگیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

خولہ جلال کس کے قدموں میں گری تھی وہ نہیں جانتی تھی۔لیکن اس کی آواز وہ پہچان گئی۔وہ ڈینیز کی ہی آواز تھی۔وہ کیا کہ رہا تھا۔

"میں کروں گا اس سے شادی۔"اور میں اسی لیے آیا ہوں۔

پھر اس نے خولہ کو اٹھایا۔جس کی آواز نہیں آ رہی تھی مگر آنسو آنکھوں کا در چھوڑ کر چھلک رہے تھے۔

وہ اشک جگرِ سوز تھے۔جو اس کے دل کو جلا رہے تھے۔

خولہ نے پہلے ڈینیز اور پھر باری باری باقی سب کے چہرے دیکھے۔

تایا اور تائی غیر متحرک سے ساکت و جامد تھے۔جیسے ان کی کوئی چوری پکڑی گئی ہو۔

"یہ امانت تھی آپ کے پاس۔آپ کے گھر کی عزت۔جس کو آپ کا لاڈلا سپوت بیچ کے آیا تھا۔اور آ کر نجانے کیا کہانی سنائی۔آپ لوگوں کو تو میں بعد میں دیکھوں گا۔۔"دینز نے اتنا ہی کہا۔

جبیل بھائی مسکرائے۔اور سر کو خم دے کر جیسے شکریہ ادا کیا۔دینیز نے بھی سلام قبول کیا اور یوں ہی جواب دیا۔اور خولہ کا ہاتھ پکڑے باہر لے آیا۔

شادی کرو گی مجھ سے۔وہ بغیر تمہید باندھے بولا۔

کک۔۔کیا مطلب۔میں تو آپ کو جانتی تک نہیں۔۔وہ حیران تھی۔یا شاید پریشان تھی۔

تمہارے گھر موجود ہر شخص مجھے جانتا ہے۔تم بھی جان جاؤ گی۔

مگر۔۔میں کیوں کروں آپ سے شادی۔وہ رندھی ہوئی آواز میں بولی۔آنکھیں ابھی بھی اشک بار تھیں۔وہ بھیگی پلکیں بمشکل اٹھا کر اسے دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

خولہ ہاں یا ناں۔۔وہ سرد مہری سے اس کا بازو پکڑے بول رہا تھا۔

ہاہا۔۔ں۔۔نہیں شاید۔۔ہا۔ں۔وہ اسے دیکھتے ہوئے یہی کہہ سکی۔خولہ ان نیلی سنہری انکھوں کی سحر انگیزی میں یہی کہہ سکتی تھی۔وہ بے حد جمیل، صبیح اور وجیہ تھا۔خولہ بے اثر سی اسے دیکھے گئی۔

چلو پھر۔۔وہ اس کا ہاتھ یوں ہی پکڑے لے جانے لگا تو وہ چلتے چلتے رُکی۔

پر میری چیزیں۔فسوں ٹوٹا۔وہ پلکیں جھپکتے بولی۔

کیٹ آج یہاں دفن ہو گئی ہے،اس گھر سے خولہ جلال جا رہی۔ساری چیزیں کیٹ کی تھیں،میں نہیں چاہتا وہ خولہ کے ساتھ جائیں۔

ڈینیز اسے گاڑی میں بٹھاتے بولا۔خود بیٹھ کر وہ اب گاڑی نکال رہا تھا۔

وہ لوگ گھر سے بہت دور آ گئے تھے۔یہاں ایک ڈھبے کے پاس گاڑی رکی تھی اور ڈینیز چائے اور کچھ بیسکیٹس لے کر آیا۔

یہ لو کھالو۔رات سے کچھ نہیں کھایا۔

آپ میرے گھر والوں کو کیسے جانتے ہیں۔آپ کو میرے بارے میں کیسے پتا۔میں نے آپ کو کہیں دیکھا ہے۔۔کون ہیں آپ۔۔اور۔۔

خولہ ایک ساتھ بہت سے سوال کر رہی تھی جب وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا۔۔

کیا میں نے تمہیں سوال کرنے کی اجازت دی ہے۔۔

آپ مجھے یہاں شادی کے لیے لائے ہیں۔۔اور مجھے حق نہیں ہے کہ میں سوال کر سکوں۔وہ تیرہ سال کی تھی۔عدل جیسے سے نپٹ چکی تھی۔اب اسے کسی کا یقین

نہیں رہا تھا۔ لیکن تایا کے گھر سے آزادی حاصل کرانے والے شخص پے وہ آنکھیں بند کر کے بھی یقین کرنے کو تیار تھی۔ البتہ شک اور خوف اندر ابل رہا تھا۔

ہے۔ بالکل ہے تو پھر سونو اس شہزادے نے ایک گہرا دم بھرا اور بولا تو آواز میں اشد ملائمیت تھی۔

میں تمہارا کزن ہوں۔

کزن وہ کیسے۔۔ خولہ حیرت انگیز نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

میرا نام خضر جہان صالک ہے۔

خضر۔۔ خضر جہان۔۔ پاکستان کے سب سے کم عمر اور بہترین ار یٹک اور بنا کسی ٹریننگ کے کرام انوسٹیگیٹر۔ آپ وہ والے خضر ہیں۔ بے یقینی سے خولہ کی آنکھیں پھیل گئیں تھیں۔

خضر نے کن انکھیوں سے اسے دیکھا۔ تم میرے بارے میں بہت کچھ جانتی ہو۔

نہیں نہیں صرف میں نہیں پورا پاکستان جانتا ہے۔ کیسے آپ کی ذہانت کی وجہ سے ایک بہت بڑا ڈرگ مافیا پکڑا گیا۔

خیر یہ اتنا بھی بڑا کام نہیں تھا۔ اس ملک کے لوگ اپنے رسم و روایت کے آگے ہاتھ نا باندھیں تو ملک کے حالات بدل جائیں۔

خولہ تمہاری ممی میری خالہ تھیں۔

ہائیں۔پر ماں نے کہا تھا کہ نانی اللہ تعالیٰ کے پاس چلی گئی تھیں اوران کا کوئی بہن، بھائی نہیں ہے۔

جھوٹ تھا۔۔وہ مجبور تھیں یہ کہنے کے لیے۔اور ویسے بھی میں زینب خالہ کی بات کر رہاہوں۔وہ خولہ کی اصل ماں تھیں۔

اب نانا،ماں، بابا سب یہی چاہتے ہیں کہ میں تم سے نکاح کرلوں۔

اور آپ۔۔آپ کیا چاہتے ہیں۔خولہ نے خود کو کہتے سنا۔وہ محویت سے اسے دیکھنے لگی۔

ایک لمحہ کو نظریں ملیں مگر خضر نے جلدی سے نظریں جُھکا لیں۔

میں کیا چاہتاہوں یہ ضروری نہیں۔وہ بات بدل گیا تھا۔بہت ہموار لہجہ میں۔

ایک بات پوچھوں یہ بدکردار کیاہوتاہے۔وہ خضر کو سوالیہ نظروں سے دیکھتی بولی تھی۔

خضر کواس وقت اس پر بہت ترس آیا۔

کیرکٹرلیس۔۔خضرجہان نے آسان کرکے بتایا۔

اور آج خولہ کو پتا چلا کہ ماں ٹیچر پر کیوں چلائی تھیں۔

www.novelsclubb.com

وہ اب گاڑی پارک کر رہا تھا۔

چلو، وہ مسجد آئے تھے۔ اندر سب پہلے ہی تیار تھا۔ مگر خضر اس کو ایک کمرے میں لے آیا۔

یہاں بیٹھو اور خود کو منٹلی پریپیر کر لو۔

میں نہیں چاہتا کہ بعد میں تم کسی منٹل ایشو کو فیس کرو۔ میں صرف نکاح کر رہا ہوں۔ اس کا ہر گز مطلب نہیں ہے کہ تم پے کوئی رشتہ مسلط کر رہا ہوں۔ تم اسے ایک کانٹریکٹ بھی کہہ سکتی ہو۔ یہ صرف تمہاری حفاظت کا لائسینس ہو گا میرے پاس۔

میں نہیں کروں گی آپ سے شادی۔ میں جا رہی ہوں۔

کہاں جاؤ گی۔۔ وہ دھیمی مگر سپاٹ آواز میں بولا۔

پتا نہیں۔ لیکن میں آپ سے شادی نہیں کروں گی۔۔ میں۔

خضر جہان نے اپنا ہاتھ اس کی کرسی پر رکھا اس کے قریب ہوا اور اپنی گہری نیلی آنکھیں اس کی رنگین آنکھیں میں گاڑتے ہوئے بولا۔

تم کہیں نہیں جا رہی۔۔ سمجھی۔۔ پانچ منٹ میں نیچے آو۔

"میں ایک بد کردار لڑکی ہوں پھر آپ مجھ سے شادی کیوں کر رہے ہیں۔"

خولہ۔۔آج تو تم نے یہ الفاظ ادا کیے ہیں، آئندہ مت کرنا۔وہ دبے دبے غصے سے کہہ رہا تھا۔اسے برا لگا تھا۔

"میں کرزڈ ہوں۔میری وجہ سے آپ کو بہت نقصان پہنچے گا۔"خولہ بالکل سنجیدگی سے کہہ رہی تھی۔یا شاید معصومیت سے۔

خضر پیچھے ہوا۔اور ایک گہرا سانس لے کر سرد مہری سے بولا۔

اور کیوں پہنچے گا یہ نقصان مجھے۔

کیونکہ آپ خود کو میری زندگی میں شامل کر رہے ہیں۔اور اگر مجھے آپ سے محب۔۔خولہ نے پلکھیں اٹھا کر خضر کو دیکھا۔اس کے خلق میں گلٹی اُبھر کر معدوم ہوئی۔میرا مطلب ہے اگر آپ کی اور میری دوستی ہوگئی تو پھر ایک دن آپ بھی میری زندگی سے بابا،ماں،دادا،پھوپھو،جبیل بھائی اور س۔سیم کی طرح چلے جائیں گے۔

وہ کنفیوز سی بول رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

فضول باتیں مت کرو،اور سیم کون ہے یہ۔وہ یوں خولہ سے پوچھ رہا تھا جیسے کچھ جانتا نا ہو۔

اس کے استفسار پر خولہ شرمندگی سے سر جھکائے بولی۔۔میرا دوست تھا۔مگر پھر پتا نہیں کیوں اس نے ایسا کیا۔۔

خیر۔وٹ۔ایور۔۔خولہ مجھے نہیں لگتا کہ ہم دونوں کے بیچ ایسا کچھ ہو سکتا ہے۔میں خضر جہان صالک ہوں مجھے عورت نام کی چیز میں کوئی انٹریسٹ نہیں ہے۔میں کبھی کسی عورت کو اپنے دل میں جگہ نہیں دے سکتا۔

اور محبت مجھے کبھی ہو نہیں سکتی۔۔ سمجھی۔۔وہ یہ سب اپنے اسی جارہانہ انداز میں کہتا دروازے کی طرف مڑا تھا۔

تم مجھ پے غصا کیوں کر رہے ہو۔۔خولہ اتنی معصومیت سے گویا ہوئی کہ وہ جو جارہا تھا انہی قدموں پلٹا۔

میں نے کب کیا غصہ۔اور یہ تم کیا ہوتا ہے آپ بولتے ہوئے تکلیف ہوتی ہے۔۔بڑا ہوں میں تم سے۔۔

ہاں اور بڑوں کو بھی تم نہیں بولنا چاہیے مگر تمہیں نے کہا ہے تم میرے کزن ہو۔

www.novelsclubb.com

توخولہ۔

تواب میں تمہیں تم۔۔

ٹھیک ہے جو مرضی کرو پاگل لڑکی۔

خضر جہان چلا گیا۔

کوئی کہ سکتا تھا کہ وہ مار کھا کر آئی ہے۔

تم کون ہو خولہ۔ یہ کیا کرنے جا رہی ہو۔ کوئی بھی مرد تم سے کہے کہ وہ تمہارا کزن ہے اور تم نکاح کر لو گی۔۔ پھر اسے اندازہ ہوا یہ پہلا شخص تھا جس نے نکاح کرنے کو کہا۔ حفاظت میں لینے کا کہا۔ وہ ساری رات بیہوش اس کے پاس رہی۔ مگر وہ عردل نہیں تھا اور نا ہی سیم۔۔ لیکن اگر پھر دھوکہ ملا تو۔ وہ آئینہ میں دیکھتی خود سے پوچھ رہی تھی اور پھر وہ جی بھر کر روئی۔

اچانک ماں کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔ مگر دل کو ہلکا کر لینے کے بعد وہ نیچے چلی گئ۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ یہ ماں کی آواز نہیں ہے۔

خولہ کے دل میں اس وقت تشکر کے علاوہ خضر کے لیے کوئی جذبہ نہیں تھا۔

وہ دونوں ایک ساتھ اتنے مکمل لگ رہے تھے۔ جیسے ایک دوسرے کے لیے بنے ہوں۔ وہ اس سے اٹھ نو سال بڑا تھا۔ مگر پھر بھی خولہ اس کے ساتھ بہت خوبصورت اور مکمل لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

مولوی صاحب نے نکاح شروع کیا۔

خولہ جلال ودیں آپ کا نکاح خضر جہان صالک سے پانچ لاکھ روپے حق مہر سکہ رائج الوقت کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔

خولہ کے سامنے ایک منظر کی جادوئی سکرین چلنے لگی۔

ایک لڑکی جو ماں اور بابا کے ساتھ کسی پارک میں بھگ رہی تھی۔

پھر وہ ایک قدیم قعلہ میں سرخ جوڑے میں بھاگ رہی تھی۔ ہنستی مسکراتی۔۔

"جی ہاں قبول ہے۔" وہ فسوں میں تھی۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔" مولوی صاحب نے دوبارہ پوچھا۔

پھر منظر بدلا۔ کئیں سورج ڈھل گئے۔ ایک چھوٹی بچی بھاگ رہی تھی۔ کسی سے بچ کر۔ ڈر کر۔۔ خوف سے۔۔

وہ اتنے سالوں کی قید سے آزاد ہونے جا رہی تھی اب۔

قبول ہے۔ خولہ نے خود کو کہتے سنا۔

"کیا قبول ہے۔۔"

پھر اس نے سیم اور پھر عردل کو دیکھا۔ وہ دونوں بُرے تھے۔ مگر سیم زیادہ بُرا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جی قبول ہے۔"

لیکن اب وہ جس کے نام کے ساتھ جڑ گئی تھی۔ وہ خضر تھا۔ ساری انسانیت کو بچانے کا خواب دیکھتے پروان چڑھنے والا خضرِ جہان۔۔

خضر جہان صالک آپ کا نکاح خولہ جلال ودیں سے کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔اب کہ مولوی صاحب نے خضر کو مخاطب کیا۔

خضر کے سامنے بھی ایک منظر یوں ہی دوڑنے لگا۔

وہ کس سے نکاح کرنے جارہا تھا۔ایک لڑکی سے جس سے وہ انتہا کی نفرت کرتا تھا کبھی۔

"قبول ہے۔"

یا ایک ایسی لڑکی سے جس کو نام اسی نے دیا تھا خولہ۔

کیا یہ نکاح قبول ہے۔

"جی قبول ہے۔"

پھر منظر بدلہ۔ایک لڑکی کسی سے جان بچا کر دوڑ رہی تھی۔اور پھر۔۔۔ایک دم اس کا فسوں ٹوٹا۔

www.novelsclubb.com

" کیا آپ قبول کرتے ہیں۔"

"جی ہاں قبول ہے۔"

مبارک ہو خضر۔

شکریہ۔دونوں گواہوں نے مبارک دی۔۔

پھر سارے معاملات دیکھ کر وہ گاڑی میں آگیا۔

اب وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے کسی نئی منزل کی جانب گامزن تھے۔

"ہم کہاں جارہے ہیں۔"خولہ یہ پوچھے بنا نارہ سکی۔

گھر۔خضر نے اتنا ہی کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اسراء نے کرب سے آنکھیں بند کرلیں۔۔

وہ وہاں نہر کے کنارے ڈوبتے سورج کو دیکھ رہی تھی۔۔

"پھر ہم نے ایک بزم تصوّر سجائی ہے،

پھر دل میں ایک کھوئی ہوئی یاد آئی ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ دن، جنہیں لے گئی تھی گردشِ حیات،

جانے پھر کہاں سے اسے ڈھونڈ لائی ہے۔"

کتنے سال گزر گئے ہیں، کسی نے مجھے خولہ نہیں پکارا۔وقت انسان کو کہاں سے کہاں پہنچا دیتا ہے۔

میرا دل رازوں کا، یادوں کا، دردوں کا، محبتوں کا ایک ایسا گھر تھا۔۔۔ جہاں ہر ایک کے لیے جگہ تھی سوائے میرے۔۔

لیکن اب اس میں صرف آپ رہتے ہیں اللہ تعالیٰ۔ وہ مسکرای۔۔

جب میں آپ کی یاد سے غافل ہونے لگتی ہوں نا۔ یہ میرا دل ایسے مچلتا ہے ایسے تڑپتا ہے جیسے مچھلی پانی کے بغیر۔

اللہ تعالیٰ انسان ناشکرا ہے، اور اس کی قدر نہیں کرتا جو اس کو میسر ہو۔ وہ کھڑی ہوئی اور گہرا سانس لیتے خود سے گویا ہوئی۔

اگر خضر جہان کو خولہ سے ملنا ہوا تو دنیا کی کوئی طاقت ہمیں ملنے سے نہیں روک سکتی۔ اور اگر وہ میرا نصیب نہ ہوا تو کوئی ہمیں ملا نہیں سکتا۔

وہ یہ کہتی تو تھی مگر ماضی اور بچپن کا خوف اسے ڈراتا تھا۔ البتہ اب وہ مکتوب پے یقین کر چکی تھی۔ مکتوب میں جو لکھا ہے ہونا وہی ہے۔ یہ بات سمجھنے کے لیے اسے بہت وقت لگ گیا۔

وہ میرا محسن ہے اور جو میرے ساتھ بھلائی کرتا ہے میں اسے ہمیشہ دعاؤں میں یاد رکھتی ہوں۔

اسراء کی آنکھیں ڈوبتے سورج کی مدھم کرنوں سے بھی چمک رہی تھیں۔

☆☆☆☆☆☆

وہ واپس لوٹی تو فرشتے پینٹ کر رہی تھی۔

فرشتے کیا تمہیں مہمت اتنا پسند ہے۔اسراء اسے چھڑتے ہوئے بولی۔کیونکہ فرشتے ایک سفید بھیڑیا پینٹ کر رہی تھی۔پیلی اور شہد سی آنکھوں والا بھیڑیا۔

فرشتے مہمت کا نام پسندیدگی کے ساتھ سن کر جل کر راکھ ہو گئی۔

استغفراللہ۔اتنے بُرے دن نہیں آئے مجھ پر کہ میں اس انسان کو پسند کروں۔اللہ معاف کرے کیسی فضول باتیں کر رہی ہو۔

اسراء پلٹی ہی تھی کہ بھیڑیے پر پھر نظر پڑی۔سب کچھ ایک ہی لمحہ میں ساکن ہوا۔دماغ میں سیٹیاں بجنے لگیں۔آنکھوں میں فلیش چمکا۔

ایک سفید بھیڑیا دوڑتا ہوا آیا۔پیلی شہد سی آنکھوں والا۔اور اس کے کان میں دو لفظ کہے۔

www.novelsclubb.com

کہف،غار غار غار۔۔۔یوں ہی اسراء کے کان میں آواز گونجی۔

تمہیں بہت پسند آئی ہے میری پینٹنگ۔

ہاں۔اس نے نظریں چرائیں۔فرشتے کی آواز نے اس کا فسوں ٹوڑا۔

فرشتے مجھے آج گھر واپس جانا ہے۔

کیوں ابھی کیوں۔ کچھ ہوا ہے کیا۔ کمرے سے آتے سالار نے پوچھا۔

او نہیں پیارے کچھ نہیں ہوا۔ ہم پاکستان جا رہے ہیں۔ اس لیے پیکنگ کرنی ہے۔ تم لوگ بھی پیکنگ کرو۔

ہم کیوں جا رہے ہیں۔۔ اب کہ فرشتے نے تذبذب سے پوچھا۔

میں نہیں جانتی۔۔ آدم صالح نے کہا ہے باباازیز ایسا ہی چاہتے ہیں۔

ٹھیک ہے۔ میں پیکنگ کرتی ہوں۔

کیا ہم اسلام آباد جائیں گے۔ فرشتے نے اسراء سے پوچھا۔

شاید۔ چلو میں چلتی ہوں۔

تم رات کو آو گی۔ فرشتے اس سے ملتے ہوئے بولی۔

نہیں آج گھر ہی رہوں گی۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے خیال رکھنا اپنا۔۔ وہ سالار اور فرشتے کو ملی پھر گھر کو نکل گئی۔

اسراء گھر آئی، اس کا کمرا وحشت زدہ تھا۔

گھر بھی عجیب اداسی میں ڈوبا تھا، جیسے اپنے مکینوں کو یاد کر رہا ہو۔

اسراء نے دو نوافل ادا کیئے، اسی طرح اس خاموش وحشت کو کم کیا جا سکتا تھا۔ پھر وہ سامان رکھنے لگی۔

تبھی اس کی نظر چمکتے ہوئے کے اور جے پر پڑی جو اس کی سفید انگلی پر دمک رہے تھے۔

اچھی بات یہ ہوتی ہے کہ انسان صبر کرے۔

وہ وہیں روکنگن چیئر پر بیٹھ گئی اور گردن ٹکا کر چھت کو تکنے لگی۔۔

کرسی مسلسل جھول رہی تھی۔اور اس کی سماعتوں میں داستانِ محبت گونج رہی تھی۔

ایک عشاق کے دل کو تیار ہونے کے لیے جلنا پڑتا ہے۔۔

دل کو آتش عشق کی بھٹی میں جھلسنا پڑتا ہے۔

غنچہ حار سے دل کو گزرنا پڑتا ہے۔

کئیں روز خود کو تاریکیوں میں سوکھانا پڑتا ہے،

www.novelsclubb.com

پھر مجنون سی کیفیت کو گلے سے لگانا پڑتا ہے،

پھر مرنے سے پہلے، خود کو خود قبر میں اترنا پڑتا ہے۔

میرے ناقص علم کے مطابق، عاشق کو ہر مرحلہ صبر کے ساتھ گزارنا پڑتا ہے۔یہی صبر ہے، صبر نفس عمارہ کی موت ہے، صبر درد ہے، صبر مشکل ہے، صبر میٹھا ہے، صبر

ٹھنڈا ہے، صبر عاشق کے سر کا تاج ہے۔۔صبر علاج ہے، صبر راز ہے۔۔۔صبر وعد الأرواح کی میراث ہے۔

☆☆☆☆☆☆

میرا ہاتھ مت چھوڑنا۔۔مجھے پانی سے ڈر لگتا ہے۔

وہ وہی پرانا چرچ تھا۔اس کے نیچے بہتی ندی میں وہ گر رہی تھی۔

وہ اس ہاتھ دینے والے کو کہہ رہی تھی۔

نہیں خدا کے لیے۔۔اور اس کا ہاتھ چھوڑ دیا گیا۔

وہ گر گئی۔۔گہرا پانی، خوف، وحشت، اس کا سانس بند ہو رہا تھا، اسے اپنے ارد گرد لاشیں، خون اور عجیب چیزیں نظر آنے لگیں۔نہیں اسے سانس نہیں آرہا وہ باقاعدہ ڈوب چکی تھی۔

اور نظروں کے سامنے وہ انوکھے شہر کی دیوار تھی۔

وہ آنکھ اسے دیکھ رہی تھی۔۔اور ایک سیاہ دل پوری قوت سے دھڑک رہا تھا۔گو کہ ابھی پھٹ جائے گا۔

تمہیں واپس آنا ہے۔

اسرا نے ایک دم آنکھیں کھول دین۔۔یا اللہ پھر سے وہی خواب۔آج بہت عرصے بعد اس نے یہ آواز سنی تھی۔واپس آنا ہے۔۔ مگر کہاں۔

اسراء گھبرا کر اٹھی۔وہ اٹھی تو رات کے دو بج رہے تھے،وہ کب سو گئی تھی اسے اندازہ ہی نہیں رہا۔اسراء نے عشاء پڑھی اور واپس سو گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

صبح نیچے کافی شور تھا،وہ اُٹھی، تو کیفے میں چلی آئی۔

آدم صالح کے گھر سے دو گلیاں چھوڑ کر۔۔ تیسری گلی میں بنی قدیم طرز کی عمارت۔جو پورے غرور سے آئفل ٹاور کے سامنے کھڑی تھی۔جس کے نیچے ان کا ہوٹل اور اوپر گھر تھا۔

آج اس دلکش صبح سورج اپنے پورے دل سے نکلا تھا۔بڑے بڑے خروف سے لکھا کیفے سورج کی طاقت ور کرنوں کے آگے مدھم پڑ چکا تھا۔ گرم گرم کراسنٹ کی خوشبو فضاء میں پھیلی تھی۔سیاہ اور سرخ رنگ کا منفرد سا ہوٹل گاہکوں سے بھرا ہوا تھا۔

لوگ آرہے تھے کچھ جارہے تھا، عجیب رونق تھی،

کیا آدم آیا ہے۔۔اسراء نے کافی ہاتھ میں اٹھائے نیچے سے واپس آتے ایاز کو دیکھ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

جی آپا، آدم صالح کے علاوہ کون یوں نخرے کرے گا۔۔

میں بنادوں۔۔وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

آپا نیکی اور پوچھ پوچھ۔وہ چہک کر بولا۔۔

ویسے تم نے کون سی کافی بنائی تھی۔۔

اس کے استفسار پر وہ بولا۔وہ۔کوکونٹ۔قسم سے مجھے نہیں معلوم تھا کہ آدم بھائی نہیں پیتے۔میں نیا ہوں۔فینکا کو کہا تو وہ بھی ٹال کر چلی گئی۔

اسراء مسکراتی رہی۔

میں تمہیں بتاتی ہوں۔۔

وہ ہیزلنٹ اور اوٹ ملک کی کافی پیتا ہے، آدھی چمچ چینی کے ساتھ۔ورنہ ترکی کی بلیک کافی۔

www.novelsclubb.com

اسراء اب کافی بنا کر لے جا رہی تھی۔۔

ٹک ٹک۔اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔۔

اگر میرے مطلب کی کافی نہیں لائے تو واپس چلے جاؤ۔اندر سے ہی آدم نے جواب دیا۔

اسراء دروازہ کھول کر اندر آگئی۔ سر، گُڈ مورننگ آپ کی کافی۔۔

آدم صالح نے نظر اٹھا کر اس کو دیکھا اور پھر ستائشی نظروں سے کافی کو۔ تھینکس خانم۔ لہجہ ہمیشہ کی طرح مدھم غنائیہ تھا۔

اسراء نے کافی ٹیبل پر رکھی اور باہر جانے لگی۔

مگر پھر رک کر پلٹی اور بولی۔۔ میں آج جا رہی ہوں۔

جانتا ہوں اسراء۔

ہو سکتا ہے میں واپس نہ آؤں۔

آدم صالح کی مسلسل لکھتی انگلیاں ایک جھٹکے سے رُک گئیں۔

اسراء تم پاکستان جا رہی ہو کیونکہ گرینیڈ پاہ ایسا چاہتے ہیں۔ اور میں بھی آجاؤں گا کچھ دن میں پھر ہم سب واپس آجائیں گے۔

www.novelsclubb.com

آدم میرا دل گھبرا رہا۔۔ وہ اپنی انگلیاں مڑوڑتے نظریں جھکائے بولی تھی۔

میرا پاکستان جانا کبھی بھی اچھا ثابت نہیں ہوا۔

پہلی بار وہاں سے ذلیل کر کے نکالی گئی۔ اس کا اشارہ تایا کے گھر سے نکالے جانے کی طرف تھا۔

دوسری بار وہاں ایمان کو کھویا اور پھر ایکسیڈنٹ کے بعد خص۔۔خضر۔کو۔۔

میں پچھلے پانچ سالوں سے وہاں نہیں گئی۔اور اب مجھے ڈر لگ رہا ہے۔میں نے آج پھر سے خواب دیکھا ہے۔

اسراء تم زیادہ سوچتی ہو۔انسان کے سامنے وہی چیزیں آتی ہیں، جن سے وہ خوف کھاتا ہے۔کچھ نہیں ہو گا۔اللہ تعالیٰ پے توکل رکھو، جو بھی ہوتا ہے اچھے کے لیے ہوتا ہے۔

اور یہ خضر کب کھو گیا۔یہی ہے۔زندا سلامت مرا تو۔۔

اللہ نا کرے آدم فضول باتیں مت کرو میرا وہ مطلب نہیں تھا۔

اسراء کا یہ انداز دیکھ کر آدم کے الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گئے۔اور چہرے پے ایک تلخ مسکراہٹ آئی۔دماغ کے پردے پر ایک منظر لہرایا۔۔۔

شام کو چار بجے فلائٹ ہے اسلام آباد کی۔۔میں تم لوگوں کو ائرپورٹ تین بجے تک چھوڑ دوں گا۔وہ دوبارہ نظریں لیپ ٹاپ پر ٹیکائے کام کرنے لگا۔

ٹھیک ہے۔اسراء نے جواب دیا اور وہاں ہی کھڑی ہو گئی۔خاموشی سے اور بس آدم صالح کو دیکھے گئی۔۔جیسے کسی کو اس میں تلاش رہی ہو۔

آدم اس کی نظروں کو محسوس کرتے ہوئے بولا۔

جو پوچھنا چاہتی ہو وہ پوچھ لو۔اسراء۔

کیا خضر جہان تمہارا سوتیلا بھائی ہے۔سوال کچھ اور تھا مگر وہ پوچھ نا سکی۔

ہاں۔جواب نہایت مختصر تھا۔

سب کہتے ہیں کہ خضر مجھ سے نفرت کرتا ہے۔وہ خود بھی۔۔مگر تمہیں ایسا کیوں نہیں لگتا۔

پچھلے چار سالوں میں پہلی بار اس رات تم نے یہ کیوں کہا تھا کہ میں خضر کے لیے بہت اہمیت کی حامل ہوں۔

پہلی بات تم سے کسی نے نہیں کہا کہ خضر تم سے نفرت کرتا ہے۔

کہا تھا بالکل کہا تھا۔وہ یوں ہی بولی تو آدم نے آبرو اچکا کر اپنی گہری بھوری آنکھوں سے اسے دیکھا۔

کس نے کہا ہے۔

سلیمان نے۔وہ معصومیت سے بولی۔مگر آدم کے تاثرات بدلتے نا دیکھ کر پھر گویا ہوئی۔

اچھا ٹھیک تمہیں اس بات پر یقین نہیں تو فرشتے کی بات پر تو کرو گے نا۔اس نے کہا تھا کہ اسراء لگتا ہے پھول بھیجنے والا تم سے شدید نفرت کرتا ہے جبھی تو ہر کارڈ پر "ائی ہیٹ یو" لکھا ہوتا ہے۔

آدم بے ساختہ ہنسا اور چہرہ جھکا کر ہنسی روکی اور بولا۔

خولہ فرشتے خضر کی کیا لگتی ہے۔

لو بھئی اب یہ کیسا سوال ہے آدم۔ آفکورس بہن ہے۔

تو خانم اگر سلیمان خضر جہان کے کہنے پر تمہیں وہ سب کہہ سکتا ہے تو فرشتے کیوں نہیں۔

تو مسئلہ کیا ہے ان بروٹل کینگ کے ساتھ۔ نہیں چار سال سزا کے لیے کافی نہیں ہیں۔ ان نے بھی میرے ساتھ کوئی اچھا سلوک نہیں کیا تھا۔

ہو نہی۔۔ اکھڑ وناہوں۔ بہت برداشت کرنے کی بعد خولہ اپنی کینچی جیسی زبان بند نا رکھتے ہوئے نجانے کیا کیا بولے جا رہی تھی۔

آدم کن انکھیوں سے سے دیکھے گیا۔۔

www.novelsclubb.com

کیونکہ۔

"Stubbornness and revenge"

ضد اور انتقام۔۔ اسے یہ کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں خولہ۔

تم اس سے ملنے کے بعد سب جان جاؤ گی۔ وہ مسکرا کر کام کرنے لگا۔

ہیں ہیں۔۔نی کس بات کا انتقا۔وہ کھٹک سے بولی۔

اسے ایمان کا قاتل کرار دینے کا، پولیس کے سامنے اس کے خلاف بیان دینے کا،اور ایسا بھونڈا الزام کہ پولیس بھی خیران تھی جب صاف نظر آرہا تھا کہ گولی کہیں اور سے چلی ہے۔تو یہ لڑکی خضر پر الزام کیوں لگارہی ہے۔

مگر پولیس مجبور تھی تم نے کہا جو تھا۔ویسے بہت بُرا کیا تھا اس کے ساتھ۔

بچایا بھی تو تھا میں نے۔اسراء بول کر شرمندگی سے سر جھکا گئی۔

کیا تھا جس نے اسے الجھایا تھا۔

وہ لفظ یا آدم کا لہجہ۔

اسراء وہاں سے واپس آنے کے بعد اپنا سامان چیک کرنے لگی۔سب مکمل تھا بس اس نے اپنا سوٹکیس نکالا جس میں اس کی زندگی کے بہت سے لمحہ تصویر اور کاغذوں کی صورت میں قید کر کے رکھے تھے خولہ نے الماری سے وہ اتارا تو ایک گردالود تصویر اس کے قدموں میں آگری۔

اس تصویر میں ایک جلی ہوئی لاش تھی جس کے سراہنے ایک تیرہ چودہ سالہ بچہ بیٹھا تھا۔اسراء نے اس پر ہاتھ پھیرا۔

آئی مس یو ہلال۔واپس آجاؤ تم سب یوں غائب کیوں ہو۔مجھے کیوں کچھ نہیں بتاتے۔آنکھوں سے ابلتا سمندر اس کے شفاف چہرے کو بھیگو رہا تھا۔

پھر ایک یاد کا جھونکا اس کے جسم کو منجمد کرنے لگا۔وہ وہیں زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔

"آہ ہلال واللہ ہی مجھے ایک لفظ سمجھ نہیں آرہا۔چھوڑو نا چلو چلتے ہیں۔

پاگل ہو یاد نہیں کیا کہا ہے خضر بے نے۔آج یہ گنتی سو تک یاد کرنی ہے ورنا ساری رات جاگنا پڑے گا۔ہلال دبارہ سے اپنی گنتی یاد کرنے لگا۔اور خصب معمول خولہ اپنی کاپی پر ڈرائنگ کرنے لگی۔

خدا کا خوف کرو۔کچھ پڑھ لو۔ورنہ ڈانٹ پڑے گی،ہلال قدرِ جھنجلا کر بولا۔

نہیں پڑھنی مجھے فرنچ جب جائیں گے تو سیکھ لوں گی۔دیکھو میں نے کیا بنایا۔

وہ اپنی کاپی اس کی طرف بھڑاتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

یہ کیا ہے۔وہ ایک مونسٹر کی شکل تھی۔

یہ خضر ہے۔کھی کھی کھی کھی۔۔۔وہ کھلکھلا کر ہنسی۔

مگر ہلال کا سانس ساکن ہو چکا تھا اس نے دروزے سے آتے خضر کو دیکھا جس نے اپنے لبوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کو کہا۔

دیکھا ہلال یہ خضر سے کتنا ملتا ہے۔ بالکل ان جیسا اکھڑو۔ ہلال ویسے تم یوں ہی اپنا وقت برباد کر رہے ہو۔ ہلال نے پہلے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے سمجھانا چاہا مگر بے سود وہ اپنی ہی لو میں نجانے کیا کیا کہے جا رہی تھی۔

پتا نہیں ماں ہمیں یہاں چھوڑ کر کیوں گئیں ہیں یہاں قید خانے میں۔

ہلال سے خاموش نا رہا گیا اور بولا۔۔ تمہیں ڈر نہیں لگتا۔

کس سے ان ویمپائر سے۔ بالکل نہیں۔۔

ویمپائر۔۔ خضر اپنے لیے یہ لفظ سن کر عش عش ہی تو کر اٹھا۔

ہلال کیا تمہیں لیسن یاد ہو گیا۔۔ خضر کی بھاری اور سرد آواز کمرے میں گونجی تو خولہ جلال کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے ہی اٹک گیا۔

جی خضر بھائی۔ ہلال نے اچھے سے گنتی سنائی۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے۔ گڈ اب کل باقی کا کام کرنا۔

تو اب میں جاؤں خضر بھائی۔۔۔ ہلال معصومیت سے بولا۔

ہاں چلے جاؤ وہ سرد انداز میں کہتا آگے بڑھا اور کلائی سے گھڑی اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھی۔

میں بھی جاؤں خضر بھا۔اس سے پہلے وہ پھر سے اسے بھائی بلاتی خضر نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا۔

خولہ۔۔بے بولنا ہے ٹھیک۔ خضر بے۔وہ ہاتھ اٹھاتے ہوئے بولا۔

خضر بے وہ میں۔یہ۔وہ ہکلائی۔اور خضر کا چہرہ دیکھ کر خاموش ہو گئی۔

تمہیں شوک ہے مجھے پینٹ کرنے کا چلو۔ خضر درشتی سے اسے سٹڈی میں لے گیا۔وہاں کینوس اور پینٹنگ کا کچھ سامان رکھا تھا۔

چلو اب میری شکل بناؤ۔

ن۔نا۔ نہیں مجھے آپ کی شکل بنانی نہیں آتی۔

اچھا۔ پھر اپنا لیسن سناؤ۔۔

وہ بھی نہیں آتا۔وہ خولہ کی کمال جرت پر خیران تھا۔وہ لڑکی اس کا کڑا امتحان لے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

چلو واپس آج تم تب تک نہیں جا سکتی جب تک سو تک گنتی نا یاد کر لو۔وہ کہتا واپس کمرے میں بیڈ پے جا کر بیٹھ گیا۔

پر ہلال نے تو سو تک نہیں سنائی۔وہ عین اس کے سامنے کھڑے ہو کر بولی۔

"کیونکہ اس نے شرافت سے جتنی یاد ہوتی تھی اتنی کی۔"

اسسسس۔۔کب جان چھوٹی گی میری۔

جب میں مر۔۔خولہ جو اپنی کتاب اٹھا رہی تھی اگلے ہی لمحہ خضر کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کے الفاظوں کا گلہ گھونٹ گئی تھی۔

آنکھوں کے کنارے سرخی اترنے لگی۔یک دم ہی ٹپ ٹپ دو آنسو اس کی آنکھوں کا دامن چھوڑ کر چھلکے۔۔

"ایسے مت بولیں مجھے کسی کو بھی کھونے سے ڈر لگتا ہے۔میں نے آپ سے کہا تھا۔"

اف یہ لڑکی۔۔خضر جہان کی آنکھوں میں کچھ دیر کے لیے عجیب سا احساس ابھرا مگر اگلے ہی لمحہ پھر سے اپنے تاثر سپاٹ بناتے اس کے آنسو صاف کیے۔

ڈرامے مت کرو،میں تمہیں کسی صورت آج جانے نہیں دوں گا۔جب تک کے تم یہ سب یاد نہیں کر لیتی۔

اب کہ خولہ خاموشی سے کتاب لے کر بیڈ کی دوسری جانب بیٹھ گئی۔خضر نے بھی لیپ ٹاپ کھول لیا اور بیڈ سے کمر ٹکائے کام کرنے لگا۔

لمحہ لمحہ وہ اس لڑکی پر نظر ڈالتا وہ نیند سے کتاب پر جھول رہی تھی۔بالوں میں لگی پونی ڈھیلی پڑ چکی تھی۔بال بکھرے ہوئے شانوں پر یوں ہی پڑے تھے۔

کچھ دیر بعد خضر کا فون بجا اور وہ اٹھ کر باہر گیا۔تبھی نیند میں جھولتی لڑکی

بستر پر آہستہ آہستہ دراز ہونے لگی۔ پھر ڈھیلی پونی کھول کر سر تکیئے پر ٹکا دیا۔

ہاتھ میں پکڑی کتاب نیند کی شدت سے منہ پر گر گئی تھی۔

خضر واپس آیا تو نظر اس لڑکی پر پڑی جو پھر سے ہمیشہ کی طرح اس کے بیڈ پر سو گئی تھی۔

وہ آگے بڑھا اور بیٹھ کر اپنا باقی کا کام ختم کرنے لگا۔ مگر اب نظریں الجھ گئیں تھیں۔ بار بار بھٹک کے ساتھ لیٹی بے پرواہ لڑکی کی سفید گردن پر اکلوتے سیاہ تل پر اٹک رہیں تھیں۔

پھر خضر نے لیپ ٹاپ بند کیا اور اٹھا کر سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔ مڑ کر خولہ کے چہرے سے کاپی ہٹائی تو خضر کے چہرے پے بے اختیار مسکان بکھر گئی۔ ساتھ پڑا فون اٹھایا اور کیمرا کھول کر اس کی تصویر اتاری۔ وہ اسے بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔۔۔ فرشتے جیسی۔

نچلا لب دانتوں میں دبائے وہ گہری نیند میں بے خبر سی سو رہی تھی۔

وہ محویت سے اسے دیکھے گیا۔ پھر خضر کو کچھ یاد آیا اور ماتھے پر بل پڑنے لگے۔

خولہ اٹھو۔ اپنے کمرے میں جا کر سو۔

خولہ ٹس سے مس نا ہوئی۔

خولہ۔۔۔ اٹھو۔ وہ بول رہا تھا مگر وہ سکون سے بستر پر دراز ہوتی کروٹ بدل کر لیٹ گئی۔

پاگل لڑکی۔خضر جہان کو اپنی چیزیں شیئر کرنا سب سے بُرا لگتا تھا۔اور وہ بغیر اجازت پورے دھڑلے سے اس کے گھر پر حکمرانی کر رہی تھی۔خضر نے اس پر کمبل ڈالا کمرے کی لائٹ آف کر کے خود باہر چلا گیا۔۔۔"

اسراء نے ہاتھ میں اپنی تصور پکڑ رکھی تھی۔جس میں وہ بیڈ پر سو رہی تھی خضر نے اسے کب دی اسے کچھ یاد نا تھا۔وہ بہت کچھ بھول چکی تھی۔

اس کے سر میں درد کی ایک ٹیس اٹھی۔آنکھوں سے مسلسل آنسو ٹپک رہے تھے۔پھر وہ اٹھی چہرہ دھویا اور تیار ہو گئی۔۔

اب کہ وہ گھر سے نکل رہی تھی۔وہ اپنے کمرے کو دیکھ رہی تھی۔اشتہا سے۔

نجانے کیوں جانے کو جی نہیں چاہتا تھا۔

وہ گاڑی کی پچھلی سیٹ پر آ بیٹھی۔اور نظریں ہنوز گاڑی سے باہر ٹکیں تھیں۔گاڑی آگے بھڑ رہی تھی اور درخت پیچھے بھاگ رہے تھے۔

آدم نے ایک بار بھی اسے مخاطب نہیں کیا۔۔اور نا ہی اسراء نے آدم کو۔

وہ جا رہی تھی اب ان تینوں نے اندر جانا تھا۔

سالار اور فرشتے آدم کو گلے لگ کر خدا خفظ کہ رہے تھے۔۔

اور ساتھ کھڑی خولہ کو جبیل یاد آیا۔

www.novelsclubb.com

کاش اس کا کوئی ہوتا۔ جس سے وہ مل سکتی۔

یہ کیسی سزا تھی۔ ناماں نہ باپ نا بھائی نہ شوہر کوئی بھی تو نہیں تھا اس وقت۔ مگر اسے یقین تھا۔ یہ ہمیشہ ایسا نہیں ہو گا۔

خدا خفظ اسراء۔۔ آدم کی آواز پر اس نے خدا خفظ کہا اور آگے بھڑ گئی۔ اور وہاں ٹھہرنا اس کے بس میں نہیں تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

دیکھو اسراء مجھے لگتا ہے یہ جہاز پکا گر جائے گا۔

ہائے اللہ کیسی باتیں کر رہے ہو۔ کیوں گر جائے گا۔ فرشتے یک دم بولی۔

سالار تم پہلی دفعہ تو نہیں جا رہے ہو۔ تو اتنا ڈر کیوں رہے ہو۔ اسراء نے پوچھا

ارے بنم گوز لیک۔۔ میں نے ایک وڈیو دیکھی تھی۔ پہلے جہاز ہلتا ہے، پھر ہر طرف انائسمینٹ ہوتی ہے۔ آکسیجن ختم ہوتی ہے، لوگ چلاتے ہیں۔ پھر وہ جہاز تیزی سے زمین کی طرف جاتا ہے اور بوم۔۔۔ سب ختم۔۔

اتنے میں جہاز تیز ہواؤں کی وجہ سے ہلکہ سا ڈگمگا گایا۔

استغفر اللہ۔۔۔استغفر اللہ۔۔استغفر اللہ۔۔استغفر اللہ۔۔۔پورے جہاز میں فرشتے کی آواز گونج رہی تھی۔اس کی آنکھیں سرخ تھیں۔اسراء نے مشکل سے اس کے منہ پے ہاتھ رکھا۔مگر سالار حسب عادت بہن کو ڈرا کر اب فلم بنا رہا تھا۔

سالار بند کرواسے۔اسراءاس کو ڈپٹتے ہوئے بولی۔

آٹھ گھنٹوں کی طویل مسافت کر کے آخر آج وہ پانچ سال بعد پاکستان آگئی تھی۔

مہمت ان کو لینے آیا تھااور فرشتے کا موڈ اس کو دیکھتے ہی حسب معمول خراب ہو گیا ۔یقیناً وہ پہلے ہی یہاں تھا۔

ہم کہاں جائیں گے۔

آفکورس نانا کے گھر۔مہمت جلدی سے بولا۔۔

ٹھیک ہے۔۔

www.novelsclubb.com

اسلام آباد مرگلا ہلز کے قریب ایک پوش علاقے میں واقع وہ خوبصورت سا گھر تھا۔اپنی اونچی دیواروں اور منفرد انداز کی وجہ سے وہ بے حد وسیم اور مختلف نظر آتا تھا۔اندھیرا ہو رہا تھا۔پھر قصر ازیز اچانک بہت سی پیلی اور کچھ رنگین بتیوں سے جھلملا اٹھا۔خولہ نے دروازہ میں قدم رکھا تو قدم ٹھہر گئے۔

ایک دفعہ پہلے آئی تھی وہ خضر جہان کے ساتھ اس گھر میں۔

وہ لوگ گھر میں داخل ہوئے تو وہاں خوب رونق تھی۔

"سبرینہ خالہ۔" وہ کہتی ان سے گلے ملی۔۔

سالار بھی ماں سے مل کر بہت خوش تھا۔

جبرائیل بھی وہیں تھا۔۔وہ مہمت کا چھوٹا بھائی تھا۔

بابا ازیز کہاں ہیں۔اسراء نے خالہ سے پوچھا۔

نانا کمرے میں ہیں اسراء۔مہمت نے جواب دیا۔

اسلام علیکم بابا۔۔وہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔

وعلیکم السلام میرا بچہ کیسا ہے۔

ٹھیک ہوں نانا۔۔طاہر نہیں آیا۔

نہیں وہ فریضے پر ہے۔

www.novelsclubb.com

نانا سب ٹھیک ہے نا آپ نے ہمیں پاکستان کیوں بلایا۔

اسراء جاؤ شاباش۔تم لمبے سفر سے آئی ہو فریش ہو کر کھانا کھاؤ۔۔ہم بعد میں ان معاملات کو دیکھیں گے۔

نانا نے ہمیشہ کی طرح اسے ماتھے پر بوسہ دیا۔

ٹھیک ہے نانا۔اسراء باہر آ گئی۔

اسراء بچے اُوپر کمرا تیار ہے۔ تم چینج کر لو۔

جی خالہ۔وہ اوپر آئی اس نے دروازہ کھولا۔۔یادوں کا ایک جھونکا اس کی آنکھوں میں آنسو بھر گیا۔۔

وہ رات آج بھی یاد ہے مجھے۔

وہ آگے بڑھی اور بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔کچھ یادیں آپ کی یادداشت پر مہر ہو تیں ہیں۔۔بڑے سے بڑے حادثات بھی انہیں آپ کی یادداشت سے نہیں مٹا سکتے۔

اسراء فریش ہو کر نیچے آ گئی۔

سب نے کھانا کھایا اور کھانے کے بعد نانا نے سبرینہ اور اسراء کو کمرے میں بلایا۔۔

جی ابا جان مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے، مراد نے بھی ایسا ہی کہا تھا۔آپ اسراء سے باقی پوچھ لیں۔ سبرینہ نے ان کی بات کا جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

ہاں تو اسراء تم اس رشتہ کے بارے میں کیا کہتی ہو۔

نانا، مہمت اور فرشتے ہر وقت لڑتے ہیں۔ان کی آپس میں بالکل نہیں بنتی مگر وہ دونوں ایک دوسرے کے لیے پرفیکٹ ہیں۔ پھر بھی ان کی رضامندی پوچھ لیں۔

تو تم ان کو راضی کرو گی۔ بابا ازیز نے جیسے حکم سنایا۔

میں کیسے ۔۔اچھا۔وہ کنفیوز سی بولی۔

ٹھیک ہے، تم یہاں ہی بیٹھو سبرینہ اور تم جاؤ اسراء۔

وہ باہر آئی تو سب سوالیہ نظروں سے اس کو دیکھ رہے تھے۔

اسراء نے پہلے مہمت کو دیکھا پھر فرشتے کو۔

مہمت۔

ہاں اسراء۔۔اسراء نے ایسا چہرہ بنا رکھا تھا کہ اب مہمت کو تشویش ہو رہی تھی۔فرشتے کا بھی یہی حال تھا۔

پرسوں تم دونوں کا نکاح ہے۔

توبہ کرو کیسی باتیں کر رہی ہو اسراء۔فرشتے نے کہا۔

استغفر اللہ اسراء یہ کیا کہ رہی ہو۔مہمت جو یہ سنتے ہی اچھلا تھا۔

www.novelsclubb.com

سالار اور جبرائیل ہونے والے تماشے کے لیے تیار تھے۔

شادی تو ہو گی بچے۔۔اب تم دونوں سوچ لو تمہیں آگے کیا کرنا ہے۔وہ شرارت سے بولتی شانے اچکائے آگے بھڑ گئی۔

وہ دونوں کاٹ دار نظروں سے اس ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔۔

میں ایک مچھلی سے شادی نہیں کر سکتا۔۔وہ اسے دیکھ کر بولا۔

مجھے بھی ایک بھیڑیے میں کوئی انٹریسٹ نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆☆

اب کہ رات کافی ہو گئی تھی لگبھگ بارہ ایک بج رہے تھے۔ہر سو خاموشی کا راج تھا۔سڑکیں سنسان تھیں۔سب سو رہے تھے۔تبھی اسراء کی آنکھ فون کی گھنٹی سے کھلی۔

فون ایک اجنبی نمبر سے آیا تھا۔

اسلام علیکم۔کون۔

اسراء کی آواز نیند سے بھری تھی۔

ویل کم ٹو پاکستان۔سویٹ ہارٹ۔

اسراء جو نیند میں تھی اب مکمل طور پر جاگ گئی۔

www.novelsclubb.com

میں نے پوچھا کون۔

تمہارا عاشق۔

اسراء نے نمبر دیکھا۔۔وہ پرائیویٹ نمبر تھا۔

کیا بکواس ہے یہ۔

میرا عشق بکواس نہیں ہو سکتا۔

اسراء نے فون بند کر دیا۔

پھر ایک پیغام آیا۔

"See you soon...dear"

اسراء فون بند کر کے سو گئی۔

مگر سونے سے پہلے اس نے یہ نمبر ابرا کو سینڈ کیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

صبح اپنے پورے من سے اتری تھی۔اسلام آباد کی خوبصورت سڑکیں بھگیں ہوئیں تھیں۔یوں معلوم ہوتا تھا کہ رات کے کسی پہر بارش نے ہر شہ کو نہلا دیا ہو۔

وہ سب شاپنگ سینٹر آئے ہوئے تھے۔فرشتے کے نکاح کے لیے کچھ کپڑے خریدنے۔۔

فرشتے تو بازار جا کر بہت خوش تھی۔

اسراء تھوڑا کنفیوز تھی۔ایک عرصے سے وہ پاکستان نہیں آئی۔

ہر جانب معمول کی بھیڑ تھی۔ہاں کچھ دکانوں میں خواتین کا انبوہ تھا۔

فرشتے تم مہمت سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔

تو اب یہ اتنی خوشی سے شاپنگ کس لیے۔۔اسراء اپنی حیرت ظاہر کیئے بنا نہ رہ سکی۔

اسراء نکاح ایک دفعہ ہونا ہے۔تو بندہ حسرتیں تو پوری کر لے۔شادی شادی ہے اب

ممت بھیڑیے سے ہو یا کسی اور سے۔ویسے وہ رات کو بیٹھ کر ہم نے ڈیل کی ہے۔اب وہ مجھے پریشان نہیں کرے گا۔

اسراء مسکرادی۔وہ فرشتے کو جانتی تھی۔اور ممت کو بھی۔وہ دونوں ایک دوسری کے مترادف ضرور تھے۔مگر ممت فرشتے کا خیال بھی بہت رکھتا تھا۔اسے چڑنا اور بات تھی۔

اسراء تم چوڑیاں دیکھو میں ممی کے ساتھ ڈریس فائنل کر کے آتی ہوں۔

ٹھیک ہے۔

اسراء نے سرخ اور سیاہ چوڑیاں اٹھائی۔

"خون کو سیاہی میں مل جانے دو۔۔"

وہ کرنٹ کھا کر پلٹی۔

ایک بوڑھا فقیر اجلی حالت میں وہاں کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اندھیرے کو روشنی سے مٹ جانا ہے۔"

"اپنے دل کو سرخ رہنے دو۔"

اسراء ساکت سی کھڑی ان بابا جی کو دیکھ رہی تھی۔

دروازوں کو بند کرنا ہو گا۔تمہیں۔۔تمہاری وجہ سے وہ کھلے ہیں۔۔

ہاں تم ہو زمادار۔۔۔ان کے آنے کی۔وہ فقیر چلانے لگا تھا۔اور پھر اپنی ہی لو میں کہتا بھیڑ میں کہیں نظروں سے اوجھل ہو گیا۔۔

اسراء کی نظروں کے آگے فلیش چمکا۔۔اس کا دماغ گھومنے لگا۔

تمہیں واپس آنا ہو گا۔ تم ہماری ہو۔

وہی آواز اس قعلے سے آئی۔

تمہارا دل دروازے کی چابی ہے۔

اسراء۔۔یہاں آو۔۔فرشتے نے کھینچ کر اسے روڈ کے پرلی طرف دھیکیلا۔۔

فسوں ٹوٹا وہ آنکھیں جھپکتے ہوئے فرشتے کو بے یقینی سے دیکھنے لگی۔۔

اسراء پاگل ہو کیوں روڈ کے بیچ و بیچ کھڑی تھی۔

اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔اور گاڑی میں آکر بیٹھ گئی۔۔

www.novelsclubb.com

سب گھر واپس آگئے تھے۔ کھانا کھا کر سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔پر اسراء نانا کے کمرے میں آگئی۔

اسراء کیا تم یہ کر لو گی۔نانا نے اسے ایک کتاب دی اور ہر بات اچھے سے سمجھائی۔

جی نانا،وہ اٹھ کر باہر آئی۔جو نانا نے کہا تھا وہ تکلیف دے تھا اس کو جنگ اور محبت میں سے کسی ایک کو چننا تھا،اور اسراء نے جنگ کو چن لیا تھا۔

پانچ سال پہلے بھی اسراء نے ایسا ہی کیا تھا۔ مگر آج اسے معلوم ہوا محبت ہی اصل جنگ ہے۔ اگر محبت نا ہوتی تو انسان کس کے لیے لڑتا۔

انسان ایک ہی صورت میں جنگ لڑتا ہے۔ جب وہ کسی سے محبت کرتا ہے تو اس کے لے وہ لڑتا ہے۔

نفرت میں جو لڑ رہا ہوتا ہے آپ سے وہ بھی کسی سے محبت کی وجہ سے آپ سے نفرت کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

صبح نکاح کے لیے سب تیار ہو رہے تھے۔

قصرِ ازیز میں عجیب رونق تھی۔

نکاح خواں آ چکا تھا مگر دلہن تھی کہ ابھی تک تیار نہیں ہوئی تھی۔

مہمت اس کے کمرے میں آیا۔

جب فرشتے سنگھار میز پہ بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کو دیکھ کر کھڑی ہوئی۔

کیوں آئے ہو میرے۔۔۔

وہ آگے بول نہ سکی مہمت اس کو عجیب گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

مہمت تم کیسے ندیدی نظروں سے مجھے دیکھ رہے ہو۔ کیا میں چاکلیٹ ہوں۔

اس سے کہیں زیادہ میٹھی۔ تم بہت خوبصورت ہو فرشتے۔

مہمت نے شاید پہلی دفعہ اسے یوں دیکھا تھا۔ وہ لگ ہی اتنی خوبصورت رہی تھی۔ کسی معصوم پری جیسی۔۔

اللہ۔۔اللہ۔۔مہمت کون سا سستا نشا کیا ہے۔

استغفر اللہ۔۔میں کیوں نشا کرنے لگا۔۔ چلو باہر۔

اچھا چلو عجیب مصیبت میں ڈال دیا ہے نانا ابا نے۔

ساری زندگی اس بھیڑیے کے حکم ماننے پڑیں گے۔

چلو۔۔۔وہ بیزاری سے بولا۔

نکاح خواں نکاح پڑھا رہا تھا جب مہمت اور فرشتے دونوں ٹھٹکے۔ان نے جلدی جلدی نکاح قبول کیا۔

اور بولے تو ایک ساتھ۔۔۔اسراء اور سالار کہاں ہیں۔

سب نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔

میں نے انہیں باہر جاتے دیکھا تھا۔ جبرائیل نے کچھ یاد آنے پر کہا۔

سب باہر کی طرف دوڑے ہی تھے کہ سب نے سالار کو اجڑی خالت میں خون آلود ہاتھوں کے ساتھ اندر آتے دیکھا۔

عقب میں پولیس سائرن کی بہت سی آوازیں آنے لگیں۔

www.novelsclubb.com

وہاں موجود ہر مہمان باہر کی طرف جانے لگا۔

سالار کیا ہوا ہے۔

فرشتے۔ وہ رو رہا تھا۔ ہچکیاں لے لے کر۔ ا۔ ا۔ اس نے میری جان بچانے کے لیے اپنے آپ کو دے دیا۔

کیا کہہ رہے ہو سالار کیا ہوا ہے۔

فرشتے خضر کو فون ملاؤ۔ جلدی

جبرائیل نے جلدی سے فون ملا کر سالار کو دیا۔

وہ قصر ازیز جو ابھی تھوڑی دیر پہلے تک اپنے آنگن میں خوشیاں لئے تھا۔۔ اب درد میں ڈوبا تھا۔

"خضر جہان آج تم ہار گئے۔۔"

وہ روتے ہوئے فون پر خضر کو بتا رہا تھا۔ سب سکت تھے وہاں۔

خولہ نے کہا ہے کہ تم سے پہلے موت نے اسے جیت لیا۔

یہ الفاظ نہیں تھے، یہ وہ نشتر تھے جن نے ایک لمحہ میں کوسوں میل دور بیٹھے شخص کو جلا کر راکھ کر دیا تھا۔

درد کی شدت اس کو سلگا رہی تھی۔

وہ آسمان سے ایک لمحہ میں زمین پے آیا تھا۔

"کیا کہہ رہے ہو کیا ہوا ہے خولہ کو۔"

وہ جو نہیں ہونا چاہیے تھا۔

سب سالار کو دیکھ رہے تھا۔

جب سب لوگ نکاح کے لیے مصروف تھے تو دروازہ پر ایک شخص آیا اس نے مجھ سے کہا کہ اسراء کو بلاو۔

میں نے اس سے پوچھا کہ وہ کون ہے تو اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور باہر لے گیا اور مجھے بیہوش کر دیا۔

اسراء نے شاید اس کو دیکھ لیا تھا۔۔یا اس نے اسراء کو۔

وہ میرے پیچھے آئی۔

وہ شخص مجھے تیسری گلی میں زیرے تعمیر مکان میں لایا۔

میں ہوش میں آیا تو اسراء اس کو تھپڑ مار کر میری طرف آئی تھی۔

چلو سالار۔۔

یہ کون ہے اسراء۔۔میں نے اس سے پوچھا۔۔

www.novelsclubb.com

میں نہیں جانتی۔۔اسراء نے یہی کہا۔

ہم دروازہ میں تھے جب ایک گولی۔

ممی ایک گولی۔۔فرشتے،مہمت ایک گولی اس کے وجود سے آر پار ہو گئی۔

ممی اس نے وہ گولی میرے لیے کھائی کیونکہ وہ گولی مجھ پر چلی تھی۔۔

اس شخص نے اسراء کو آواز دی جب ہم مڑے تو وہ مجھ پے پستول تانے کھڑا تھا۔۔اور

بغیر سوچے سمجھے گولی چلادی اس نے۔

اور اسراء وہ میرے آگے آگئی۔

ممی وہ میرے ہاتھوں میں مر گئی۔

اسے سانس نہیں آرہا تھا۔ مگر وہ مسکرا رہی تھی۔

پھر وہ بس اتنا ہی کہہ سکی۔

لگتا ہے موت نے مجھے خضر جہان سے پہلے جیت لیا سالار۔۔

سالار اپنے ننھے خون آلود ہاتھ دیکھا کر کہہ رہا تھا۔

اور وہ شخص اسے اپنے ساتھ لے گیا۔

اس نے کہا کہ اس وجود سے وہ بہت سی جانیں نکالے گیں۔

"مہمت دیکھو اس کو کہو کہ میری بہن مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتی۔۔" فرشتے مہمت کا گیرے بان پکڑ کر جنجھوڑ رہی تھی۔اور پھر وہ اسی حالت میں دوڑی تھی۔

نانا۔۔نانا کو کیسے بتائیں گے۔سبرینہ بھی ساکن سی کھڑیں تھیں۔

فرشتے اور اسراء میں کوئی فرق نہیں تھا ان کے لیے۔۔

مہمت فرشتے کے پیچھے گیا تھا۔

اور میلوں دور وہ اسراء کے کمرے میں آیا تھا۔

خضر جہان اس کے بیڈ پر بیٹھا تھا اور بُراق اس کے سامنے کھڑا تھا۔

خضر بے کچھ تو بولیں۔

ہم فی الحال پاکستان نہیں جائیں گے دو دن تک سوچوں گا۔

آپ واقعہ صابر ہیں۔

یہی اصول ہے بُراق آفندی میں جذبات کو ابھی بیچ میں نہیں لا سکتا۔

نہیں آپ سنگدل ہیں۔

خضر جہان درد سے مسکرایا۔

مہمت فرشتے کے پیچھے وہاں آیا تھا۔

وہاں اسراء کا خون تھا۔

وہ پگلوں کی طرح چلا رہی تھی۔

میں خود کو معاف نہیں کروں گی اسراء۔ یہ میری شادی والے دن ہی کیوں۔۔ میں کبھی تمہیں نہیں بتا سکی کہ میں تم سے کتنی محبت کرتی ہوں کہ تم چلی گئی تو ہر چیز ہر رنگ میری زندگی میں ختم ہو جائے گا۔۔

www.novelsclubb.com

اللہ۔۔۔ میرے اللہ۔۔ اسراء تم مجھے نہیں چھوڑ سکتی۔ اسراء واپس آ جاؤ۔

وہ وہاں پڑے خون کو اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے تھی۔۔

مہمت اسے مسلسل خاموش کرا رہا تھا مگر فرشتے اپنے عصاب پر قبو نہیں رکھ پا رہی تھی۔

مہمت، اسراء کو بلاو۔ وہ چلائی تھی۔ لوگ تماشا دیکھ رہے تھے۔

فرشتے ہوش میں آو۔

کتنی ہی پولیس وہاں آ پہنچی تھی۔

فرشتے روتی روتی ممت کے ہاتھوں میں بیہوش ہو گئی۔

ممت اسے گھر لایا۔

گھر عجیب سنّاٹے میں تھا۔

یہ دہشت تھی۔۔ کیا اسراء کی کہانی اتنی آسانی سے ختم ہو جانی تھی۔ کیا ایک گولی اس کے مقصد میں حائل ہو گئی تھی؟؟

☆☆☆☆☆☆☆

خضر کے ہاتھ میں اس وقت اسراء کی ڈائری تھی۔اور دوسرے ہاتھ میں لائٹر جسے وہ مسلسل جلا بجھا رہا تھا۔

"میں ایک زندہ باپ کی یتیم بیٹی ہوں، میں اپنی ماں کی محبت سے محروم بیٹی ہوں۔ میں اس دنیاوی سمندر کا وہ سیاہ موتی ہوں۔ جسے لوگ سیاہ یعنی بد نصیبی کی علامت سمجھ کر ہمیشہ مسترد کر دیتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

لیکن میں خولہ بھی ہوں، وہ خولہ جس کی زندگی کے بہت سے پہر ہیں۔ ہر پہر ایک نئ زندگی لاتا ہے۔

میں ایک پارک میں گئی۔ وہاں ایک جگہ صحرا لگتی اور دوسرے حصے میں داخل ہوتے ہوئے آپ کو ایمیزون کا جنگل محسوس ہوتا۔

میری زندگی بھی کچھ ایسی ہی ہے۔ ایک پل میں خشک اور ایک پل میں نم۔

میں بہت دفعہ مری ہوں۔

ہر دفعہ ٹوٹنے پر۔۔ محبت میں۔ میری کمزوری ہے رحم دلی،اعتبار، محبت۔ میں لوگوں کو الگ الگ کیٹیگری میں نہیں لا پاتی۔ میں ہر ایک کو ویسے ہی دیکھتی ہوں۔ جیسے۔۔ کیسے دیکھتی ہوں؟"

وہاں آگے سوالیہ نشان بنا تھا۔شاید وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔

"میں خولہ جلال ایک غلطی کو بار بار دہراتی ہوں۔

اور وہ ہے اعتبار، محبت، ہمدردی۔

میں لوگوں سے ہمدردی رکھتی ہوں، میرا دل موم جیسا ہے لیکن، میں نہیں جانتی کب تک کیونکہ یہ سرد لہجے اس موم کو جما دیں گے۔اور پھر وہ ایک پتھر بن جائے گا۔اور میں بے رحم۔۔

میری زندگی میں آنے والا ہر شخص، جگہ خد تک چھوٹی سے چھوٹی چیز مجھے آہستہ آہستہ اس کے پاس لے گئے جس سے محبت کا حق ہے۔میرے نزدیک محبت کا لفظ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے بنا ہے۔اور اب میں اللہ سے رومی جیسی یا رابعہ بصری جیسی محبت کرنا چاہتی ہوں۔یا کم از کم منصور خلاج جیسی۔

میرے دل میں ایک طوفان ہے۔

اللہ سے ملنے کا طوفان۔۔

میں موت سے نہیں ڈرتی۔ موت تو مجھے اللہ کے پاس لے جائے گی۔

اور میں آزاد ہو جاؤں گی۔

میرے لیے بہت خاص ہیں، آدم، سالار، فرشتے، ایمان اور خضر۔۔اور۔یہ سب مجھے آپ کا پتہ دیتے رہے اللہ۔

نانا اور طاہر میرے لیے سب کچھ کرتے ہیں۔

لیکن ایک عورت کی زندگی میں چار ہیرے ہوتے ہیں۔

باپ، بھائی، شوہر اور بیٹا۔۔البتہ میری زندگی ان چاروں ہیروں سے محروم ہے۔ مگر، مجھے یقین ہے یہ ہمیشہ ایسا نہیں رہے گا۔"

☆☆☆☆☆☆

خضر نے کتاب بند کر دی وہ کم از کم ابھی اور نہیں پڑھ سکتا تھا۔ وہ اس کی حفاظت نہیں کر سکا۔ آج تک خضر جہان کو لگتا تھا کہ اس نے خولہ کے ساتھ بُرا کیا ہے۔ بس وہ اس کی حفاظت کرتا رہے گا اب۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں ہی ایک دوسرے سے شرمندہ تھے۔ اور وہ دونوں ہی غلط تھے۔

خضر جہان کو لگتا تھا محبت جیسی کوئی چیز اس کو کبھی محسوس بھی نہیں ہو گی۔ مگر آج جب وہ چلی گئی تو اندازہ ہوا کہ وہ بہت پہلے سے مریض عشق بن چکا ہے۔ وہ تو بس صبر کر رہا تھا۔

"کیا واقعی موت نے خولہ کو پہلے جیت لیا؟"

وہ خود سے سوال کر رہا تھا۔اور ساتھ پڑے سگار کو جلا رہا تھا۔ نہیں۔۔

"وہ اگر مر جاتی تو میں بھی اس سیاہ زمین کے اندر ہوتا۔"وہ اور میں ایک دوسرے سے جڑے ہیں۔"

وہ منہ میں بڑبڑایا۔اور جلا ہوا سگار آیشٹرے میں رکھ دیا۔وہ پیتا نہیں تھا۔

غمِ زندگی تیری راہ میں، شب آرزو تیری چاہ میں،

جو اُجڑ گیا وہ بسا نہیں، جو بچھڑ گیا وہ ملا نہیں۔

اب کہ کمانڈار خضر کے ہاتھ میں ایک بریسلیٹ تھا۔ نظروں کے سامنے ایک تیرہ سال کی لڑکی گھومنے لگی۔جو بھاگتی ہوئی اس کے سینے سے آلگی تھی۔اس کے ہاتھ میں ایک حصہ تھا۔شاید کہ دوسرا اس کے مالک کے پاس ہو۔خضر نے درد سے آنکھیں بند کر کے سر کرسی پر ٹکا دیا۔

www.novelsclubb.com

ہم دونوں ایک دوسرے سے دور ہو کر زیادہ قریب ہو جاتے ہیں۔۔۔آواز میں درد کی ایک داستان رقم تھی۔جدائی اور بیوفائی کا ایک ایک منظر قید تھا۔

☆☆☆☆☆☆

ایک ہفتہ گزر گیا تھا خضر جہان پاکستان آچکا تھا۔۔

"وہ زندہ ہے، میں اسے ڈھونڈھ لوں گا۔"خضر سب کو تسلّی دیتے ہوئے بولا۔

بس نانا خاموش تھے۔اور خضر جہان اس بات کو پہلے ہی نوٹ کر چکا تھا۔

پولیس ہمیشہ کی طرح بیان لینے کے بعد غائب تھی۔

نانا ایک بااثر شخصیات تھے۔بہت لوگ افسوس کے لیے آئے۔وہ پورے پاکستان میں چوبیس گھنٹوں میں اسراء کا پتا لگا سکتے تھے۔مگر وہ خاموش تھے۔

فرشتے سب ٹھیک ہے سالار چھوٹا ہے اسراء کو بیہوش دیکھ کر مرا ہوا سمجھا ہو گا۔اب کل پرسوں تک آپ سب چلے جاو میں اسے ڈھنڈ لوں گا۔۔

وہ یہاں ایک بڑے بیزنیس مین کے بیٹے کے طور پر مشہور تھا۔وہ اصل میں کون ہے یہ یہاں پاکستان تو کیا کسی بھی دوسرے ملک میں کسی کو سہی سے معلوم نہیں تھا۔وہ دنیا کے بہت سے ملکوں میں کم عمر آرکیٹیکٹ ہونے کی وجہ سے مشہور تھا۔

یہاں ایک اوفس ہڈ کائٹر تھا ان کا۔جہاں وہ بیزنیس کے کام دیکھتا تھا بظاہر۔مراد پاشا کی یہ آرٹیکٹکچل فرم دنیا کے بہت سے ملکوں میں تھی۔وہ ایک بہترین اور بہت بڑے ارٹیٹکٹ تھے۔اور خضر انہیں کا بیزنیس ہینڈل کر رہا تھا۔یہ تھی ایک ظاہری پہچان۔۔

وہ لوگ جو بھی کر رہے تھے یہ سب پرائیوٹ تھا۔یعنی گورمنٹ کا اس سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ہاں مگر دوسری خوفیاہ ایجنسیوں نے خضر سے بہت سے کام لیئے۔وہ اتنا قابل تھا کہ ہر کوئی اسے اپنے ساتھ دیکھنا چاہتا تھا۔ایک سال کے لیے اس نے پاکستان ایف آئی اے۔۔Fia

میں بھی کام کیا۔بطور مخفی فرانسیسی ایجینٹ۔۔

☆☆☆☆☆☆

اسلام آباد سے چند میل دور ناران میں موجود ایک پراویٹ کوٹیج کے خوبصورت کمرے میں وہ قدیم شہزادی ادویات کے زیر اثر مدہوش پڑی تھی۔

خولہ کا علاج ہو رہا تھا۔گولی اس کے وجود سے آر پار نہیں ہوئی تھی سالار چھوٹا تھا اسے ایسا ہی لگا تھا۔مگر گولی صرف اسے چھو کر بازو سے گزری تھی۔لیٹ ہونے کی وجہ سے خون زیادہ بہا تھا۔پھر ہسپتال سے جلدی لے آنے کی وجہ سے وہ آہستہ آہستہ ٹھیک ہو رہی تھی۔

وہ شہزادی زندگی کہ ایک نئے پہر میں داخل ہو گئی تھی۔

وہ جانوروں میں آئی تھی۔

ہوس سے بھرے درندوں میں۔

☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

ایک ہفتہ ہو گیا مجھے آئے ہوئے دو ہفتوں سے وہ غائب ہے میں اسے کہیں نہیں ڈھونڈھ پا رہا۔۔کوئی انفارمیشن سہی نہیں ہے۔

خضر نے نانا کو درد سے بتایا۔

ایسا پہلی دفعہ ہوا ہے کہ خضر جہان کسی معمہ کو حل نہیں کر پا رہا۔

خضر تم اب چلے جاوگے۔نانا کی کھڑک آواز پر وہ چونکا۔

اسے یہاں چھوڑ دوں۔ خضر نے زخمی نگاہ نانا پے ڈالی۔

ہم نے پولیس میں رپورٹ کر دی ہے۔ وہ اس کی لاش کو ڈھونڈ لیں گے۔

نانا ایسا تو مت بولیں۔ مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ وہ زندہ ہے۔

خضر تم جا رہے ہو۔

پر نانا۔

خضر یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔

وہ متعجب تھا۔ نانا اسے اس معاملے سے دور رکھ رہے تھے۔

کیوں؟؟

پھر دوسری طرف وہ اپنے کام میں بھی اس وقت بہت مصروف تھا۔

☆☆☆☆☆☆

خولہ آج مکمل ہوش میں آئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

وہ ہلکہ سا اُٹھی۔

کیسی ہو ایزابل۔ وہ پچیس سالہ نوجوان مضبوط قدم اٹھاتا اس تک آیا۔

کون ہو تم۔ اور کیوں لائے ہو مجھے یہاں۔۔ وہ کہاں ہے جس نے مجھے گولی ماری تھی۔

وہ شخص خولہ کے اوپر حاوی ہوتے ہوئے بولا۔۔ قبرستان میں۔۔ اس نے بہت بڑی غلطی کر دی تھی۔ وہ اور قریب ہوتے ہوئے کہنے لگا۔

خولہ جو نجانے کس کرب سے گزر رہی تھی۔ایک جھٹکے سے خود پر جھکے شخص کو پیچھے کرتی اٹھی۔اور درد کی ایک لہر اس کے جسم میں دوڑ گئی۔۔کیونکہ اس کو بازو میں ابھی بھی درد تھا۔

وہ اب ان لوگوں میں آئی تھی جو سفاک درندے تھے۔

ناں میری جان۔خود کو مت تھکاو۔

شٹاپ، بکواس بند کرو، پہلی بات ایزابل میرا نام نہیں ہے۔اور دوسری بات مجھ سے دور رہ کر تمیز سے بات کرو۔

وہ لڑکا مسکرایا۔۔بس ایک بار تم مکمل ٹھیک ہو جاو ایزابل، پھر ہم بات کریں گے۔ویسے میرا نام اذلان خیدر شاہ ہے۔اور میں پاکستان کے بڑے انڈر ورلڈ مافیا میں سے ایک سلطان خیدر شاہ کا بیٹا ہوں۔

میں تمہیں سچ اس لیے بتا رہا ہوں تاکہ تم جان جاؤ کہ تم یہاں سے کہیں نہیں جا سکتی۔۔تم میری ہو۔۔بہت صبر کیا میں نے تمہیں پانے کے لیے۔ورنا اذلان کسی لڑکی کو خاصل کرنے کے لیے اتنا انتظار نہیں کرتا۔

خولہ نے آنکھیں بند کیں اور گہرا سانس لیا۔

وہ یہاں خود آئی ہے،اور یہ بیوقوف سمجھ رہا ہے کہ اس نے خولہ کو اغوا کیا ہے۔ہو نہی یہ کتنے بے وقوف لوگ ہیں۔وہ زیرے لب مسکرای۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

"نانا آپ نے بلایا۔

اس شام اسراء کو نانا نے بلایا تھا کھانے کے بعد

اسراء کیا مر تھا نامی کسی لڑکی سے ملی تھی تم۔

جی جس رات آپ گئے تھے اس رات۔جب میں فرشتے کی طرف جا رہی تھی تو راستہ میں۔

تم جانتی ہو اس رات سے تمہارے پیچھے کوئی ہے۔

میرے پیچھے۔اسراء نے حیرت سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

ہاں۔

نانا خضر نے یہ سب کہا ہے۔۔خولہ کو لگا نانا سلیمان والے واقعہ کی بات کر رہے ہیں۔

نہیں۔وہ کچھ نہیں جانتا۔اور میں چاہتا ہوں وہ کچھ نا جانے۔

نانا کی اس بات پر تجسّس سے اس کی آنکھیں پھیل گئی۔۔

یہ خبر الشرفاء نے دی ہے اسراء۔

الشرفاء یعنی کے نانا کے کی مدد کرنے والے ایسے لوگ جن کا کوئی وجود بظاہر ہے ہی نہیں۔ دنیا کی کوئی ٹکنالوجی انہیں نہیں کھوج سکتی۔ انہی آج تک کوئی نہیں جانتا۔

نانا کے مطابق وہ صرف چار بار ان سے بالمواجہ ملے۔

لیکن شاید پاشا بابا سب سے زیادہ ان سے ملے۔

ان کے آدمی جو گلی کے فقیر تھے۔ وہ تمام معلومات کیف تک پہنچایا کرتے اور وہ آگے۔

اور اب تمہیں اہم فریضہ دیا جاتا ہے خولہ جلال۔ یہ بہت سی جانوں کا سوال ہے۔ تم خود ان کو موقع دو گی۔

آگے کیا کرنا ہے وہ تمہیں کتاب میں مل جائے گا۔ تمہارے پاس دو ہی راستے ہیں تمہیں خضر کو اس سب سے دور رکھنا ہے۔ اس لیے خود بھی اس سے دور رہو۔ وہ تمہارے لیے جنونی ہے، دشمن تمہیں اس کی کمزوری کے طور پر استعمال کریں گے جو میں نہیں چاہتا۔۔

اب فیصلہ تمہارا ہے۔۔" نانا خضر کو جانتے تھے۔ خضر جیسا صابر کوئی نہیں۔۔ وہ جذبات کو کنٹرول کرنا جانتا تھا۔ پھر بھی نجانے کیوں اس بار وہ اس سب سے اسے دور

رکھنا چاہتے تھے۔شاید اس لیے بھی کہ وہ خود پہلے ہی ایک ضروری کام پر تھا۔اور پہلے بھی وہ خولہ کی وجہ سے کافی نقصان اٹھا چکا تھا۔

خولہ نے آنکھیں کھولیں اور درد سے مسکرای وہ پہلے ہی خضر کی زندگی میں کہاں تھی۔

اب اس پاگل اذلان کو کیسے سنبھلے گی۔

☆☆☆☆☆☆☆

خضر جہان کو نانا نے زبردستی بھیج دیا۔

نانا سے غلطی ہوئی تھی وہ یہ کہ جن سے وہ ان دونوں کو بچا رہے تھے وہ ان کو پہلے ہی حاصل کر چکے تھے۔

اسی لیے ان نے خضر کو بہت جلدی بھیج دیا۔انسان کو غداری ہراتی ہے۔

اور جو خط الشرفاء نے بیجھا وہ بدل دیا گیا۔جو پیغام نانا کو ملا وہ سلطان ہیدر شاہ نے بھیجا تھا۔جو انتقام لینے کو تڑپ رہا تھا۔

اس رات جب خضر جہان گھر لوٹا تو اس کا دماغ کسی مشین کی طرح کام کرنے لگا۔

کچھ غلط ہے بُراق۔کچھ مسنگ ہے یہ ایک کھیل ہے۔

طاہر کو فون ملاؤ۔

اسلام علیکم خضر کیسے ہو۔طاہر کی خضر کے مقابل مدھم آواز گونجی۔

طاہر کیا تم کچھ نہیں جانتے۔

کیا۔۔

یہی کہ اسراء۔ وہ یہ لفظ کیسے ادا کرتا۔

اسراء کیا۔ طاہر مصروف سے انداز میں بولا۔

اسراء مر گئی ہے۔

تم پاگل ہو خضر جہان اسراء فریضے پر ہے۔۔

دیکھا براق وہ نہیں مری۔ میں نے تم سے کہا تھا۔ خضر سامنے کھڑے براق سے گویا ہوا۔

مگر کچھ تھا جو طاہر کو کھٹکا تھا۔ خضر نانا بابا نے نہیں بتایا تمہیں۔

نہیں۔۔ وہ چاہتے تھے کہ میں چلا جاؤں۔

www.novelsclubb.com

لیکن میں نہیں گیا۔

میں اپنے گھر آ گیا ہوں۔۔ وہ کچھ کرنے اسی لیے نہیں دے رہے تھے۔ کوئی خبر نہیں مل رہی تھی مجھے۔

وہ مجھے بس نکالنا چاہتے تھے۔

اوران نے بتایا بھی نہیں کہ خولہ فریضے پر ہے۔

وہ مجھے یقین دلا رہے تھے کہ وہ مر گئی ہے۔

وہ ایسا کیوں کر رہے تھے طاہر۔

کچھ غلط ہو گا خضر۔

جلدی ڈھونڈو کے اسراء کہاں ہے۔

میں کیف سے بات کرتا ہوں۔

اب خضر بھی پریشان تھا۔

بُراق جلدی سے ہوریا سے اس لڑکی کا پتا کرو جس کے بارے میں وہ کچھ جانتی ہے۔سلطان کے پاس آئی نئی لڑکی۔ جلدی پتا کرو۔

میں اسے ڈھونڈھ لوں گا۔۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆

قصرازیز آج اداس تھا۔سب پھول جیسے مرجھا چکے تھے۔اور چھت پر گرتے پانی کی ٹپ ٹپ۔۔یوں معلوم ہوتی جیسے یہ گھر رو رہا ہو۔۔

اس پر سیاہ زُلفوں کی چادر چڑھائی ہو۔

تو باباازیز تم نے اتنی بڑی خماقت کیسے کی۔

سلطان اپنی اس ظاہری کامیابی پر اترا رہا تھا۔

یہ جانے بغیر کہ باباازیز نے اپنی ساری زندگی بہت سے غداروں کو جھیلا ہے۔ان کو جوں ہی پتا چلا تھا ان نے اپنا پلین چینج کر دیا تھا۔

کسی بھی فریضہ پر جانے سے پہلے اپ کو پلین اے اور پلین بی دیا جاتا ہے۔

مگر باباازیز جانتے تھے۔پلین اے کے بگڑتے ہی اسراء دو سو پلین بنا سکتی ہے۔وہ محلتف تھی بہت الگ۔اسے ہر مسئلہ سلجھانا آتا تھا۔ایک دم نا سہی مگر پھر بھی وہ خولہ تھی۔زینب ازیز کی بیٹی خولہ۔

ایک چال تم چلتے ہو،اور ایک چال میر االلہ،اور بے شک اللہ کا فیصلہ تم پے بھاری ہو گا۔وہ مسکرا رہے تھے۔ان کا چہرہ پر نور تھا۔اور آنکھوں میں ایک سکون۔

اس وقت پورے گھر میں نہتے باباازیز تھے اور دوسری طرف سلطان کی فوج تھی۔

تم مجھے بتاؤ گے ازیز کہ وہ کون ہیں جو تمہاری مدد کرتے ہیں۔تم لوگ کر کیا رہے ہو۔تم سب مشکوک ہو۔

باباازیز نے طنزیہ مسکراہٹ دی۔میں سو مرتبہ مر جاؤں گا مگر راز نہیں بتاؤں گا۔اور دیکھو میری مدد صرف اللہ کرتا ہے۔

ازیز تم بتاؤ یا نا بتاؤ، پتا تو ہم چلا لیں گے۔

چلو اسے گاڑی میں ڈالو۔

خولہ کو عزلان اسلام آباد لے آیا تھا۔

وہ مکمل ٹھیک تو نہیں ہوئی تھی مگر بہت خد تک ٹھیک تھی۔

عزلان کی ملاقات خولہ سے اتفاق سے ہوئی۔ایسے اسے لگتا تھا۔۔یہ سب سلطان کی چال تھی۔یہ وہ نہیں جانتا تھا۔وہ تو شاید کچھ بھی نہیں جانتا تھا۔

اسراء کو اس کے کمرے میں کچھ ملا تھا۔

پھر دروازہ کُھلتے ہی وہ صوفے پے بیٹھ گئی۔

جب وہ کمرے میں داخل ہوا۔

واہ ازابیل تم تو اتنی جلدی ٹھیک ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

میرا دوپٹہ۔

کیا۔۔۔وہ زور سے ہنسا۔

مسٹر ازلان میرا دوپٹہ۔خولہ نے درشتی سے بولا۔

ازلان نے اسے دونوں بازوں سے پکڑ کر دیوار سے لگایا۔

خولہ کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔

مجھے چھوڑو۔۔وہ سپاٹ انداز میں بولی۔۔

تم اپنی خوبصورتی کو مجھ سے نہیں چھپا سکتی کم از کم۔۔وہ خمار آلود آواز سے اس کے کان میں زہر پھونک رہا تھا۔

خولہ نے ایک جھمکے دار تھپڑ اس کے گال پر رسید کیا۔۔

وہ پچیس سالہ نوجوان ایک لمحہ کو ہل گیا۔

وہ قابل ترس انسان تھا۔ مگر اس وقت خولہ کو اس پر شدید غصہ آ رہا تھا۔

خولہ آگے بھڑ رہی تھی جب اذلان نے اس کو بالوں سے پکڑ کر بیڈ پے پھینکا۔

اسسسس۔درد سے وہ ہلکہ سا کراہی۔۔

ابھی تک تم ایک عاشق کے ساتھ ہو۔۔

www.novelsclubb.com

خولہ سیدھی ہوئی۔

اگر تم اذلان خیدر شاہ کے قریب ہوئی تو تمہاری روح بکھر جائے گی۔۔تمہارا جسم دہائیاں دے گا۔مر تھا تو یاد ہوگی نا تمہیں ایزابل۔

خولہ کھڑی ہو گئی۔اور اس کی آنکھوں میں دیکھ کر نڈر انداز میں بولی۔

کیوں تم خدائی کا دعویٰ کرنے والے فرعون ہو۔

تم۔۔ تم میری روح۔۔ روح کو جانتے بھی ہو تم۔

اذلان خیدر شاہ روح پاک ہے عظیم تمہاری رسائی نہیں ہے وہاں تک۔

روح کے بارے میں صرف اللہ جانتا ہے۔ ہم تو بس اس کا خیال رکھتے ہیں۔

اذلان خیدر شاہ کو اس کی آنکھیں اپنے حصار میں لے رہی تھیں۔

آج تک کوئی لڑکی اذلان ہیدر شاہ کے آگے نہیں بولی اور یہ۔۔ کون تھی یہ لڑکی۔ وہ وہاں سے چلا گیا۔ وہ وہاں نہیں رُک سکتا تھا کچھ تھا جو اسے روک دیتا تھا۔ کوئی دیوار ،کوئی ان دیکھی آڑ۔۔

جب وہ اسے لایا تھا، تو کئیں بار خولہ کے خوبصورت وجود نے اسے سخت گستاخی کرنے پر اکسایا۔ لیکن وہ بے بس ہو جاتا۔

www.novelsclubb.com

وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ لڑکی اللہ کی حفاظت میں ہے۔

اس کے جانے کے بعد خولہ نے یاسیت سے اپنے ہاتھ میں پکڑی چیز کو دیکھا۔ آنکھوں میں سے کچھ گرم گرم نکل رہا تھا۔ وہ آنسوں تھے۔

ماضی کی ایک دردناک یاد ان آنسوں کی وجہ تھی۔

پھر اس نے بے دردی سے آنسوں صاف کیئے اور پھر سے اس کمرے میں کچھ تلاش کرنے لگی۔

وہ نیچے اترا تو سلطان خیدر نے اسے پکارا۔

جی بابا۔۔وہ سست رفتاری سے زینے اترتا آیا۔

جب سے وہ لڑکی آئی تھی اذلان کو کچھ عجیب محسوس ہونے لگا تھا۔

اس لڑکی کو لے کر آو۔وہ گرجتی آواز میں بولے۔

کیوں بابا۔

میں ازیز کو لایا ہوں۔اپنی نواسی کو دیکھ کر سب اگل دے گا۔

بابا وہ ٹھیک نہیں ہے۔نجانے کیوں وہ خولہ کو اس درد سے بچا رہا تھا۔۔

جاو مجھے پروا نہیں۔وہ درشتی سے بولے۔

www.novelsclubb.com

وہ کمرے میں آیا تو وہ کمرے کی ہر الماری کھول کے بیٹھی تھی۔۔

یہ کیا کر رہی ہو۔

دیکھ رہی تھی شاید تمہارے گھر کی کسی عورت کا دوپٹہ مل جاتا۔۔مگر حقیقت میں وہ کچھ اور ڈھونڈ رہی تھی۔

چلو یہاں کچھ نہیں ہے۔اذلان اسے دیکھے بغیر بولا۔

ہاں ! یہاں کچھ نہیں ہے، پتھر ہیں صرف پتھر۔۔

اذلان اس کو نیچے لے آیا۔۔

نانا۔۔خولہ نے بے یقینی سے دیکھااور پھر وہ دوڑتی ہوئی آئی۔

نانا آپ یہاں۔۔خولہ کو چند سیکنڈز لگے تھے سب سمجھنے میں۔

نانا نے درد سے اس کے کُھلے بالوں کو ہاتھ میں لیا۔اور آسمان کی طرف دیکھ کر کہا،اللہ یہ میرا قصور ہے۔

نہیں بابا ازیز آپ نے کچھ نہیں کیا۔وہ تڑپ کر بولی تھی۔اور نانا کے بوڑھے ہاتھوں کو چوما۔

خولہ انسان کو نہ تو اس کے کندھوں پر پڑی زمیداریاں مارتی ہیں،نہ ہی دشمن،نہ ہی درد۔خولہ انسان کو اس کے دوست اور جن سے وہ محبت کرتا ہے ان کے پیٹھ پر کیے گئے وار مارتے ہیں۔

بچے مجھے اس تکلیف کے لیے معاف کر دو۔

استغفر اللہ نانا بابا۔کیسی باتیں کر رہے ہیں۔

چلو شاباش۔وہ اسے نانا سے دور کرتے ہوئے درشتی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

کیا کر رہے ہیں۔ میرے نانا کو کچھ مت کریں۔

از یز یا تو تم ہمیں یہ بتاؤ گے کہ وہ کون ہیں۔ یا سوچ لو کہ تمہارے مرنے کہ بعد اس لڑکی کے ساتھ کیا ہو گا۔

نانا نے ایک پر سکون مسکراہٹ دی۔

خولہ کی حفاظت نا پہلے میں کر رہا تھا نہ اب۔ وہ شروع سے الواحد کی حفاظت میں ہے۔ اور اس سے بھڑ کر وہ اور کہاں محفوظ ہو گی۔

وہ اس آسی سالہ بوڑھے کو قتل کرنے جا رہے تھے۔ نانا چراغ تھے اور اندھیروں نے چراغ بجھوانے کا حکم دیا تھا۔۔

اُشھد اَنّ لا الہ الا اللہ و اُشھد اَنّ محمداً رسول اللہ۔۔

نہیں، نہیں۔۔۔۔۔نہ۔۔ نہی۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ناناااا وہ زور سے چلائی۔

خولہ کے دل کو کسی نے اپنی مٹھی میں بینچ لیا تھا۔ وقت اور ہوا ساکن ہو گئی۔ منظر دھندلانے لگا۔ وہ یہ سب پہلے دیکھ چکی تھی کسی اور طرح سے۔

دماغ میں ایک غیر متحرک سی سنسناہٹ اُبھری۔

کبھی مت ہارنا، انسان اپنی لکھی ہوئی موت سے مرتا ہے، لیکن مجرم وہی ہوتا ہے جو قتل کرتا ہے۔ کیونکہ اس کا ایمان اس بات پے ہوتا ہے کہ میں نے اس شخص کو مار دیا

www.novelsclubb.com

یعنی وہ یہ سوچتا ہے کہ میں نے موت دی۔۔اور یہاں وہ اللہ سے شرک کرتا ہے۔خولہ کبھی مت ڈرنا موت تو کیا ہر شہ مکتوب ہے۔کبھی راز مت کھولنا۔۔۔نانا اور وہ ایک باغ میں تھے۔خوبصورت جگہ۔نانا چلے گئے۔

ایک،دو،تین۔۔تین گولیاں چلیں اور نانا کو شہید کر دیا۔گولیوں کی بے رحم آواز نے خولہ کا فسوں توڑ دیا۔

پھٹی پھٹی آنکھوں سے وہ سامنے پڑے لاشہ کو دیکھ رہی تھی۔

خولہ کے چہرے پر نانا کا خون تھا۔۔

چلو آکر اس کو مٹاو۔۔اور تم اذلان اس کو کمرے میں لے جاو۔اور جو چاہو اس کے ساتھ کرو۔مگر یاد رہے اسے کچھ نا ہو۔۔کیونکہ ابھی کسی اور کو بھی آنا ہے اس کے پیچھے یہاں۔ویسے بھی یہ کسی کی امامت ہے۔

سلطان ہیدر شاہ اپنی سفاکیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کمرے میں جا رہا تھا جبھی جب خولہ جلال کی آواز پر پلٹا۔

www.novelsclubb.com

میں قسم کھاتی ہوں۔قسم کھاتی ہوں۔میں آپ کو آپ کے ہی خون میں ڈبو کر ماروں گی۔موت آپ کے انجام سے پہلے خرام ہے مجھ پر۔وہ اس قدر تنند و تیز لہجہ میں غرائی تھی کہ سلطان نے ایک کاٹ دار نظر سے خاموش کھڑے اپنے بیٹے کو دیکھا۔

سب جا چکے تھے مگر اذلان وہاں اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔

نانا بابا اٹھ جائیں میرے بابا بھی نہیں ہیں۔ بھائی بھی نہیں ہے یہاں۔ نانا میرا تو کوئی نہیں رہا۔ نانا میں پھر یتیم ہو گئی۔ آخر کتنی بار یہ یتیمی سہوں گی۔ نانا بابا خولہ آپ سے بہت پیار کرتی ہے اُٹھ جائیں۔ پلیز بابا مجھے مت چھوڑیں۔ وہ پیار سے ان کا پور نور اور مسکراتا چہرہ دیکھ رہی تھی۔ نانا کی سفید دھاڑی خون سے بھری تھی۔ آج بابا ازیز کا خون ان کے راز کی حفاظت کرنے کی گواہی دے رہا تھا۔

پھر اس نے اذلان کو کچھ کہتے سنا۔

چلو بس۔ بس بہت ہو گیا۔ ت۔۔ تت۔ تم میرا دماغ خراب کر رہی ہو۔۔

آج اس نے پھر اپنا سبق دہرایا۔ اپنی جان دے دو مگر راز کو زبان پے بھی نا آنے دو۔

وہ اس کو کھینچتا ہوا اوپر کمرے میں لے آیا۔

مجھے جانے دو۔ اپنے نانا کے پاس۔ وہ غصے اور درد کے ملے جُلے انداز میں بولی۔

مجھے جانے دو اذلان۔۔ مجھے جانے دو۔۔

خاموش ہو جاؤ۔ خولہ

میرا سر دارد کر رہا ہے۔۔ خاموش ہو جاؤ۔ اذلان چلایا تھا۔ اسے کے دماغ میں عجیب سی ہلچل تھی۔ نانا کی مسکراتی صورت اس کے ذہن پر بار بار آتی۔

میرا تو پورا وجود درد میں ہے۔ خولہ اتنی تکلیف سے بولی کہ اذلان اس کو دیکھنے پر مجبور ہو گیا۔۔

وہ اسے نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔ وہ اتنی خوبصورت لگ رہی تھی روتے ہوئے بھی کہ وہ خود پے قابو نہیں رکھ پا رہا تھا۔

وہ ایک جھٹکے سے اٹھا۔اور خولہ کو پکڑ کر بیڈ پر بیٹھایا۔

مجھ سے نکاح کر لو۔۔ میں وعدہ کرتا ہون میں تمہیں دنیا کی ہر خوشی دوں گا اور ہم یہان سے چلے جائیں گے۔ ورنہ بابا تمہیں بیچ دیں گے۔ وہ جنونیت کی انتہا پر تھا۔

اور یہی وہ موقع تھا جس کے لیے وہ یہاں آئی تھی۔

چھوڑو مجھے بے مروت انسان، اتنی ہوس ،تم باپ بیٹا کس مٹی سے بنے ہو۔۔

میں تم سے نکاح۔۔ چچ۔۔ چچ۔ خولہ نے بے چینی سے پہلو بدلہ۔

تمہارے پاس دو راستے ہیں یا نکاح کر کے مجھے خود کے قریب آنے دو۔ یا میں۔اس نے جملہ اُدھورا چھوڑ دیا۔۔ میں نے کبھی کسی عورت کو نکاخ کے لیے نہیں کہا خولہ۔ میں کسی کی مرضی نہیں پوچھتا۔۔ پلیز۔

دیکھو مجھے مت اکسائو۔۔ وہ جیسے التجا کر رہا ہو۔اذلان کی آنکھوں میں نمی صاف دیکھائی دیتی تھی۔اسے تکلیف ہو رہی تھی۔دل کے مقام پر عجیب درد اٹھ رہا تھا۔دونوں

www.novelsclubb.com

کانوں میں سرگوشیوں کی آوازیں گونجنے لگیں تھیں۔ایک طرف سے اسے منع کیا جا رہا تھااور ایک طرف اسے اکسایا جارہا تھا۔

خولہ طنزیہ مسکرای۔تم یہ کر سکتے ہو تو کر کے دیکھ لو میں تمہیں جنون کی خد پے جا کر توڑوں گی۔

اذلان اس کے قریب ہوتے ہوئے بولا۔۔

ہاں یاناں۔

تم کچھ نہیں کر سکتے میرے ساتھ۔

خولہ انہیں وہاں محسوس کر رہی تھی۔وہی دو طاقتیں۔وہ جانتی تھی اس وقت اذلان مظلوم تھا۔وہ سحر میں تھا جو ہر نشے سے بدتر ہے۔۔

اس نے آنکھیں میچ لیں اور دل میں کلام پاک دہرایا۔پھر اذلان جھٹکے سے پیچھے ہوا۔

میں خضر جہان کی بیوی ہوں۔جانتے تو ہو گے نا۔اور یہاں وہ جنونیت کی حد پے ٹوٹا تھا۔وہ بے باک انسان تھا مگر بے غیرت نہیں تھا۔کسی کی بیوی کو نہیں چھو سکتا تھا۔۔وہ بھی اپنے محسن کی۔خضر نے اس کی جان بچائی تھی۔یا یہ کہو کہ خضر کی وجہ سے وہ زندہ تھا۔وہ خضر کو نہیں بھول سکتا تھا۔۔وہ اس کے غضب کو بھی جانتا تھا۔

www.novelsclubb.com

تمہارے باپ نے تمہیں کچھ نہیں بتایا۔ وہ اتنے سالوں سے تمہیں ایک وحشی درندہ بناتا رہا۔ جو شراب، عورت، پیسے کی ہوس کا شکار ہے۔ خولہ اتنی درشتی سے بول رہی تھی کہ اذلان کانوپر ہاتھ رکھ کر زمین پر بیٹھتا گیا۔

اس نے تمہیں ایک سائیکو بنا دیا۔۔ اپنے مقصد کے لیے۔ عزت اور محبت کیا ہوتی ہے تمہیں کبھی سمجھنے ہی نہیں دیا۔ تمہیں ماں، بہن کی محبت سے دور رکھا۔ عورت کے خلاف کر دیا۔ کیونکہ وہ تمہیں بھی پتھر دل بنانا چاہتا تھا اپنی طرح۔

تم نے بہت برے کام کئے لیکن نانا تمہیں بچپن سے جانتے تھے۔ وہ تمہیں یوں برباد ہوتا نہیں دیکھنا چاہتے تھے۔ اب کہ اس کی آواز دھیمی پڑ گئی۔

نانا اور تمہارے دادا دوست تھے اور تم اپنے دادا کے ساتھ گولف کلب جاتے تھے ۔ وہاں جب وہ لوگ کھیل رہے ہوتے تھے تو تم قرآن پڑھتے تھے۔ تمہیں یاد ہے۔ نانا سے سوال کرتے تھے۔۔ تمہیں یاد ہے اذلان۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اسے یاد دلا رہی تھی۔

پھر تمہاری می تمہاری بہن کے دُکھ میں مر گئیں یا ماردی گئیں۔۔ جسے تمہارے بابا نے بیچا تھا۔

بس کرو خولہ۔۔بس کرو تمہیں اللہ کا واسطہ بس کردو مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے۔میں اللہ سے کیسے دور ہو گیا۔وہ تو میرے بیسٹ فرینڈ تھے۔

ویسے ہی اذلان ہیدر، جیسے میں اور بہت سے اور لوگ ہو گئے تھے۔وہ اسے دیکھتے بولی۔اور ایک سکھ کا سانس لیا۔وہاں ایک ان دیکھی جنگ چل رہی تھی۔

بہت بڑی جنگ، آدم اور شیطان کی جنگ، نفس عمارہ اور لواما کی جنگ۔کارین کی جنگ۔

مگر خولہ وہ منظر دیکھ سکتی تھی۔وہ محسوس کر سکتی تھی۔

باقی لڑکیاں بابا میری زندگی میں لاتے تھے۔۔پر تم۔۔تم تو مجھے اچھی لگی تھی۔

خولہ طنزیہ مسکراہٹ لے کر بولی۔کن خیالوں میں ہو۔ابھی تک نہیں سمجھے یہ سب تمہارے باپ کے کھیل ہیں۔اس نے اپنا نفس شیطان کو بیچا ہے۔

اور اذلان سجدہ میں جا کر دبی دبی آواز میں رو رہا تھا۔

خولہ وہ منظر دیکھ کر بولی۔اللہ کا انصاف بہترین ہے۔تمہاری ماں ایک نیک عورت تھی۔وہ سجدہ سے اٹھا۔۔اور خولہ کے پاس آکر بولا۔

مجھے معاف کر دو۔۔میری زندگی میں کبھی ایسی لڑکی آئی نہیں جس سے میں محبت کروں۔

مگر تم خولہ تم نے مجھے بتایا کہ میں کون ہوں۔۔

میں تو غفلت میں تھا۔ کبھی کوئی اور لڑکی میرے آگے بولی ہی نہیں۔ایک دفعہ ہوئی تھی محبت ایسا دھوکہ ملا کہ عورت ذات سے اعتبار ہی اٹھ گیا۔۔

لیکن اب یقین ہو گیا۔وہ بھی میرے باپ کا ایک تحفہ تھا میرے لیے۔خولہ میں کیا کروں گا۔وہ خولہ کے قدموں میں گرتا چلا گیا۔وہ یوں رو رہا تھا جسے دو سال کا بچہ بلک بلک کر روتا ہے۔میں اپنے اللہ کا سامنا کیسے کروں گا خولہ۔

میرے باپ نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا۔یا میرے اللہ میں کیا کروں۔۔

ایک بات یاد رکھنا میری۔اللہ تعالی بہت رحیم ہے۔وہ حقوق اللہ معاف فرما دے گا۔مگر حقوق العباد۔کم از کم ان لوگوں سے معافی مانگو جن کے مجرم ہو۔

اذلان ایک عورت کو مرد صرف تب چھو سکتا ہے،جب وہ چاہتی ہو۔اگر عورت نہ چاہے تو کوئی اسے ہاتھ نہیں لگا سکتا۔وہ سب عورتیں جو تمہاری زندگی میں آتیں ہیں وہ مجبور تو ہوتی ہیں مگر اپنی مرضی سے آتی ہیں۔

میں تم پر اپنے نانا کا اور اپنا خق معاف کرتی ہوں۔

تم چلی جاو ورنہ میرا باپ تمہیں بھی مروا دے گا۔وہ درد سے بولا۔

خولہ مسکرای۔۔میں ویسے بھی جارہی ہوں۔تمہیں لگتا ہے میں تمہارے بابا سے انتقام لوں گئی۔۔ہاں مگر ابھی نہیں۔۔

تم یہ سب میرے پے چھوڑ رہی ہو۔وہ تکلیف سے بولا۔

ہر گز نہیں۔ایک قلم اور کاغذ لا کر دہ۔وہ لکھتی گئی۔اور پھر لکھ کر اسے دے دیا۔

جوں ہی نانا کے غائب ہونے کی اطلاع ملے گی کماندار خضر کو تو وہ یہاں ضرور آئیں گے۔۔۔کیونکہ تمہارے بابا ان کا ہی انتظار کر رہے ہیں۔

ٹھیک ہے۔۔مگر وہ مجھے جان سے مار دے گا خولہ۔

نہیں مارے گا۔اور اگر ایک دو تھپڑ لگا دے تو یہ اس کا حق ہے تم نے اس کی بیوی کو ہاتھ لگایا ہے۔

تم خود اپنے باپ کو حوالے کرو گے آخر اس نے سب سے زیادہ ظلم تم پے کیا ہے۔اور نانا کی جزدِ خاکی بھی۔

www.novelsclubb.com

سوری تمہارا دوپٹہ میں وہیں چھوڑ آیا ہوں۔وہ کہ اب دروازے کی طرف بھڑ رہے تھے۔

کوئی بات نہیں اب نہیں چاہیئے۔کیا تم مجھے اپنے کپڑے دے سکتے ہو۔۔خولہ نے سپاٹ لہجہ میں پوچھا۔

ہاں آؤ میرے ساتھ۔۔اذلان اسے اپنے کمرے میں لے آیا۔

تم یہاں سے جو چاہے لے سکتی ہو۔

ٹھیک ہے۔

خولہ جب باہر آئی تو وہ اس کو پہچان نہیں سکا۔

اس نے بلیک جینز کے اوپر بلیک جیکٹ پہن رکھی تھی۔ بالوں کو اندر کر کے۔ بلیک پی کیپ اور ساتھ میں ماسک۔ ہاتھوں میں دستانے۔

مجھے گن، لائٹر کچھ کیش اور ایک رسی چاہیے۔ وہ باہر آتے ہی بولی۔

ٹھیک ہے۔اذلان خیدر شاہ نے اسے گن دی۔اور باقی چیزیں بھی۔

اب میں چلتی ہوں۔اور اذلان نے اسے پچھلے گیٹ سے باہر نکالا۔۔

وہ اس محل نما گھر سے باہر نکل گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ سڑک پر چل رہی تھی۔ آسمان اپنی سیاہ زُلفوں سے اندھیری ڈالے ہوئے تھا۔۔اور ہوا جسم کو جما دینے والی تھی۔

وہاں وحشت تھی۔ کسی کے ہونے کا احساس پھر سے اس نے محسوس کیا۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

"کہو، میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے رب کی"

مِن شَرِّ مَا خَلَقَ

"ہر اُس چیز کے شر سے جو اُس نے پیدا کی ہے"

وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۔۔

"اور رات کی تاریکی کے شر سے جب کہ وہ چھا جائے"

وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ

"اور گرہوں میں پھونکنے والوں (یا والیوں) کے شر سے۔

وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ

"اور حاسد کے شر سے جب کہ وہ حسد کرے"

وہ زیرِ لب سورہ فلق دہرا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

آنکھوں کے آگے بار بار نانا کا چہرہ آتا۔

ایک انسان جب کسی ایسے کو کھو دیتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہو تو وہ خود بھی اس شخص کی یادوں کے ساتھ ضم ہونے لگتا ہے۔

خولہ جلال بچپن سے ہی لوگوں کو کھونے سے ڈرتی تھی۔اور انسان جس بھی چیز سے ڈرتا ہے اللہ کے سوا تو وہ اس کی زندگی میں لازمی ہوتا ہے۔

اس لیے کے انسان یہ بات سمجھ جائے کہ ہو گا وہی جو لکھا ہے۔اس کے غمگین ہونے سے کچھ فرق نہیں پڑے گا۔

خولہ نے یہ سیکھ لیا تھا۔وقت لگا تھا مگر آدم نے اس کی بہت مدد کی،اسے بہت کچھ سکھایا۔فرشتے،نانا،طاہر،خضر،ہالے اور ایمان یہ سب لوگ وہ تھے جو اس کو انعام لگتے تھے اللہ کا۔اتنے دھوکے باز لوگوں کے بعد خولہ کو ان سب سے بے انتہا لگاؤ تھا۔

ایک بچہ جب اپنے ماں باپ کی گود کی گرمائش نا لے سکے،ان کی شفقت اور محبت سے دور رہے ان کی ٹھنڈی چھاؤں حاصل نا کر سکے تو پھر وہ ساری زندگی ماں اور باپ کی محبت کی اس کمی کو باہر کے لوگوں میں تلاش کر کے پورا کرتا ہے۔وہ ایسے بچے ہوتے ہیں جو صرف محبت چاہتے ہیں بے لوث محبت۔کیونکہ ایک پیاسا انسان شدید پیاس میں نمکین پانی پی لے گا مگر میٹھے پانی کی پیاس ساری زندگی اس کو بھٹکاتی رہی گی۔

www.novelsclubb.com

ایسے ہی خولہ کو محبت چاہیے تھی۔اسے ملی تھی مگر وہ محبت ماں باپ کی محبت جیسی نہیں تھی۔پھر ساری زندگی وہ اس محبت دوسرے لوگوں میں تلاش کرتی رہی۔اسی محبت کی بھوک نے اسے عردل،سیم،الیشا جیسے لوگوں سے ملایا۔اس کو لگا کہ وہ سب اس

سے محبت کرتے ہیں۔ مگر پھر اس کی زندگی میں اللہ نے بہت سے محبت کرنے والے بھیجے۔

☆☆☆☆☆☆☆

وہ چند گلیاں پار کرتی مین روڈ پر آئی پھر ایک ٹیکسی رکوائی۔اس میں سوار ہوئی اور پندرہ منٹ بعد پھر سے ایک پوش علاقے میں داخل ہوئی۔وہ چلتی ہوئی ایک گھر کے آگے رُکی۔اور بیل بجائی۔

جی کون گارڈ باہر نکلتے ہوئے بولا۔

فیروزہ گھر ہیں۔وہ آرام سے پوچھتے ہوئے بولی۔

جی گھر ہیں آپ کون۔۔وہ پوچھ رہا تھا جب خولہ نے ایک ہاتھ سے ہزار کا نوٹ لہرایا۔

اپنہ منہ بند رکھنا۔

اس کو دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ ایک لڑکی ہے۔

وہ بات بھی مردانہ آواز میں کر رہی تھی۔

خولہ اندر آئی تو ملازمہ نے اس کو دیکھتے ہی کہا،

روحان بابا اپنے کمرے میں ہے۔۔وہ اسے روحان کا دوست سمجھی تھی۔

یہ اوپر پہلا کمرا اس کا ہے نا۔۔خولہ نے ہوا میں تیر چلایا۔

نہیں صاحب دوسرا والا۔

ہاں ہاں میں بس بھول گیا تھا۔

وہ ایسے بولی جیسے روز آتی ہو۔ پھر وہ کمرے میں داخل ہوئی۔۔

دروازہ لوکڈ تھا۔ خولہ نے اسے ایک پن سے کھولا جو اس نے ملازمہ سے ٹکرتے ہوئے اس کے بالوں سے لی تھی۔ وہ کوئی انیس بیس سالہ لڑکا تھا۔

ہائے روحان۔۔ وہ اندر آتے ہی بولی۔

روحان جو ڈر گز لینے میں مصروف تھا۔ فوراً ہڑبڑا کر اٹھا۔

کو۔۔ ک۔۔ ککوں۔۔ کون ہو تم۔۔

تمہارا دوست۔

وہ قریب آتے ہوئے بولی۔ تمہارے باپ سے حساب لینا ہے اور تم ہی میری مدد کرو گے۔ اس سے پہلے وہ کسی کو پکارتا۔۔ خولہ نے ایک زوردار چانٹا اس کے گال پر مارا اور گردن کی خصوصی رگ دبائی وہ لڑکا بے خوش ہو گیا۔ پھر اس کو جیکٹ اور گلاسیس پہنائی ٹیبل پر پڑی گاڑی کی چابی اٹھائی پھر اس کا بازو اپنے کھندے پر ڈال کر کمرے سے نکلی۔

باہر پہنچ کر گارڈ کو اشارہ کیا دروازہ کھولنے کا۔ اور گاڑی لے کر باہر آ گئی۔

www.novelsclubb.com

میں تو فیروزہ سے کام لینے آئی تھی۔

مگر اب میں جنید عباسی کو بتاؤں گی کے غداری کیسے کرتے ہیں۔وہ بڑبڑائی۔

☆☆☆☆☆☆☆

سٹیڈی میں نیم اندھیرا تھا۔پردے ہٹے ہوئے تھے۔

اونچی اونچی دیواروں والی سٹیڈی کتابوں سے بھری تھی۔

ایک دیور پر جدید ٹیکنالوجیکل آلات تھے۔اور ایک جگہ کچھ پرانے اور قدیم طرز کے۔وہ ٹیبل پر لیپ ٹاپ کھولے بیٹھا تھا۔دوسری طرف پڑی کافی مشین سے بھوری دھار نکل کر کپ میں گر رہی تھی۔

اور کمرے میں خاموشی تھی۔ایک ٹیبل لیمپ اس کے پاس جل رہا تھا۔

خضر بے۔بُراق جو ابھی اندر داخل ہوا خضر کو کھویا پا کر بولا۔

www.novelsclubb.com

ہاں بولو بُراق۔

بابا ازیز۔۔سلطان خیدر شاہ نے نانا کو اغوا کیا ہے۔

خضر برق رفتاری سے مڑا۔۔

خضر بے۔۔اس روز شام ساڑھے پانچ سلطان خیدر شاہ کے ایک ملازم نے اسلام آباد انٹر نیشنل ہاسپٹل میں ایک لڑکی کو اندراج کر یا جس کا نام ازابیل تھا اور عمر اکیس سال ہے۔

پانچ بجے کے قریب اسراء خانم کو گولی لگی اور پھر وہ اسے لے گیا وہاں کوئی کیمرا کوئی سیسیٹیوی تو نہیں ہے۔۔ مگر ہسپتال کی ٹائمینگ ایک سی ہے۔

پھر آج باباازیز کو بھی۔۔

خضر جہان جلدی سے کھڑا ہوا۔۔۔آہ تو میرا شک سہی تھا۔۔نانا مجھے ان لوگوں سے بچا رہے تھے۔جن میں خضر جہان پہلے ہی موجود ہے۔

آہ نانا۔۔کاش کہ آپ خضر جہان سے ایک بار ذکر کر دیتے۔

کیسے میں نے ہوریا کی بات کو نظر انداز کر دیا۔ خیر چلو پھر۔

آپ آگے نہیں سنیں گے۔بُراق بولا۔

www.novelsclubb.com

تم سناؤ میں سن رہا ہوں۔۔وہ سپاٹ انداز میں ایک پستول نکال کر سیٹ کرتے بولا۔

خضر بے۔۔جب میں نے گولی مارنے والے کا پتا کرنا چاہا تو پتا چلا کہ ۔۔ بُراق بولتے بولتے رکا۔

آگے۔۔خضر جہان کی جابر آواز پر وہ گویا ہوا۔۔

سر کہ اذلان خیدر شاہ نے اپنی گرل فرینڈ پر گولی چلانے والے کو قتل کر دیا ہے۔ خضر جو تیز رفتاری سے سیڑھیاں اتر رہا تھا۔ اور تیزی سے گاڑی کی طرف بھڑا۔ وہ اذلان کو بھی جانتا تھا اور سلطان کو بھی۔ غصے سے اس کی ہاتھ بھینچ لیے۔ بازوں اور ماتھے کی رگیں ابھر گئیں۔

اب کہ وہ گاڑی کو بہت تیز ڈرائیو کر رہا تھا۔

ہمیں اپنے ساتھ چند لوگوں کو لے لینا چاہیے۔ بُراق خائف ہو کر بولا۔

ضرورت نہیں ہے۔

خضر جہان نے گاڑی قصر سلطان کے آگے روکی اور بُراق نے دروازے پے کھڑے گارڈز کو ایک ہی سانس میں چت کیا۔

خضر درشتی سے آگے بڑھتا گیا اور اذلان کے کمرے کا دروازہ کھولا۔

وہ یہاں پہلے بھی آ چکا تھا۔ جب اذلان نے خودکشی کی کوشش کی تھی۔

اذلان جو پہلے ہی ڈرا ہوا تھا۔ اس کی خون ٹپکاتی آنکھیں دیکھ کر بولا۔۔

خضر جہان میری بات سنو۔

مگر خضر جہان کسی کی نہیں سنتا۔

خضر نے اذلان کو ایک گھونسہ مارا اور تند لہجہ میں بولا۔

گرل فرینڈ ہاں۔ گرل فرینڈ کہا تھا تم نے خولہ کو۔۔ کہاں ہے وہ۔۔

اذلان نے بغیر کچھ بولے اس کو خولہ کا خط تھما دیا۔۔

خضر جہان میں خولہ جلال ہوں۔۔

میرے ساتھ جو کچھ ہوا اس میں سلطان خیدر شاہ قصوروار ہے۔ نانا نے مجھے اس فرئضہ پر بھجا۔ یہ جان لیں کہ میں خود آئی تھی۔۔ رہی بات اذلان کی تو اس کو معاف کر دیں وہ اپنے حصہ کی سزا پا چکا ہے۔۔ سلطان خیدر شاہ نے نا صرف نانا کو شہید کیا بلکہ بہت سے مظلوموں کو اپنی ہوس کا نشانہ بنایا۔۔ اور مجھے اپنے بیٹے کے حوالے کیوں کیا یہ آپ اچھی طرح سمجھ چکے ہوں گے۔ اب سلطان کا انجام آپ پر منحصر ہے خضر۔۔

خضر جہان نے یاسیت سے وہ خط دیکھا اور پھر جیب میں ڈالتے بولا تو آواز ہنوز غصے سے بھری ہوئی تھی۔۔

اگر مجھے خولہ نے نا کہا ہوتا۔ تو میں قسم کھا کر کہتا ہوں میں تمہیں زندہ دفنا دیتا۔ میں اگلا پچھلا ہر حساب لیتا۔

چلو میرے ساتھ اور نانا کی ڈیڈ باڈی مجھے لا کر دہ۔۔

تمہارے باپ کا تو میں وہ خشر کروں گا کے اس کی سات نسلیں اس غلیز کام کو کرنے کا نہیں سوچیں گی۔۔

خضر جہان نیچے آیا تو سلطان خیدر شاہ بہت سارے اپنے غنڈوں کے ساتھ خضر کا انتظار کر رہے تھے۔

آو خضر جہان تمہارا ہی تو انتظار تھا۔

سلطان کے ساتھ جنید عباسی بھی تھے۔ جن کو دیکھ کر خضر کو ایک لمحہ کے لیے یقین نہیں آیا۔

اب تمہیں بتاؤں گا خضر کہ کون ہارتا ہے اور کون جیتا ہے۔ تمہارے باپ سے پرانا حساب کتاب ہے میرا۔۔

جاو پکڑ لو اسے۔۔ وہ پانچ چھ لڑا کا لڑکے تھے مگر مقابل میں خضر جہان تھا وہ ان سب کو اکیلے چت کرنے میں ذرا بھی آر محسوس نہیں کرتا۔

خضر جہان نے ان پانچوں کو گرا دیا۔ وہاں پے کوئی بھی سلامت نہیں رہا۔ لیکن سلطان خیدر کے لیے کوئی بڑا جھٹکہ نہیں تھا اس نے اور لوگوں کو بلایا۔ مگر پھر باہر سے آتی مار پیٹ کی آوازوں نے سب کا دھیان اپنی طرف مبذول کروایا۔

اور سب سے پہلے اذلان چلایا۔ وہ آگئ۔ اس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔

وہ باہر کی طرف دوڑا ہی تھا کے خولہ کو دروازے پر دیکھ کر رک گیا۔

اور سلطان خیدر شاہ کو پہلا جھٹکہ لگا۔

وہ وہاں کیسے۔

خولہ آگ نکالتی آنکھوں سے جنید عباسی کو دیکھ رہی تھی۔

اب کہ اس کے سر پر سرخ سکرف اور چہرے پر نقاب۔اور کپڑے بھی تبدیل تھے۔

پھر سے مل کر اچھا لگا۔سلطان خیدر شاہ۔کیا ہے کہ میں آپ کے لیے نہیں آئی۔جیسا کہ میں دیکھ سکتی ہوں اپ کے لیے تو پہلے سے ہی یہاں لوگ موجود ہیں۔خولہ کو پہلی نظر میں یقین نہیں آیا تھا۔اسے یقین تھا کہ وہ آئے گا مگر اتنی جلدی۔یا شاید خولہ کو یقین تھا کہ وہ جلدی ہی آئے گا۔

اور پہلی بار یہ کہتے ہوئے خولہ نے خضر جہان کی جانب دیکھا۔پھر سر کو خم دے کر سلام کیا۔

وہ ویسا ہی تھا۔۔بارعب،وجیہ،گہرا۔اس کی نیلی آنکھیں اور شفاف چہرہ۔لمبا کسرتی جسم۔اس پر ماتھے پر آئے بال اور چند غصے کی وجہ سے شکنیں۔

وہ ویسا ہی تھا۔سالار اور آدم جیسا۔

مگر آدم کی فطرت کے بالکل برعکس۔

خضر جہان نے اس خوبصورت غزالی آنکھوں والی لڑکی کو بھی بغور دیکھا۔۔کیا یہ وہی ہے جسے گولی لگی تھی۔

سلطان خیدر تو شوکڈ تھا۔ جس لڑکی کو وہ اپنے گھر میں توقع کر رہا تھا۔ وہ ان کے سامنے تھی۔ لیکن وہ ہار ماننے والے نہیں تھا۔ وہ الفاظوں کے نشتر سے خولہ کو گھائل کرنا چاہتا تھا۔

وہ بولا تو انداز ہنسنے والا تھا۔ دیکھو تو کون بات کر رہا ہے۔ جو پچھلے کئی دنوں سے میرے بیٹے کے کمرے کی زینت بنی رہی ہے۔

بابا۔ اذلان غصے سے چلایا۔

خضر جہان نے اپنا قابو کھوتے ہوئے، ایک زوردار گھونسہ سلطان کے منہ پر مارا جس کے نتیجے میں اس کے منہ سے خون نکل آیا۔

اذلان نیچے پڑے ایک گارڈ کی گن اٹھاتا اپنے باپ کے سامنے آگیا۔

خولہ جلال نے ایک لمحہ کو بھی اپنے تاثرات نہیں بدلے۔ اس کو ان الفاظوں سے کوئی تکلیف نہیں پہنچی تھی۔ کیونکہ یہ صرف اکسانے کا طریقہ تھا۔

www.novelsclubb.com

اذلان خیدر شاہ اب اپنے باپ پے پستول تانے کھڑا تھا۔

ایک اور لفظ۔ صرف ایک اور لفظ اگر آپ نے خولہ کے لیے ادا کیا تو قسم کھاتا ہوں میں آپ کو مار ڈالوں گا۔ خولہ کی پاک دامنی کی گواہی میں خود دیتا ہوں۔

تم مجھ پر گولی چلاوگے۔اپنے باپ پے۔۔وہ تو جیسے ٹوٹ کر بولے۔ان کی آنکھوں میں ہار کی تکلیف تھی۔وہ بیٹا جس کو اتنی محنت سے خود جیسا بنایا۔وہ واپس بدل گیا۔

خود کو میرا باپ مت کہیں نہیں ہیں آپ میرے باپ۔۔وہ دھڑا تھا۔کیا ایسے ہوتے ہیں باپ۔میری،ماں میری ماصوم بہن اور پھر عائشہ۔کس کس کا حساب دیں گے۔خولہ چلتی ہوئی سلطان خیدر کے سامنے آئی۔

میں نے کہا تھا میں آپ کو آپ کے خون سے ماروں گی۔

میں نے قسم کھائی تھی۔

میرا وعدہ پورا ہوا نانا۔وہ آسمان کی طرف دیکھ کر بولی۔

اور جنید عباسی جو سن سے کھڑے سب دیکھ رہے تھے۔اب بھاگنے کے لیے قدم بڑھائے آہستہ آہستہ پیچھے کی طرف لپکے۔وہ دروازہ میں تھے جب خولہ نے انہیں دیکھے بغیر مخاطب کیا۔

www.novelsclubb.com

جنید صاحب،روحان کو میرے پاس چھوڑنے کا ارادہ ہے۔جنید عباسی کے قدموں سے زمین نکل چکی تھی۔روحان ان کی اکلوتی اولاد تھا۔

خضر جہان کے ساتھ کھڑا اُبراق اس کے کان میں ہلکے سے بولا۔یہ تو میری سوچ سے زیادہ بے رحم ہیں۔وہ خولہ کو دیکھ کر کہہ رہا تھا۔

خضر جہان مسکرا دیا۔اور پیچھے پڑی کرسی پہ سکون سے بیٹھ گیا۔

اکسکیوزمی۔خولہ بُراق سے گویا ہوئی۔

میں۔وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔

خولہ نے ہاں میں سر ہلایا اور جیب سے چابیاں نکال کر اس کی طرف اچھالی۔

جائیں سفید والی گاڑی سے ان کے بیٹے کو لے آئیں۔

وہ اب مکمل طور پر جنید عباسی کی طرف متوجہ ہوئی۔

تو جنید صاحب۔۔آپ کا۔۔وہ اتنا ہی بولی تو وہ چلتے چلتے خولہ کے قریب آئے۔

میں نے کوئی غداری نہیں کی نا ہی کوئی خبر آگے پیچھے کی ہے۔

غداری، خبر۔خولہ جلال اپنے مخصوص انداز میں آبرو اٹھا کر بولی۔۔

میں نے تو ایسی کوئی بات ہی نہیں کی تھی۔

www.novelsclubb.com

بُراق روحان کو لے آیا تھا۔اور باپ کو دیکھتے ہی وہ بولا۔

سوری بابا غلطی ہو گئی مجھے معاف کر دیں۔میں آئندہ نہیں لوں گا۔اسے لگا شاید خولہ نے ڈرگز کی بات کی ہے۔

روحان کالم ڈاؤن۔میں نے تمہارے بابا کو کچھ نہیں بتایا۔

خولہ معصومیت سے بولی۔۔آخر وہ کیا بات کرنا چاہ رہی تھی جنید عباسی اب عجیب سی کیفیت کا شکار تھے۔

جو وہ کہلوانا چاہتی تھی وہ کہلوا چکی تھی۔

خضر کو اپنی طرف آتے دیکھ کر وہ اس سے مخاطب ہوئے۔

خضر جہان دیکھو یہ بے شرم لڑکی بکواس۔۔پٹاخ خضر نے ایک زبردست تھپڑ جنید عباسی کے منہ پر مارا۔

تمیز سے بات کرو۔۔وہ قریب ہوتے ہوئے بولا۔۔

وہ بات کر ہی رہے تھے جب سلطان خیدر شاہ نے اپنا آخری نشانہ لگانا چاہا۔خولہ جوان کے قریب ہی کھڑی تھی ان نے اس کو پیچھے سے پکڑ لیا۔

وہ اس کے گلے کو اپنی بازو میں دبوچے ہوئے تھے۔ان نے اپنی جیب سے چھوٹا سا خنجر نکال کر خولہ پر وار کرنا چاہا پر،خولہ نے اسے پکڑ لیا۔اور پھر ان نے اسے زور سے کھینچا تو خولہ کا ہاتھ زخمی ہو گیا۔

اس سے پہلے اذلان کچھ کرتا خضر نے اس کے ہاتھ سے پستول لی۔۔

خولہ نے سلطان خیدر کو اپنی کہنی سے مارا۔ان نے بازو ہٹایا اور خضر نے خولہ کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے ساری گولیاں ان کے جسم میں اتار دیں۔۔

پھر خولہ کو بے ساختہ وہ رات یاد آئی جب وہ خضر سے پہلی دفعہ ملی تھی۔۔

خضر نے اس کو ایک ہاتھ سے تھام رکھا تھا اور ایک ہاتھ سے گولیاں چلائی تھیں۔ایک لمحہ کو ان کی نظریں ملیں مگر خولہ جھٹکے سے اس سے الگ ہوئی۔

تو جنید عباسی اب آپ کے پاس دو راستے ہیں یا تو آپ اپنا گناہ تسلیم کریں گے یا آپ کی غلطی کی سزا آپ کے بیٹے کو دی جائے گی۔

خولہ نہایت تحمل سے بولی۔۔

نہیں نہیں میرے بیٹے کو کچھ مت کرنا۔۔میں اپنا جرم قبول کرتا ہوں۔۔

ہاں میں نے ہی ازیز کو دھوکہ دیا۔۔میرے سے غلطی ہو گئی ہے مجھے معاف کر دو۔

کتنے پیسے لیے آپ نے۔۔

نہیں پیسے نہیں لیے سلطان کے پاس میرا ایک راز تھا بس وہ مجھے دکھا رہا تھا۔میں مجبور تھا۔

غلط ابھی بھی جھوٹ۔خضر دھاڑا تھا۔۔تم خود گئے تھے سودا کرنے۔تم نے سلطان کو آفر کی کہ تم اسے خضر اور ازیز دے سکتے ہو۔کیونکہ تمہاری دو نمبر فیکٹری میری وجہ سے بند ہو گئی تھی۔اور سلطان خیدر شاہ کچھ حاص نہیں جانتا تھا۔وہ تو کسی اور کے کہنے پر اسراء کو لایا۔اور اس کے بدلے اسے میری اور نانا کی جان لینے کا اختیار دیا گیا۔

اب تھوڑی دیر میں اجنسی کے بندے تمہیں لے جائیں گے۔

اور بُراق تمہارے بیٹے کو گھر چھوڑ دے گا۔

اذلان خیدر شاہ اب تم جو چاہو اس لاش کے ساتھ کرو۔

بُراق نانا کے جنازے کا بندوبست کرو۔

خولہ پہلے ہی باہر جا چکی تھی۔

خضر جہان سب کہتا، ایک کمانڈر کی طرح حکم سناتا اپنے کوٹ کو جھٹک کر آگے بھڑ گیا۔

وہ باہر آیا تو وہ کھڑی اپنے ہاتھ سے خون صاف کر رہی تھی۔ کیا وہ اسے نظر انداز کر دیتا۔ کبھی نہیں۔ وہ اس کے زخم کو فراموش نہیں کر سکتا تھا۔

مگر اس سے پہلے وہ اس کی طرف بڑھتا۔

اذلان کی آواز پر ان دونوں نے اس کی طرف دیکھا۔

www.novelsclubb.com

خضر مجھے اپنے ساتھ شامل کر لو۔

تم نے اپنے باپ کا انجام دیکھا، تم نے سبق لیا۔ میں تمہیں مرحبا کہتا ہوں۔ ویسے بھی ہمیں تمہاری ضرورت ہے۔ بُراق تمہیں تمہاری منزل کا پتا دے دے گا۔۔ اور پھر اذلان واپس اندر چلا گیا۔

خضر جہان اب کہ خولہ کی طرف بڑھا۔اس نے سیاہ جینز پر براؤن ہائی نیک شرٹ پہن رکھی تھی اوراس پر سیاہ لونگ کوٹ۔وہ بہت ہنڈسم ہو گیا تھا۔یا شاید وہ ہمیشہ سے ایسا ہی تھا۔

وہ قدم قدم اس کے قریب آرہا تھا۔

خولہ کو لگا وہ اپنی سانسوں پر قابو کھو رہی ہے۔اس نے ایک لمبا سانس لیا اور پھر سے ٹیشو سے خون روکنے لگی۔

کیسی ہو۔وہ اس کے سامنے آکر بولا۔

وہ دونوں آج شاید چار پانچ سال بعد مل رہے تھے۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ خضر اس کے واقعی سامنے ہے۔کیا تھا وہاں وقت جیسے ٹھہر گیا تھا۔وہ دونوں ہنوز ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔خولہ ایسے بہت سے خوابوں سے بغیر تعبیر کے بیدار ہوئی تھی۔اسے یہ بھی خواب لگا۔

www.novelsclubb.com

"الحمدللہ میں ٹھیک ہوں۔"

"ہاتھ دیکھاؤ۔"وہ نہایت مدھم مگر سنجیدہ لہجہ میں کہنے لگا۔

خولہ نے بنا ہچکچاہٹ کے ہاتھ آگے کیا۔

گاڑی میں بیٹھو۔۔خضر جہان نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔وہ اس کی آواز کے سحر میں تھی۔پھر خاموشی سے گاڑی میں بیٹھ گئی۔

خضر نے فرسٹ اڈ کا چھوٹا ساڈبہ کھولا۔اور روئی نکال کر اس سے خولہ کا خون صاف کرنے لگا۔۔

خولہ جو اس سے ملنے پر ہزاروں سوال لیے بیٹھی تھی۔یوں مل کر سب بھول چکی تھی۔نہیں جانتی تھی کیا بات کرے۔

اب کے وہ پٹی ڈھونڈ رہا تھا جو کہ شاید ختم تھی۔

کوئی بات نہیں خضر چھوڑ دیں۔ویسے بھی گھر جا کر کھولنی ہی ہو گی۔

ایسے کیسے رہنے دوں خون بہتا رہے گا۔چلو۔وہ گاڑی سٹرٹ کرتے ہوئے بولا

کہاں۔خولہ نے تجسس سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

ہسپتال۔۔جواب نہایت مختصر تھا۔

مگر اس کی ضرورت نہیں ہے۔۔ویسے بھی فجر ہو گئی ہے مجھے گھر جانا ہے۔۔

وہ خاموشی سے گاڑی چلاتا رہا۔۔وہ خاموش رہتا تھا۔۔اس کی گہری خاموشی اس کی شخصیت کو اور بھی پر اسرار بناتی تھی۔

ایک ہسپتال کے آگے گاڑی پارک کی اور بولا۔

چلو خولہ۔ کیا تھا اس کی آواز میں انداز میں جو خولہ کو اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔۔

وہ اس کے ساتھ پارکنگ میں سے نکل رہی تھی جب اسے شدید چکر آیا۔ وہ گرنے والی تھی مگر خضر نے اسے تھام لیا۔ خولہ کو لگا تھا جیسے بس اس کے گرد کسی نے ایک خفاظتی دیوار کھڑی کر دی ہو، خضر کا ساتھ اسے ایسا ہی محسوس کرا رہا تھا۔

کیا ہوا خولہ۔

میں ٹھیک ہوں۔ تھینکس۔

اب کہ ڈاکٹر فوزیہ صدیقی اس کا تفصیلی موئینہ کر رہی تھیں۔ اور نرس اس کے ہاتھ پے پٹی باندھ رہی تھی۔

پٹی کے بعد وہ دونوں ڈاکٹر کے سامنے بیٹھے تھے۔

جاو اور اپنی۔۔۔ڈاکٹر فوزیہ لمہ بھر کو رکیں تو خضر جہان جھٹ سے بولا۔ کزن۔

www.novelsclubb.com

اپنی کزن کو کھانا کھلاؤ وہ دو دن یا شاید اس سے زیادہ دن سے بھوکی ہے اس لیے اسے کمزوری ہو رہی ہے۔

ٹھیک ہے شکریہ ہم چلتے ہیں۔

خضر نے باہر نکل کر پہلا سوال ہی یہ کیا۔

کیا ان لوگوں نے کھانا نہیں دیا تمہیں۔

دیتے تھے،اتنے مزے کا کھانا کہ کیا بتاؤں۔۔ مگر۔

مگر۔۔ کیا خولہ۔

وہ کیا ہے کہ میں یہ تا نہ نہیں سن سکتی تھی کہ تم نے ہمارے گھر کا نمک کھایا ہے۔۔ وہ بات ٹال گئی تھی۔ ویسے مجھے بہت دن بعد ہوش آیا تھا۔ مگر یہاں آکر ایک دفعہ کھایا تھا کھانا۔ کچھ تھوڑا بہت۔

چلو پھر کھانا کھلاؤں پاگل لڑکی۔ وہ گاڑی ریورز کرتے ہوئے کہنے لگا۔۔

نہیں آپ مجھے گھر لے جائیں۔۔ میں تھک گئی ہوں نماز پڑھ کر سونا ہے مجھے۔

خضر نے خاموشی سے گاڑی چلاتے ہوئے دانیال کو فون کی۔ دانیال اس کا واحد دوست تھا جو شاید اگر لڑکی ہوتا تو اس کی محبوب بیوی ہوتی۔

"دانیال کیا تم میرے گھر کھانا لا سکتے ہو۔ خولہ میرے ساتھ ہے۔"

اس سے پہلے کے دانیال کچھ فضول بولتا۔ خضر نے خولہ کی موجودگی کی خبر دی۔

ہاں ہاں میں لے کر آتا ہوں۔ فون بند ہو گیا۔

وہ نانا کے گھر لے کر آیا تھا اسے۔ پھر خولہ جلال کے ہاتھوں کو خضر نے کانپتے دیکھا۔

"خولہ کیا ہوا ہے۔؟"

خولہ جو نجانے کب سے اپنے آنسوؤں کو ضبط کیے ہوئے تھی۔بھاگتی ہوئی نانا کے کمرے میں آئی۔اور پھر وہ نانا کے تکیے سے لپٹ کر ایسے روئی کہ، خضر کو یقین نہیں آیا، یہ وہی خولہ ہے جو تھوڑی دیر پہلے دو طاقت ور مردوں کو شکست دے کر آئی ہے۔

وہ ایسے کبھی کبھی اپنے ماں، باپ کو یاد کر کے روتی تھی۔۔

خضر جہان اس کے ساتھ آکر بیٹھ گیا۔

نانا پلیز نانا مجھے معاف کر دیں۔نانا خولہ آپ سے بہت پیار کرتی ہے واپس آجائیں۔۔پلیز

خولہ ادھر دیکھو میری طرف۔خضر نے خولہ کو اپنے بازوں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا۔

میری طرف دیکھو کیوں رو رہی ہو اس طرح۔

وہ مسلسل روتی ہوئی لڑکی اس کے اس سوال پے خاموش ہوئی۔

نانا کو میری آنکھوں کے سامنے گولی ماردی گئی۔

وہ۔میرے ہاتھوں میں اپنی سانسیں توڑ گئے اور آپ پوچھ رہے ہیں، میں کیوں رو رہی ہو۔وہ مجھ سے معافی مانگتے رہے۔

اور میں ان کو بچا تک نہیں سکی۔ خولہ نے ہر پیار کرنے والے شخص کو ایک ایک کر کے کھو دیا۔ میں ان کی حفاظت کیوں نا کر سکی۔۔

اور خولہ رو بھی نہیں سکتی کیا۔۔ وہ اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں حضر کے سینے پر مارتے ہوئے اور شدت سے رونے لگی۔

خولہ۔۔ خانم میرا بات سنو۔۔

خولہ وہ اب کہ درشتی سے بولا۔ میں بھی ماں بہن بھائی سب سے دور رہتا ہوں۔ روز اپنے پیاروں کو کھوتا ہوں۔ کیا خضر جہان کو رونا نہیں چاہئے۔

خضر نے بہت نرمی سے اس کی آنکھوں سے آنسو صاف کیے۔

لیکن میں کمزور نہیں پڑنا چاہتا۔۔ تم رو مگر ایسے نہیں۔ دشمن ہمیں گرانا چاہتا ہے اور ہم نے بس گرنے سے بچنا ہے۔ اور کیا تم اللہ تعالیٰ سے مایوس ہو گئی ہو۔

خولہ نانا کے جانے میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے۔

کس چیز کی انسیکیورٹی ہے تمہیں۔

خولہ جو اپنے آنسو صاف کر رہی تھی۔ یک ٹک خضر کی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔ جو بات وہ خود اپنے آپ کو بھی کبھی نہیں بول سکی تھی۔

وہ خضر نے کیسے ایک دم بول دی۔ جو وہ کہنا چاہتی تھی۔ وہ کبھی اس کو دیکھ کر نہیں کہہ سکتی تھی۔ ابھی تو بالکل بھی نہیں۔

وہ جلدی سے خود کو خضر کی گرفت سے آزاد کراتی اٹھ گئی۔

دروازے پر بیل ہو رہی ہے۔ آپ کا دوست آگیا ہو گا۔

اور خضر پھر سے اس کی آنکھوں کے سحر میں قید ہو گیا۔ نجانے کیوں خولہ کی آنکھیں اسے ایک فسوں میں لے جاتی تھیں۔ مگر وہ کبھی اپنے جذبات کو چہرے پر عیاں نہیں کرتا۔ وہ خضر جہان تھا۔ کب وہ غصے میں ہو اور کب خوش کوئی اس کا چہرہ دیکھ کر نہیں بتا سکتا۔

وہ سنہری نیلی آنکھوں اور مغرور کھڑی ناک والا دلکش انسان تھا۔ جو ملائی کی طرح سفید اور شفاف چہرے کا مالک تھا۔ بال سلکی اور بلونڈ سے تھے۔ وہ اتنا ہنڈسم تھا کہ دیکھنے والی ہر آنکھ ہی اسے ستائشی نظروں سے دیکھتی۔

www.novelsclubb.com

خضر نے دروازہ کھولا تو دانیال بتیسی نکال کر کھڑا تھا۔

کیا ہے کیوں دانت نکال کر کھڑے ہو۔ خضر ایسے ہی بولا۔

یار تم۔۔ تم نے تو بتایا بھی نہیں کہ۔ وہ۔ دانیال بات کم کر رہا تھا اور مسکرا زیادہ رہا تھا۔

خولہ کزن ہے میری یاد ہے نا۔ خضر اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا۔

یار میں نے کب کہا ہے کہ تمہاری محبوبہ ہے۔۔وہ شرارت سے کہنے لگا۔

بکو مت۔۔ کھانا دو اور نکلو۔۔ خضر اپنے منفرد انداز میں گویا ہوا۔

استغفر اللہ کتنے خود غرض انسان ہو تم خضر جہان۔

چلو کیا یاد رکھو گے، آج تم دونوں کو اکیلا چھوڑ دیتا ہوں۔ آخر کتنے عرصے کہ بعد ملے ہو۔ دانیال نے شرارت سے آنکھ ماری۔

بکواس کرنے سے پیچھے نہیں ہٹنا تم نے۔ اور ٹھاااا۔۔ خضر نے دروازہ بند کر دیا۔ پر اسرار بھیڑیا۔۔۔ دانیال نے برا سا منہ بنایا اور چلا گیا۔

خضر نے چیزیں کچن میں رکھیں اور خود اندر آ گیا۔ خولہ جب فجر پڑھ کر آئی تو وہ نماز ادا کر رہا تھا۔

وہ کچن میں آ گئی۔ سارا کھانا نکالا اور پھر فریج میں کچھ تلاشنے لگی۔ تبھی خضر کی آواز پر گڑبڑا کر پلٹی۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ڈھونڈ رہی ہو۔

کچھ نہیں۔۔ چلیں کھانا کھاتے ہیں۔ یقین آپ کو بھی بھوک لگی ہو گی۔

وہ ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھے تھے۔ اور خولہ تو کھانے کے ساتھ انصاف کر رہی تھی۔

تمہیں کیسے پتا چلا کہ غداری کرنے والا جنید عباسی تھا۔

خضر نے بات کا آغاز ایسے ہی کیا۔

اھکم اکھم۔۔۔وہ کھنکھاری۔۔پھر بولی

نانا نے مرنے سے پہلے کہا اسراء انسان کو اس کے دوست یا جن سے وہ پیار کرتا ہے وہ ہرا سکتے ہیں یا مار سکتے ہیں۔

ان نے یہ بات بہت تکلیف سے بولی تھی۔جو دو جگہ میرے لیے کام آئی۔

سلطان خیدر شاہ آپ کی گولیوں سے مرا ہے۔پر اپنی پندرہ سالہ محنت کو اپنے اوپر پستول تانے دیکھ کر وہ ایک پل میں ہزار بار فنا ہوا ہے۔

رہی بات جنید صاحب کی تو جب میں اذلان خیدر شاہ کے گھر سے نکلی تو میں نے اللہ سے دعا کی کے کوئی راستہ نکل آئے اور میں غدار تک پہنچ جاؤں پھر نانا کے الفاظ یاد کیے۔

سب سے زیادہ قریب کون تھا۔۔کتاب میں لکھا تھا کہ کیف بھائی دو لوگوں کو خط بھیجتے ہیں، ہمزہ اور بلال۔۔ ہمزہ اور بلال بھائی نانا کی عمر کے نہیں ہیں وہ ان کے دوست نہیں تھے۔لیکن بلال بھائی کے چچا یعنی جنید۔نانا ان کے بہت قریب تھے۔بہت نہیں مگر کچھ باتیں وہ ان سے شیئر کرتے تھے۔۔یہ تو ظاہر تھا کہ یہ کام جنید نے کیا ہے۔۔فیروزہ خانم کے مطابق وہ کافی عرصے سے عجیب سے ہو گئے تھے۔

سب سوچ کر میں نے ان کے بیٹے کو اغوا کیا۔۔اور گھر آئی۔

وہ خط میرے پاس تھا۔۔اس خط میں میری بنائی گئی خوشبو تھی۔۔ لیکن اس دن میں نے اس بات کو در گزر کر دیا تھا۔۔

لیکن پھر میں نے گھر آکر خط نکالا وہ صاف تھا یقیناً داغ چھپانے کیلئے استری پھیری گئی تھی۔

میں نے لینبو لیا اور خط پر ڈلا۔ تو وہاں چند جگہ نشان پڑ گئے۔۔اب میری بنائی گئی پرفیوم صرف فیروزہ خانم کے پاس تھی وہ ہمیشہ مجھ سے منگواتی تھیں۔۔

ہمزہ اور بلال بھائی کو تو میری پرفیوم کے بارے میں کچھ نہیں معلوم۔

اب یا تو غلطی سے گری تھی یا فیروزہ خانم نے جان کر ڈالی تھی۔ مجھ تک پیغام پہنچانے کے لیے۔

اب کہ مجھے یقین ہو گیا تھا۔۔میں جانتی تھی کہ وہ آپ کو پھنسانا چاہتے ہیں تو یقیناً وہ وہاں ہو گا اس لئے میں روحان کو لے کر وہاں آگئی۔۔

www.novelsclubb.com

خولہ نے سب کہ کر ایک لمبا سانس لیا۔

ویری گڈ۔مجھے تم سے یہی امید تھی۔ خضر نے اسے داد دیتے ہوئے کہا۔

آپ نے مجھ سے کہا کہ کیا تم اللہ سے مایوس ہو گئی ہو۔

تو میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں کے ہرگز نہیں۔

اگر میں اللہ سے مایوس ہوتی تو میں آج یہاں یوں آپ کے سامنے نہ ہوتی۔آپ نہیں جانتے وہ راتیں کیسی ہوتی ہیں جب آپ تنہائیوں میں ہوتے ہیں۔

پچھتاوے کی آگ کیسے جلاتی ہے۔آپ کی زندگی میں صرف اندھیرا ہوتا ہے۔جب آپ نفس کی جنگ لڑ رہے ہوتے ہیں۔آپ کے ارد گرد بلائیں اور شیطان منڈلاتے ہیں کہ کب آپ مایوس ہوں اور وہ حملہ آور ہوں۔

شیطان کہاں کہاں وار کرتا ہے۔وہ ہر وقت آپ کے ارد گرد رہتے ہیں۔پھر مایوسی کے گہرے گھڑے میں گراتے ہیں۔اور آپ کو بار بار یہ کہتا ہے کے اب اللہ معاف نہیں کرے گا۔

اور آپ کی روح چھلنی ہو جاتی ہے۔میرے ساتھ بھی ایسا ہوا تھا۔۔میرے پاس رونے کے لئے ماں کی گود نہیں تھی۔سوالوں کے جواب دینے والا کوئی نہیں تھا۔میرا وجود اپنے آپ میں جھلس رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

مجھے وہ چیزیں نظر آتیں جو کوئی دوسرا دیکھ نہیں سکتا۔میں وہ محسوس کرتی جو شاید تھا ہی نہیں۔اپنے گناہ مجھے پل پل توڑتے تھے۔مجھے وہ مل گیا تھا جو میں نے چاہا تھا۔

پھر بھی سکون نہیں تھا۔کچھ تھا اندر جو درد میں تھا جو کرب میں تھا اداس تھا۔میری روح بہت بھوکی تھی۔اسے مصحف چاہیے تھا اسے اللہ اور اس کے محبوب کی محبت چاہیے تھی اور میں اسے دنیا دے رہی تھی۔

ایک وقت ایسا بھی آیا کہ میں لڑ لڑ کر تھک گئی۔ دیار دیار وہ راستے ڈھونڈے جن سے میں اس دنیا سے باہر نکل جاؤں۔

وقت کی کڑی سے آزاد ہو جاؤں۔ شاید یہ اللہ سے محبت کا آغاز تھا۔ دل ہر گناہ پر زخمی ہو رہا تھا۔ مگر فرار کی کوئی جا نہیں تھی۔

اور خضر جہان آپ کو کیا معلوم وہ دن اور راتیں، وہ موسم وقت کیسا ہوتا ہے جب انسان اپنے آپ سے جنگ کرتا ہے اور ایسی جنگ جس میں کوئی نہیں ہوتا آپ کے سوا۔ اپنے وجود کو خود نوچنا پڑتا ہے۔ اور پھر رسنے والے خون کی خود مرہم پٹی کرنی ہوتی ہے۔

یہ وہ وقت ہوتا ہے جو آپ کو آپ کے اصل سے ملاتا ہے۔ انسان خود اپنا استاد ہے جو سابق ان راتوں میں میں نے خود سے سیکھا وہ میں کہیں اور سے نہیں سیکھ سکتی تھی۔۔

اور اللہ پر یقین توکل ایمان پہلا سبق تھا۔ پھر آدم آیا اور مجھے کہا۔

وہ لوگ جو دنیا میں دروازے ڈھونڈتے ہیں تکہ اس سے باہر نکل سکیں۔ وہ خودکشی کا راستہ اختیار کرتے ہیں ان کو لگتا ہے موت ان کو آزاد کر دے گی۔ جبکہ جس کھلی زمین سے وہ بھگ رہے ہوتے ہیں موت ان کو اس سے بھی نیچے اور چھے فٹ گہری زمین میں لے جاتی ہے۔

www.novelsclubb.com

لیکن اللہ جانتا ہے انسان ایسا ہی کرے گا، وہ دروازے ڈھونڈے گا، اس لیے اللہ نے نشانیاں رکھی ہیں تو جو لوگ مایوس ہوں انہیں چاہیے کہ نشانیاں تلاش کریں نہ کہ دروازے۔

میں اللہ سے مایوس نہیں ہوں خضر جہان۔ خولہ اللہ تعالیٰ سے مایوس ہونے کی تکلیف نہیں سہ سکتی۔

وہ برتن اٹھاتی اٹھی تھی جب خضر بولا۔

تم کب اتنی بڑی ہو گئی۔ وہ یوں بولا تو خولہ پلٹ کر اس کے سامنے آئی اور بولی تو آواز میں شکوہ تھا، درد تھا۔

میں اکیس سال کی ہو گئی ہوں خضر۔ تیراں یا سولہ سال کی خولہ بہت پیچھے رہ گئی ہے۔ اس سے پہلے وہ آگے بڑھتی خضر نے اس کا بازو پکڑا۔

خولہ کے دل کی دھڑکن بہت تیز بہت تیز ہونے لگی۔

رینگ کہاں ہے۔ خضر کے اس طرز تخاطب پہ وہ لحظہ بھر کو گڑ بڑا ئی۔

وہ۔ میں۔۔

آئندہ اسے اپنی انگلی سے مت اُترنا۔۔ خضر درشتی سے بولتا اس کا ہاتھ جھٹک کر آگے بڑھنے لگا۔

وہ واپس سے ویسا ہی بن گیا تھا۔

بروٹل کنگ۔وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔اکھڑو۔بھول گئی پہننا تو کیا ہو گیا بھئی۔

وہ کمرے میں آئی اور تھکن ایسی تھی کہ وہ کپڑے تبدیل کیے بنا سو گئی۔وہ بیہوش ہو کر سو رہی تھی۔پھر اچانک اس کی جاگ کھلی۔۔

ابھی دو گھنٹے بھی نہیں ہوئے تھے اسے سوئے ہوئے۔

وہ بیڈ سے اتری اور خضر کے کمرے میں آئی۔۔کمرے میں نیم اندھیرا تھا پردے گرے تھے۔

خضر گہری نیند میں لگتا تھا۔۔

وہ دبے پاؤں اس کے قریب آئی اور جھانک کر آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر لیٹے خضر جہان کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

وہ پلٹی ہی تھی تو خضر یوں ہی اس سے گویا ہوا۔خولہ۔

وہ زبان دانتوں میں دیتے ہوئے بولی۔ج۔۔جی۔

تم مجھے بتاؤ گی کے تم کیوں آئی ہو۔

وہ میں۔۔

خولہ ادھر دیکھ کر بولو۔

پھر خولہ جھجھکتے ہوئے بولی۔

وہ مجھے لگا کہ۔

کہ میں جا چکا ہوں۔ خضر نے اس کا جملہ مکمل کیا۔۔

افففف۔۔ پاگل لڑکی اس وقت میری حالت دیکھ کر لگ رہا ہے کہ میں کہیں جائوں گا۔اب جاؤاور سو جاؤاور اللہ کا واسطہ ہے مجھے ڈسٹرب مت کرنا۔۔وہ منت کرتے ہوئے بولا۔

خولہ اپنے کمرے میں آگئی۔

وہ جاگ رہا تھا۔۔۔اُف میرے اللہ۔۔

وہ بڑبڑائی۔اور پھر دھڑم سے بستر پر اوندھے منہ لیٹ گئی۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆

میں ایک مجسمہ ساز ہوں، شکل بنانے والا ہوں،

ہر لمحے میں ایک بت بناتا ہوں،

لیکن پھر، آپ کے سامنے، میں انہیں پگھلا دیتا ہوں،

میں سو طرح کی شکلیں بنا سکتا ہوں،

اور انہیں روحوں سے بھر دوں،

لیکن جب میں آپ کا چہرہ دیکھتا ہوں،

میں انہیں آگ میں پھینکنا چاہتا ہوں،

میری روح آپ میں پھیل جاتی ہے اور گھل مل جاتی ہے،

کیونکہ میری روح نے آپ کی خوشبو جذب کر لی ہے،

میں اسے پسند کرتا ہوں۔

خون کا ہر قطرہ جو میں گراتا ہوں، زمین کو آگاہ کرتا ہے کہ،

میں اپنے محبوب میں ضم ہو جاتا ہوں، جب میں محبت میں حصہ لیتا ہوں۔

اس مٹی اور پانی کے گھر میں،

www.novelsclubb.com

میرا دل تباہ ہو گیا ہے.

میرے محبوب اس گھر میں داخل ہو یا مجھے جانے دو۔

(رومی کی کتاب مثنوی سے اقتباس)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

خولہ صبح اٹھی تو وہ جا چکا تھا۔اس کا روم لاک تھا۔اس کے چہرے پر ایک زخمی مسکراہٹ آئی۔

تین دن گزر گئے اور وہ غائب تھا۔اس کی کوئی خیر خبر نہیں تھی۔

لیکن اس وقت خولہ کے پاس کرنے کو اور بھی بہت کام تھے۔اور ان دو تین دنوں میں اس کے پاس وقت نہیں تھا کہ وہ کچھ اور سوچتی۔وہ بیسمنٹ میں اپنے سارے کاغذ پھلائے کام کرتی رہی۔اس کو کچھ ایسا ملا تھا کہ ایک بار پھر اسے خود سے جنگ لڑنی تھی۔

اسے کچھ تال اور کچھ کڑیاں جوڑنی تھیں۔اور وہ ٹھیک تھی۔سب ایک ہی جانب اشارہ کر رہے تھے۔وہ تین دن سے ایک ٹانگ پر کام کر رہی تھی۔ کبھی کسی چیز کو کسی سے ملاتی تو کبھی کسی کو کسی اور سے۔

مگر تین دن ٹھیک بارہ بجے کھانا آتا تھا۔یعنی خضر جہان کو اس کا خیال تھا۔ویسے اس نے ان تین دنوں میں کھانا بھی سہی سے نہیں کھایا۔

www.novelsclubb.com

آج موسم کافی دھوند ھلا تھا۔دھوند تھی مگر کہیں پیچھے سورج بھی تھا۔سورج کی کرنوں نے دھوند میں خوبصورت رنگ بیکھیر رکھے تھے۔

میٹھی سی باد سحر تھی جو ہلکی ہلکی ڈھنڈ کا احساس دلا رہی تھی۔

اسی اثنا میں قصر ازیز کی پہلی منزل پے وہ ہاتھ میں کافی کا کپ لیے زینے اترتی نظر آئی۔

خولہ اپنی بیسمنٹ میں آئی کمرے کا دروازہ ایک ہاتھ سے دھکیلا تو اندھیرے کمرے میں ذرا سی روشنی کی پھوار داخل ہوئی۔ خولہ آگے بھڑی اور وہاں کی زرد پیلی بتیاں جلائیں۔ کمرا ایک ہی پل میں روشنی سے نہا گیا۔

پھر خولہ نے اطراف میں نظر دوڑائی۔ وہاں کوئی بھی جگہ خالی نا تھی۔

پچھلے تین دن سے اس نے اس کمرے کو انوسٹیگیشن سینٹر بنا دیا تھا۔ دائیں بائیں ہر جانب کاغذ پر کاغذ چپساں تھے۔ وہاں کوئی موبائل فون یا کوئی بھی جدید آلات موجود نہیں تھے۔ ان کو رکھنے کے معنی ہیں راز محفوظ نہیں رہا۔ البتہ وہاں بہت موٹی موٹی انسائیکلوپیڈیا رکھیں تھیں۔ جن کو دیکھ کر اندازہ ہوتا تھا کہ ساری معلومات انہیں سے لی جا رہی ہے۔

اب کہ وہ قدم بھڑاتی کمرے کے دائیں جانب لگے بورڈ تک آئی۔

وہاں بہت سی تصویریں تھیں۔ ایک صفحہ پر کچھ پرانے اور قدیم نسخہ تھے۔

ایک سرمئی سے کاغذ پر کچھ ہندسہ تھے، کچھ گنتی لکھی تھی، جیسے تعویذ پر ہوتے ہیں،

ایک بڑی سی تصویر تھی جس میں ایک ہال نظر آتا تھا۔

جیسے کسی الیٹ کلاس کا کوئی چرچ۔۔۔بظاہر وہ ایک نارمل سی تصویر تھی مگر وہاں سرخ رنگ سے بہت سی چیزیں مارک کی گئیں تھیں۔اس ہال کا فرش،

اس کی دیواریں،وہاں موجود الٹی صلیب،اور بھی بہت کچھ۔

پھر ساتھ میں ہر وہ چیز جو ہائی لائیٹ کی گئی تھی اس کی بڑی بڑی تصاویر وہاں آویزاں تھیں،جن میں شطرنج کی بساط جیسے سیاہ اور سفید چیکیرڈ فلور تھا۔

اس کے آگے ایک بڑی کرسی رکھی تھا۔پھر ایک آنکھ اور ایک تکون۔وہاں ساتھ میں گھڑی کی سوئیاں نو اور گیارہ پر رکی تھیں۔

پھر وہ گھوم کر دوسری جانب گئی جہاں قرآن کی کچھ آیات اور تفاسیر لگیں تھیں۔انہیں کے ساتھ احدیث بھی تھیں۔

اس کے بعد وہ تیسری دیوار کی طرف بڑھی تو وہاں بہت سی انگریزی فلموں اور کارٹون کے پوسٹرز اور کچھ پرنٹ آؤٹ لگے تھے۔

www.novelsclubb.com

ایک جانب بابُل یعنی بے بیلون (عراق کا ایک قدیم شہر) اس سے دریافت ہونے والے کچھ قدیم نسخہ لگے تھے۔اور وہاں ہاروت اور ماروت لکھا تھا۔

پھر خولہ واپس پلٹ کر ٹیبل پر آئی کافی کا خالی مگ رکھا۔جو چیزیں اسے ملیں تھیں اذلان کے گھر،پھر سے انہیں دیکھنے لگی۔۔

آج کا پورا دن بھی خولہ نے یہیں بیسمینٹ میں لگا دیا۔

اب کہ صبح سے کم کرتے کرتے وہ تھک گئی تھی۔ پھر ایک کاغذ اٹھایا

اور ساتھ پڑی کرسی پر ٹانگیں چڑھا کر بیٹھ گئی۔

آدم اور شیطان۔ ہاتھ میں پکڑے کاغذ پر بڑا بڑا کندا تھا۔

پھر ایک کتاب اٹھائی۔ اور ایک قلم۔

میں شیطان کو کامیاب نہیں ہونے دوں گی۔ ہر گیٹ وے بند کروں گی۔

میں بقا اور فنا کی یہ جنگ شیطانوں کو جیتنے نہیں دوں گی۔ خواہ وہ انسان ہوں یا جن۔۔

وہ تھک گئی تو وہاں پڑے کاغذوں کو ایک طرف کرتے۔ ایک قدیم کتاب پڑھنے لگی۔۔

☆☆☆☆☆☆☆

وہ شہزادہ تھا۔ کسی قدیم رومانوی طرز پر بنے چرچ میں۔

www.novelsclubb.com

میرے ساتھ چلو۔ مجھے دیکھو۔ وہ شہزادہ حکم سادر کر رہا تھا۔

خولہ نے اپنی دوسری مٹھی زور سے بند کی۔

وہ اس کی طرف ہی تو نہیں دیکھ سکتی تھی، گو کے دیکھے بغیر بھی نہیں رہ سکی۔ اور پھر مڑی۔

چرچ کی رنگ برنگی کھڑکیوں سے جھلکتی سورج کی کرنوں نے اس کا احاطہ کیا ہوا تھا۔

اگر کوئی مجسمہ ساز اس وقت ان دونوں کا مجسمہ بناتا تو دیکھنے والی ہر آنکھ اس تسکین کو محسوس کر سکتی تھی جو ان کے چہروں پر تھی۔ وہ ایک ساتھ کل بھی مکمل تھے اور آج بھی۔۔ وہ ایک دوسرے کا عکس تھے۔

نہیں جاؤں گی۔ وہ سنہری گہری نیلی آنکھوں میں دیکھتے بولی۔

تمہیں پتا ہے خضر جہان کو کوئی ناں نہیں کرتا۔۔ وہ پھر سے اکڑ وانداز میں بولا۔

میں کوئی نہیں! خولہ ہوں۔ کسی نے مجھ سے کہا تھا کہ خولہ کی بات صرف ناں سے شروع ہوتی ہے۔۔ اور مجھے اپنی اس عادت پر فخر ہے۔ خضر جہان میں اپنی زندگی میں سوائے تین دفعہ ہاں کے ہر دفعہ ہاں کرنے پر پچھتائی ہوں۔

منظر اچانک بدلا۔ وہ اب کہ نانا کے گھر تھی۔ خضر کے کمرے میں۔

خولہ یہ لو۔ خضر نے ایک چاکلیٹ بار اس کی طرف بڑھائی۔

"تھینک یو سو مچ۔" بغیر کسی مروات کے خولہ چاکلیٹ لے کر وہاں بیڈ پر بیٹھ گئی۔

تم کل فریج میں چاکلیٹ ڈھونڈ رہی تھی۔ خضر چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے بولا۔

جی جی۔۔ پر آپ کو کیسے پتا۔۔ خولہ آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے بولی۔۔

خضر گڑ بڑا کر بولا۔وہ کل دانیال میٹھا نہیں لیا تھانا۔اچھا ہم جا رہے ہیں وہ بھی آج شام ترکی۔۔خضر جیسے فیصلہ سنا رہا تھا۔

ہم۔۔خولہ نے حیرت انگیزی سے پوچھا۔

ہم یعنی میں اور تم۔وہ کیسے یہ بات بے دھڑک کہ گیا تھا۔خولہ نے بس ایک نظر اسے دیکھا اور کمرے سے چلی گئ۔

پاگل لڑکی۔خضر جہان منہ میں بڑبڑایا۔

خضر خولہ کو لے کر اب گھر سے نکل رہا تھا۔

چلیں۔وہ اسے دیکھ کر بولا۔

اور خولہ پلٹ پلٹ کر گھر کو دیکھ رہی تھی۔

جب میں اس گھر میں آئی تھی تو قصر از یز خوشیوں سے سرشار تھا۔اور اب دیکھوں تو اس کے در و دیوار کیسے ویران ہیں۔وہ کسی ٹرانس میں بول رہی تھی

www.novelsclubb.com

خولہ۔۔ہم ایک دن اسے پھر آباد کریں گے۔۔انشاءاللہ وہ بھی گھر کو دیکھتے ہوئے بولا۔

انشاءاللہ وہ مسکرای تھی اور خوشی کسی اور کو ہوئی تھی۔

اچانک دھواں کے مرغلوں میں منظر پھر بدلنے لگا۔اب کہ وہ سو رہی تھی جب خضر بولا۔

اٹھو خولہ ہم پہنچ گئے ہیں۔وہ ترکی میں تھی۔

وہ گڑبڑا کر اٹھی اور اپنی طرف کا دروازہ کھول کر باہر نکل آئی۔وہ باسفورس کی ٹھنڈی لہروں کو محسوس کر سکتی تھی۔۔باسفورس آبنائے کے ایشیائی طرف اس کے کنارے بنے ایک چھوٹے مگر بے انتہا خوبصورت گھر میں وہ خولہ کو لایا تھا۔وہ اتنا اچھا اور ترتیب زدا گھر تھا کہ خولہ کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔۔کیا کوئی مرد اتنا منظم ہو سکتا ہے۔یہی سوال اس وقت اس کے ذہن میں آیا تھا۔یہ گھر خولہ کا ڈریم ہاؤس جیسا تھا۔

پھر وہ کمرے میں داخل ہوئی۔سامان رکھا اور جا کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔

چلو کافی بناتے ہیں۔وہ کہتا آگے بھڑا۔

وہ اب کچن میں تھے۔ان کا کچن اوپن تھا۔امریکن سٹائل،ڈرانگ روم میں۔

اور ڈرانگ روم میں ایک کونے پر شیشے کی بڑی کھڑکی تھی۔اور باہر ایک بالکونی جس سے ٹھنڈا جھلملاتا باسفورس نظر آتا تھا۔

خضر نے کچن میں آکر اسے تمام چیزیں دیں اور بولا۔۔

میں انتظار کر رہا ہوں کافی بنا کر لے آؤ اور دو کپ بنانا میں اپنی کوفی شئیر نہیں کروں گا۔

خضر جہان نیور کمپر و مائزاُون کافی۔

وہ کہتے ہوئے صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔

اتنی دیر میں اوپر سے فاطمہ خانم اُترتی نظر آئین۔

السلام علیکم خضر بے کیسے ہیں۔

ٹھیک ہوں خانم آپ کو تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

وہ خضر کی آواز سن کر اتری تھیں۔

اور پھر فاطمہ خانم کی نظر اس لڑکی پر پڑی جو کچن میں مصروف تھی۔

خضر بے میں دیکھ رہی ہوں کہ کچن میں ایک لڑکی ہے۔

جی خانم وہ میری کزن ہے۔

او اچھا۔۔ یہ وہی والی کزن ہے۔

www.novelsclubb.com

جی جی وہی ہے۔۔ خضر نے جلدی سے جواب دیا۔

خولہ نے ان کو دیکھ کر ایک مسکراہٹ دی۔۔اور فاطمہ خانم خضر کو چھوڑ کر اس کے پاس چلی آئیں۔ تمہاری آنکھیں بہت پیاری ہیں۔۔ خولہ میری بچی کوئی کام ہو تو مجھے کہنا ٹھیک۔

آیو اللہ خانم۔۔خولہ نے خوشی خوشی جواب دیا۔

وہ اپنی ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں خولہ کو کہہ رہی تھیں۔

خانم آپ جا کر سو جائیں ہمیں کوئی کام نہیں ہے اب۔خضر نے پیار سے کہا اور خانم چلی گئیں۔

خولہ کافی لائی اور وہ دونوں کھڑکی کے قریب پڑی کرسیوں پر براجمان ہوئے، جہاں سے باسفورس کی ظالمانہ لہریں نظر آتیں اور ساتھ ہی نیلی مسجد۔۔وہ ایک خواب نگری تھی خولہ کے لیے۔۔

میں۔۔وہ دونوں ایک ساتھ بولے پھر خضر خاموش ہو گیا۔

میں بس یہ جاننا چاہتی تھی کے کیا میرا فون آپ کے پاس ہے۔۔

نہیں۔مگر میں تمہیں دوسرا فون لے دوں گا۔انداز ویسا ہی تھا جیسے باسفورس آبنائے پر جمی برف کی ٹیلیاں طاقتور، مضبوط،اور بے رحم تھیں۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں سامنے دیکھ رہے تھے۔

خولہ خانم کافی بہت اچھی ہے۔

تھینکس خضر جہان۔آپ کا گھر بھی بہت اچھا ہے۔

ہاں جانتا ہوں۔

پھر وہ دونوں خاموشی سے کافی پینے لگے۔

آپ سے ملنے پر بہت سے سوال کرنے تھے مجھے مگر میں سب کچھ بھول گئی ہوں۔ خولہ خاموشی کو توڑتے ہوئے بولی۔

خولہ۔۔ وہ اس کی جانب دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔ میں تمہارے کسی بھی سوال کا جواب نہیں دوں گا۔

اچھا اور وہ کیوں بھلا۔۔

میں نے کہا میں تمہاری کیوں کا جواب دے نہیں ہوں۔

خولہ ہنس دی۔ تو پھر میں یہاں بیٹھ کر آپ کا وقت ضائع نہیں کروں گی خضر جہان ۔اور وہ اٹھ کر چلی گئی۔

وہ ظالم مہربان اسی درد سے بیٹھا رہا۔

www.novelsclubb.com

اب کہ جگہ وہی تھی مگر وقت بدل چکا تھا۔

کلینڈر کے بہت سے صفحات بدلے۔ کئیں سورج غروب ہوئے۔ اور بہت سی شامیں گزر گئیں تھیں شاید۔

خانم اس کو بلانے آئی ہوئی تھیں۔

خولہ وہ تم سے ملنے کوئی آیا ہے۔

مجھ سے۔خولہ نے خیرت سے پوچھا۔۔

جی۔

اچھا میں آتی ہوں۔

وہ نیچے آئی تو مراد ہاشم وہاں صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھے تھے۔

اسلام علیکم۔

وعلیکم السلام۔جواب کھڑاک انداز میں آیا تھا۔

خولہ وہاں جاکر سامنے والی سیٹ پر بیٹھ گئی۔

وہ بھورے رنگ کے سوٹ میں ملبوس تھے۔۔خصر جیسا انداز تھا۔۔

میں نے سوچا آپ کی خیرات معلوم کرلوں بچے جو ہوا اس کے بعد۔

جی الحمدللہ میں ٹھیک ہوں۔خولہ نے تحمل سے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

آپ۔۔وہ کچھ پوچھنا چاہتی تھی مگر مراد ہاشم نے اس کی بات کو سمجھتے ہوئے جواب دیا۔

میں خضر کا فادر ہوں۔

خولہ کے لب اوو میں سکڑے۔۔آپ چائے لیں گے یا کافی۔

نہیں فل وقت کچھ نہیں۔مجھے کہیں جانا ہے۔وہ کھڑے ہوئے اور آگے بڑھنے لگے۔۔خولہ بھی ان کے پیچھے ہی چلی۔۔

آپ ایک بہادر لڑکی ہیں یقین آپ کے باپ کو آپ پے فحر ہو گا۔

خولہ مسکرای اور بولی تو تکلیف لفظوں سے ظاہر ہوئی۔بابا کا تو نہیں معلوم مگر مجھے اپنے بابا پر فخر ہے۔

ایک لمحہ کو مرد ہاشم نے اس کی آنکھوں میں دیکھا اور خولہ نے بھی۔وہ ان آنکھوں کو جانتی تھی مگر کیسے۔

اب کہ پھر ہر چیز دھندلانے لگی۔کچھ بلیک اور وائٹ ہوا۔پھر بہت سے رنگ آئے۔اس کا سر چکرایا۔اور آوازیں سنائی دیں۔

تمہیں اب تک آہ جانا چاہیئے۔جلدی

نہیں۔پھر سے چیخ و پکار۔

www.novelsclubb.com

وہ پرانا قعلہ۔

دروازوں کو کھولا جا رہا ہے، تمہیں انہیں روکنا ہے۔دروزے بند کردو نہیں تو۔۔

لیکن کوئی اس کو تھم کر وہاں سے لے جاتا ہے۔

وہ خود کو گاڑی میں خضر کے ساتھ پاتی ہے۔

تو ہم کہاں جا رہے ہیں۔

جہاں تم کہوں گی لے جاؤں گا۔

خضر آپ ٹھیک ہیں۔

خولہ کبھی کبھی بیسٹ کو بھی رحم آ جاتا ہے ٹھیک۔

وہ کھلکھلا کر ہنس دی۔۔ کم از کم وہ آ تو گیا تھا اس کی زندگی میں۔

دیکھیں خضر میں پہلے ترکی میں گھومی ہوں مگر ایک جگہ ہے جہاں میں جانا چاہتی ہوں۔۔ خولہ اس کو دیکھ کر بولی۔

وہ گاڑی چلاتے ہوئے بولا۔ اور وہ کون سی۔

دیوان درویش۔

خضر جہان نے خولہ کی جانب بے دھڑک دیکھا۔ کیونکہ وہ جگہ خضر کی پسندیدہ تھی اس نے وہ دُھن وہاں سے ہی سیکھی تھی۔

www.novelsclubb.com

خولہ سامنے دیکھ کر بولے جا رہی تھی۔

میں وہاں ہمیشہ سے جانا چاہتی تھی مگر کبھی موقع ہی نہیں ملا۔ لیکن خضر میں اس دیوان میں جانا چاہتی ہوں جو درگاہ میں ذکر کا ہوتا ہے۔

میں اس ذکر الٰہی کو بہت نزدیک سے سنا چاہتی ہوں۔میں اس کیفیت کو محسوس کرنا چاہتی ہوں جس کے زیر اثر ایک درویش رقس کرتا ہے۔

میں ان لمحات میں ان کے سینے کا نور ان کے چہروں میں تلاش کرنا چاہتی ہوں۔وہ اللہ کو کس قدر محبت سے پکارتے ہیں۔میں وہاں جا کر یونس ایمرے کے درد کو محسوس کرنا چاہتی ہوں۔

خضر جو خاموشی سے اسے سن رہا تھا۔اس کے خاموش ہونے پر وہ کچھ بولا مگر خضر نے کیا بولا اس کا خولہ کو اندازہ نہیں ہوا وہ تو کہیں اور تھی۔وہ خاموشی سے باہر دیکھتی رہی۔

خولہ۔وہ گاڑی پارکنگ میں پارک کرتے ہوئے کہنے لگا۔

چلو۔۔وہ دونوں دروازے پر پہنچے تو ایک بابا جی خضر کی طرف آئے اور بولے۔

مرحبا خضر آفندی۔۔

اور ان درویش بابا نے ایک نظر پیچھے کھڑی لڑکی پر ڈالی اور پھر خضر کی طرف دیکھا۔

خضر نے کچھ بتایا اور اس کا ہاتھ تھام لیا۔

خولہ جو نجانے کس ٹرانس میں تھی۔حیرت سے خضر کی جانب دیکھنے لگی۔

بابا درویش نے خضر کا کندھا تھپتھپایا۔

وہ دونوں اب اندر آئے تو خضر نے اسے عصر کی نماز کے لیے نسوانی خصہ میں بھیج دیا۔

وہ نماز ادا کر کے آئی تو وہ ابھی بھی سجدہ میں تھا۔

پھر منظر بدلہ ایک درگاہ میں خولہ اور وہ آ گئے۔دیوان شروع ہونے والا تھا۔سب لوگ ایک طرف کرسیاں لگئے بیٹھے تھے۔

وہ دونوں پہلی صف میں ایک ساتھ بیٹھ گئے۔

وہاں سرخ ٹوپیوں والے درویش اپنی لو میں گھوم رہے تھے اور بابا یونس دیلگر ذکر کر رہے تھے۔ان کے ارد گرد دائرے میں بیٹھے باقی درویش جھوم جھوم کر ذکر الٰہی کر رہے تھے۔

خولہ جلال اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ یہ منظر اتنے قریب سے دیکھ رہی تھی۔

لا الہ الا اللہ، کے یہ دلکش الفاظ اس ہال کی ہوا کے ساتھ مہور قس جنو تھے۔

وہاں آنکھیں اپنے آپ جھلک رہیی تھیں۔

وہاں دل سکون میں تھا،اور روح تو خوشی سے یوں جھوم رہی تھی کہ جیسے عشق کی وادی میں پہنچ گئی ہو۔۔

وہاں ہر طرف نور تھا، ہدایت تھی۔۔

الحکیم کی حکمت اور الشافی کی شفاء۔

الرحمان کا رحم اور ذوالجلال کا جلال تھا۔

وہ ایک گھنٹہ ان کے ساتھ ان کلمات کو دہراتی رہی۔

اللہ تعالیٰ کو محسوس کرنا کیسا ہوتا ہے، وہ جان رہی تھی۔ وہ جان رہی تھی "فانی قریب " کے کیا معنیٰ ہیں۔ اس کا وجود بے خد خالی تھا اور روح کو ہواؤں میں پرواز کرتے دیکھ رہا تھا۔۔

وہ بھول گئی تھی وہ کون ہے۔

وہ بھول گئی تھی کہ خضر نامی کوئی شخص اس کے ساتھ موجود ہے۔ خولہ وہاں موجود نہیں تھی۔

پھر کسی نے اس سے سوال کیا۔۔

"تم نے کیا دیکھا میری بچی۔"

وہ شیخ یونس دیلگر تھے۔۔ محفل برخواست ہو چکی تھی سب جا چکے تھے۔ خضر اپنے درویش بھائیوں سے مہو گفتگو تھا تبھی یونس آفندی اس کے پاس آئے۔

وہ کھوئے ہوئے انداز میں بولی۔

درویش بابا میں نے عاشقوں کی وادی دیکھی ہے۔ جہاں ہر کوئی نور کی مے میں ڈوبا مست مگن سجدوں میں ہے۔ جو محبوب کے نام پر فنا ہوئے تھے انھیں دیکھا۔

"اللہ نے تمہیں خیر حوا بنا کر بھیجا ہے۔اس نے تمہیں نور دیا ہے۔۔"میری بچی۔دل کی آنکھ، تمہیں اس کا سہی استعمال کرنا ہے۔۔ نفرت کی وادی اور جہنم کا دروازہ بند کر دو۔۔

یہ خوش نصیب انسان ہے۔۔وہ خضر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولے۔

میری دعا ہے کہ تم دونوں اس عظیم مقصد میں کامیاب ہو۔

آمین۔۔خولہ اٹھتے ہوئے بولی۔

خضر ان کی جانب آ رہا تھا۔

بابا نے خضر کو کچھ کہا اور چلے گئے۔خضر ان کا شاگرد تھا۔

خولہ چلو چلتے ہیں۔

وہ دونوں باہر آئے تو ہلکی ہلکی بارش شروع ہو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

پھر وہ دونوں چلتے جا رہے تھے باسفورس آبنائے کے ساتھ ساتھ۔

وہ خوش تھی۔اسے خضر کا ساتھ محفوظ کر رہا تھا۔

وہ بھاگ رہی تھی اور خضر اس کے پیچھے یوں معلوم ہوتا کے وہ نو عمر لڑکا لڑکی ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ کھیل کود رہے ہوں۔

وہ بھاگتے بھاگتے کافی دور آگئے تھے۔

اب کہ وہ ایک پارک نما جگہ پانی کے کنارے بیٹھے تھے۔۔

خضر۔۔۔وہ سامنے دیکھتی اسے پکاری۔۔

ہوم۔۔۔وہ بھی یوں ہی سامنے دیکھتے ہوئے بولا۔

مجھے لگتا تھا کہ ہم کبھی نہیں ملیں گے۔

ہم ابھی بھی نہیں ملے۔آواز بہت دور سے آئی

خولہ نے چہرہ موڑ کر دیکھا۔

وہ نہیں تھا۔وہ دوبارہ اسی چرچ میں موجود تھی۔جو کہ اب بہت بھیانک نظر آرہا تھا۔وہاں ایک دروازہ تھا سیاہ دروزاہ۔

خضر پلیز کہاں ہو۔واپس آو۔۔وہ چلائی۔ایک سایا اس کے گرد منڈلایا۔

www.novelsclubb.com

خضر۔۔خضر جہان۔۔

☆☆☆☆☆☆

خضر وہ اس کا نام پکارتے ہوئے اُٹھی۔

وہ کہاں تھی۔۔خولہ کا دماغ کام نہیں کر رہا تھا۔آج پھر اسے میموری شوک آیا تھا۔

وہ خضر کے ساتھ باہر تھی پھر یہ کون سی جگہ ہے۔

خولہ نے گھڑیال کو دیکھا جو رات کے تین بجا رہی تھی۔ پھر اس نے یاد کرنے کی کوشش کی۔ یقیناً میں کتاب پڑھتے پڑھتے ہی سو گئی تھی۔

اف اللہ۔ خواب میں بھی وہ چلا گیا۔

وہ چلا گیا تھا۔ کبھی نہ لوٹنے کے لئیے۔ یہ سب خواب تھا۔ یا اس کے قیاس۔ یا شاید خیال۔

اسراء اپنے کمرے میں آئی تو وہاں ایک فون تھا۔

جو صبح کھانے کے ساتھ آیا تھا۔

اس نے جلدی سے اسے اٹھایا اور نمبر والا خانہ کھولا۔

وہاں ہر ایک کا نمبر تھا سوائے خضر جہان صالک کے۔

www.novelsclubb.com

خولہ نے پھر عشاء کی نماز ادا کی۔ اور اس کے بعد آدم صالح کو فون کیا۔

ایک دو بل گئیں پھر فون اٹھایا گیا۔

اسلام علیکم۔ وہی نرم اندز۔ خضر کے بالکل بر عکس۔ آواز بھاری ہوئی تھی جیسے وہ نیند سے جاگا ہو۔

وعلیکم السلام آدم صالح کیسے ہو۔ تم سو رہے تھے۔ مجھے لگا تم جاگ رہے ہو گے۔ ابھی تو پیرس میں گیارہ ہوئے ہوں گے نا۔

ہوم بس آنکھ لگ گئی تھی۔

اچھا کیسے ہیں سب، فریشتے، سالار اور تم۔

ہم سب ٹھیک ہیں اسراء تم کیسی ہو۔ خضر کیسا ہے۔

آدم صالح۔۔۔ وہ اتنا بول کر خاموش ہوئی۔

وہ یہاں نہیں رکا۔ اور میری زندگی کا مقصد خضر جہان نہیں ہے۔ وہ سپاٹ انداز میں کہئے جا رہی تھی۔ اور بھی بہت سے مسائل ہیں آدم۔

آدم نے فون کان سے ہٹا کر دیکھا۔ اس نے صرف خضر کی خیرات معلوم کی تھی اور وہ خود اپنے ہی خیال کی نفی کر رہی تھی۔۔ آدم مسکرا یا دیا۔۔۔

بس میں ان خوابوں کی وجہ سے پریشان ہوں کبھی میرا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ میں وہ سب چیزیں دیکھتی ہوں جن سے میرا کبھی تعروف نہیں ہوا۔۔ وہ انسان جنہیں میں کبھی نہیں ملی۔

اسراء میں تمہیں پہلے بھی کہ چکا ہوں۔ یہ تمہاری ڈیڈ میموری ہے۔ ایکسیڈنٹ کے بعد جو یادیں تم نے کھودیں تھیں وہ اب تمہارے خوابوں میں کہانیاں بن کر آتی ہیں، ڈاکٹر نے یہی کہا تھا۔

آدم صالح میں اپنی پوری زندگی دیوان درویش نہیں گئی۔ وہ اسی انداز میں گویا ہوئی۔

لیکن تم وہاں جانا چاہتی ہو۔ اور تم بھول رہی ہو کہ تم گئی تھی۔ انسان تین طرح کے خواب دیکھتا ہے۔ ایک جو وہ سوچتا ہے۔ ایک جو شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ اور ایک جو اشارہ ہوتا ہے۔ تم ان سب کو ایک ساتھ دیکھتی ہو۔

تمہارا دماغ ان لوگوں کو چیزوں کو جگہوں کو جمع کرتا ہے جنہیں تم سوچتی ہو اور پھر تم یہ خواب دیکھتی ہو۔

اب تم واپس آؤ تو ہم دوبارہ ڈاکٹر کے پاس جائیں گے۔

میں نہیں آؤں گی۔ اور نا ہی مجھے کسی ڈاکٹر کی ضرورت ہے میں ذہنی مریض نہیں ہوں وہ کڑک انداز میں بولی۔۔

کیوں کہا جاؤ گی۔ آدم نے خیرت سے پوچھا۔

وہاں جہاں مجھے ہونا چاہیے۔ اور پھر اسراء نے فون بند کر دیا۔

آدم نے گہرا سانس لے کر گھڑی دیکھی۔

یہ لڑکی واقعی پاگل ہے۔وہ منمنایا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ پھر الماری سے قرآن نکال کر بیٹھ گئی۔

خولہ نے قرآن کھولا۔کتنا عرصہ ہو گیا تھا۔اس کو قرآن پڑھنے کا وقت ہی نہیں ملا تھا۔

جب انسان کسی سے محبت کرتا ہے تو اسے ٹوٹ کر چاہتا ہے مگر میں ہمیشہ تمہیں فراموش کر دیتی ہوں مصحف۔

کیوں میں تم سے سچی محبت نہیں کر سکتی؟

وہ خود سے نہیں کہ رہی تھی وہ اللہ کو سنا رہی تھی۔

اس نے سورہ لقمان کھولی اور اسے پڑھنے لگی۔

آنسو تھے کہ آنکھوں کا دامن چھوڑ کر جھلک رہے تھے۔

"الم، یہ کتاب حکیم کی آیات ہیں۔رحمت اور ہدایت نیکوکار لوگوں کے لیے۔

دوسری آیت میں اللہ فرماتے ہیں "یہ کتاب حکیم کی آیات ہے"

حکیم کیسے کہتے ہیں؟؟؟

صاحبِ حکمت، فلسفی، عالم، دانا، دانشور، باشعور۔

www.novelsclubb.com

حکیم نہ صرف اللہ کے ناموں میں سے ایک ہے بلکہ قرآن کی صفت ہے الحکیم۔ قرآن الحکیم۔ قرآن کی پہلی سورت کی کنیت ہے۔ الحکیم۔ کیوں ہے۔

کبھی ہم نے نہیں سوچا۔ ہم سب جانتے ہیں حکیم وہ ہوتا ہے جو آپ کا علاج کرے۔ جو آپ کو شفاء دے، مگر حکیم حکمت بھی دیتا ہے۔

وہ کہ جس کے پاس آپ کے سوالات کے تمام جوابات ہوں۔ جو آپ کو دیکھ کر بتا سکے کہ کس تکلیف مبتلا ہیں آپ۔

آپ بتائیں اللہ سے بہتر کون حکیم ہو سکتا ہے۔

وہ ہمیں شفاء دیتا ہے مگر سبق بھی دیتا ہے۔ وہ ہر چیز کو جانتا ہے ہمارے کہنے سے پہلے۔ اور چونکہ یہ اللہ کا کلام ہے اس لیے یہ حکیم ہے۔ ہر مرض کی دوا ہے اس کے پاس۔

مگر اللہ تعالیٰ یہاں حکیم کی صفت کیوں استعمال کر رہے ہیں۔ "یہ کتاب حکیم کی آیات ہیں۔"

عربی میں آیت کے معنی ہیں نشانی۔ اردو میں ہم اس کے معنی علامت کے لیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"حکیم کی آیات۔"

اگر ہم اس کے معنی دیکھیں تو یہ بنتا ہے۔

(صاحبِ حکمت، عالم، دانشور۔۔) کی نشانیاں۔

سبحان اللہ کس خوبصورتی سے اللہ نے فرمایا۔۔

میں دیکھ سکتی ہوں اللہ ہمیں بتا رہے ہیں یہ کتاب حکیم کی آیات ہیں۔

یعنی میرے جیسے کمزور ایمان کے لوگ جو حکمت اور دانائی سے شناسائی نہیں رکھتے اور علم، حکمت، شفاء کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے ہیں وہ حکیم کی نشانیوں پر غور و فکر کیوں نہیں کرتے۔

ہم ساری زندگی مولوی صاحب کو کیوں تلاشتے ہیں۔

میں یہ نہیں کہہ رہی کہ مولوی صاحب غلط مشورہ دیں گے۔

میں صرف یہ کہہ رہی ہوں کچھ سوالات کے جواب حکیم کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ پھر ہم حکیم اور اپنے درمیان دوسرے کو کیوں چاہتے ہیں۔

ہم محبت کی وحدانیت پر یقین کیوں نہیں کرتے۔

"رحمت اور ہدایت نیکوکار لوگوں کے لیے۔"

اسی آیات میں نشانی ہے۔۔یعنی کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت اور ہدایت نیکوکار لوگوں کے لیے لیکھ دی ہے۔

پھر ہم اسے کیوں نہیں کھوجتے۔ ہم ہر دفعہ ٹوٹنے کے بعد مرہم اللہ کی رحمت اور ہدایت میں کیوں نہیں تلاش کرتے۔

ہم کیوں عورت، مرد شراب اور گانوں جیسی گندگی میں مرہم تلاش کرتے ہیں۔ یہ تو روح کے زخم ہوتے ہیں ہم نفس کو کیوں بھرتے ہیں خولہ۔

روح کو مرد اور عورت کا نہیں پتا روح کو شراب کا نہیں پتا۔ روح کی غذا تو حکیم کی محبت ہے۔ پھر ہم حکیم سے کیوں ڈرتے ہیں۔

شاید اس لیے کیونکہ ہم علاج کرانا چاہتے ہیں مگر سبق حاصل نہیں کرنا چاہتے ہم حکمت سے ڈرتے ہیں۔ ہمیں اپنے بھیانک چہرہ نظر آتے ہیں۔۔۔ دو آیات چھوڑ کر چھٹی آیت۔۔

"اور انسانوں ہی میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو کلام دلفریب خرید کر لاتا ہے تاکہ لوگوں کو اللہ کے راستہ سے علم کے بغیر بھٹکا دے اور اس راستے کی دعوت کو مذاق میں اڑا دے ایسے لوگوں کے لیے سخت ذلیل کرنے والا عذاب ہے"

www.novelsclubb.com

کلام دلفریب۔

ایسا کلام جو آپ کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ مگر کیوں آخر کیا ہے اس میں ایسا۔؟؟؟

تنہائی، اداسی اور خلا۔ انسانوں کے اس جنگل میں جہاں ہر کوئی کھویا ہوا ہے اس ہجوم میں ہم اکیلے ہیں کہیں نہ کہیں کچھ نہ کچھ ہے جو خالی ہے۔ اور نفس اس بات کو اچھے سے جانتا ہے۔ وہ ڈرتا ہے تنہا ہونے سے خالی ہونے سے۔ کیونکہ جب ایک انسان تنہا ہونے سے ڈرنا چھوڑ دیتا ہے تو وہ عاشق بن جاتا ہے۔ ایک عاشق جو عشق حقیقی میں فنا ہوتا ہے۔

وہ جانتا ہے کہ وہ تنہا نہیں ہو سکتا کیوں کہ وہ پانی بن چکا ہوتا ہے۔۔ جسے آپ جس شکل میں ڈھالیں وہ ڈھل جاتا ہے۔ وہ اپنے اندر لکھوں راز رکھ کر بھی خالی ہوتا ہے۔

عاشق کہتا ہے میں تو کچھ نہیں ہوں۔۔ کیونکہ وہ مادی جسم کو نہیں مانتا وہ اسے چھوڑ دیتا ہے وہ تو روح کی بات کرتا ہے۔

اور روح تو واقعہ ہوا جیسی ہے۔ بظاہر کچھ نہیں مگر حقیقت میں سب کچھ۔

اور ہم اسے کہتے ہیں موت سے پہلے مر جانا۔

مگر ہم اکثر ایسے نہیں ہوتے۔۔ چونکہ ہمارا نفس تنہائی سے شدید ڈرتا ہے۔ اس لیے یہ ہمیں رشتوں، انسانوں، دنیا، اور ہر اس چیز کے پیچھے لگا دیتا ہے جو ہمیں تنہائی کے جابر احساس سے نکالے۔

ہم غلطی پر غلطی کرنے لگتے ہیں۔اگر ہم کچھ دیر تنہائی میں بیٹھیں اور مادی زندگی کو سوچنا چھوڑ دیں تو ہمیں گھبراہٹ ہوتی ہے عجیب دباؤ محسوس ہوتا ہے۔اگر ہم تنہائی میں اپنے آپ کو چند منٹ نہیں دے سکتے تو مطلب ہم مرض میں مبتلا ہیں۔۔

اور دوا کے طور پر ہم کلام دلفریب خریدتے ہیں۔

اور یہ ہم بازار سے نہیں بلکہ اپنے نفس سے خریدتے ہیں۔۔

"اور انسانوں ہی میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو کلام دلفریب خرید کر لاتا ہے تاکہ لوگوں کو اللہ کے راستہ سے علم کے بغیر بھٹکا دے اور اس راستے کی دعوت کو مذاق میں اڑا دے ایسے لوگوں کے لیے سخت ذلیل کرنے والا عذاب ہے"

وہ یہ کلام نہ صرف خود خریدتے ہیں بلکہ لوگوں کو اس کا راستہ دیکھاتے ہیں۔۔اور چونکہ گناہ بے خد سستا ہے۔ہر کوئی بغیر علم کے اپنے نفس سے سودا کر لیتا ہے۔۔

اور اس کے بدلے نفس آپ کو شراب، عورت، مرد، نشے، اور گانوں میں سکون حاصل کرنا سیکھاتا ہے۔۔اور آپ تنہائیوں کو بھول جاتے ہیں۔مگر یہ وقتی ہے اس کے بعد جو ہوتا ہے وہ وحشت زدہ ہوتا ہے۔۔اگلی آیت میں اللہ فرماتے ہیں۔۔

www.novelsclubb.com

"اسے جب ہماری آیات سنائی جاتی ہیں تو وہ بڑے گھمنڈ کے ساتھ اس طرح رخ پھیر لیتا ہے گویا کہ اس نے انہیں سنا ہی نہیں، گویا کہ اس کے کان بہرے ہیں اچھا، مژدہ سُنا دو اسے ایک دردناک عذاب کا"

اللہ تعالیٰ یہاں ان کے حالات بیان کر رہے ہیں جو اپنے نفس کو اتنا طاقتور کر چکے ہوتے ہیں کہ وہ ان کا مالک بن جاتا ہے۔

اگر آپ سے کوئی کہے کہ شراب، کوکین، تمام قسم کے نشے سے بڑا نشا نفس کا ہے تو مان لیجیے گا کیونکہ عمارہ وہ زہریلی بوٹی ہے جو آپ کے پورے باغیچے کو اندر سے سیاہ کر دیتی ہے، یہ وہ چور ہے جو آپ کا چمن اجاڑ دیتا ہے۔اور ایمان چرُا لیتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کی آیات یعنی حکیم کی حکمت اور دوائی آپ کو راس نہیں آتی کیونکہ آپ رخ پھیر لیتے ہیں گو کہ آپ نے نہیں سنا اور گویا کے آپ کے کان بہرے ہو چکے ہیں۔۔اس لیے کہ جس زہر کے آپ عادی بن جاتے ہیں وہ اللہ کی شفاء کو برداشت نہیں کر سکتا۔اور ویسے بھی اگر چند لمحہ اپ ایک بدبودار جگہ رکیں گے تو تھوڑی دیر بعد اپ کو گند آنا بند ہو جائے گی۔

اور ہم حکیم کے علاج اور حکمت سے منہ موڑ لیتے ہیں پھر۔کیونکہ اس وقت ہم انتہا پر ہوتے ہیں۔۔ ہمیں یہ تکلیف بہت زیادہ محسوس ہوتی ہے۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آخر میں فرمایا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا، مژدہ سُنا دو اسے ایک دردناک عذاب کا"

اس عذاب کا جو اس تکلیف سے کہیں زیادہ شدید بے رحم اور ظالم ہے۔

"البتہ جو لوگ ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں، ان کے لیے نعمت بھری جنتیں ہیں۔۔"

"جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کا پختہ وعدہ ہے اور وہ زبردست اور حکیم ہے۔۔"

البتہ۔۔ البتہ کچھ لوگ بھٹک جاتے ہیں مگر وہ واپس آتے ہیں وہ حکیم کے حکم سے اس کے در پر دستک دیتے ہیں۔۔ اور حکیم انہیں یوں سمیٹتا ہے کہ وہ ہر غم بھول جاتے ہیں۔

آپ جانتے ہیں صرف راستہ کی تکلیف ہوتی ہے۔ جو لوگ نفس کا نشا لینے کے بعد بھی سکون نہیں پاتے۔

شاید وہ میرے جیسے ہوتے ہیں کیونکہ وہ مکمل طور پر نفس کو اپنا آپ نہیں سونپتے وہ اللہ کے کلام کو پہلے کھو دیتے ہیں اور پھر اس کی تلاش میں دیار دیار پھرتے ہیں اور بس یہ راستے بے خد تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ مگر ہم جیسے لوگ اس بے رحم آگ سے ڈر جاتے ہیں جس کا ایندھن بنی آدم ہے۔

لیکن اس سے زیادہ دردناک بات رحمان کا اس دن ہم سے بات نہ کرنا ہے۔۔ میں ان لوگوں کی بدنصیبی پر روتی ہوں اور خود ان میں سے نہ ہونے کی دعا کرتی ہوں۔ کیونکہ وہ ہی سب کچھ ہے، جب اسی کو دیکھنا نصیب نہیں ہوگا تو خولہ پھر کیا ہوگا۔

یہ سوال خولہ کو جلا کر راکھ کر دیتا ہے اللہ۔۔

جب وہ بات کرنے سے انکار کر دے گا تو کیا ہوگا۔۔ کبھی سوچا ہے تم نے۔ وہ رو رہی تھی۔ اور آواز میں لرزاہٹ پیدا ہو رہی تھی۔ الفاظ جو وہ کتاب پر اتار رہی تھی وہ اس کے انسوں سے بکھر رہے تھے۔

پس پھر ہم اس وقتی تکلیف کو چنتے ہیں اور الحکیم کے دروازے پر بھیکاری بن کر دستک دیتے ہیں اور وہ ہمیں بادشاہ بنا کر لوٹا دیتا ہے۔۔ وہ صاحبِ حکمت ہمیں صاحبِ ایمان بنا دیتا ہے۔

وہ حکیم ہر زخم کی مرہم لگا دیتا ہے۔ پھر وہ ہمیں دیکھ کر مسکرایا ہوگا یہ سوچتے سوچتے ہم فنا ہوتے جاتے ہیں۔

اور پھر۔۔ پھر وہ ہمیں دوبارا منجمد کر دیتا ہے۔

خولہ نے یہ سب لکھ کر کتاب بند کر دی۔ قرآن کریم کی دوسری آیات دہرائیں اور پھر قرآن بند کر دیا۔ اگلے ہی لمحے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔

www.novelsclubb.com

یا ربی، یا حکیم۔

اے صاحبِ حکمت، یا شافی۔ میرے لکھے الفاظوں میں ہر کوتاہی کو معاف کرنا۔ میرے علم کا دروازہ آپ ہیں۔

میں انسان ہوں مرتے دم تک غلطیاں کرتی رہوں گی۔

اللہ آپ حکیم ہیں مجھے حکمت اور شفاء بخشیں میں نے آپ کو ہمیشہ رحمان اور رحیم پایا۔ میرا دل اپنے سوا ہر کسی کی محبت سے خالی کر دیں۔ میری زندگی کو اپنی رضا کے مطابق ڈھال دیں۔

مجھے وعدالأرواح کو نبھانے والا بنائیں۔۔

مجھے ان لوگوں میں مت کرنا جو اپنے اصل کو بھول گئے۔ اور برائی کے مقابلے میں میری مدد اور حفاظت کرنا۔

میری برائی کے دروازوں کو بند کرنے میں مدد فرمانا۔ مجھے امت مسلمہ کا خیر خواہ بنا۔ مجھے دین حق کی شہادت نصیب فرمانا۔

مجھے نبی آفندی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنہ پر عمل کرنے والا بنانا، اور دینِ اسلام کو پوری دنیا میں پھیلانے والا۔ بُرای کا خاتمہ کرنے والا۔

اللہ تعالٰی میری مدد کرنا۔ دشمن کے آگے کبھی گرنے نادینا۔۔

(آمین۔۔)

وہ کھڑی ہوئی قرآن اور کتاب الماری میں رکھی اور پھر کچھ نوافل ادا کیے۔اتنے میں فجر کا وقت ہو گیا تھا۔اس کے بعد خولہ نے ہمزہ کو فون کیا۔

اسلام علیکم ہمزہ۔

وعلیکم السلام اسراء کیسی ہو۔اتنی صبح خیریت ہے۔کچھ چاہیئے۔

ٹھیک ہوں الحمدللہ۔مجھے ایک ریوالور چاہیے۔۔

ائیں۔۔وہ کیوں۔اس وقت۔۔

کیونکہ جن کو مارا گیا ہے وہ صرف مہرے تھے اس بساط کے جسے کوئی اور چلا رہا ہے۔مجھے اپنا کام مکمل کرنا ہے۔

اسراء کیا تم نے خضر سے۔۔۔وہ بات مکمل نا کر سکا۔

www.novelsclubb.com

یہ میرا فرئضہ ہے ہمزہ میں خضر کی پابند نہیں ہوں۔وہ ہمزہ کی بات کو کاٹ کر بولی تھی۔

اور ویسے بھی میں جانتی ہوں تم ابھی ان کو فون کر کے خبر دو گے۔

تم اپنا کام کرو میں اپنا۔۔۔سمپل۔

پر تمہارے پاس لائسنس نہیں ہے اسراء۔

مجھے ضرورت بھی نہیں ہے۔۔اسراء نے فون بند کیا اور بیسمینٹ میں آئی۔اپنے ڈاکومنٹ لیے اور نانا کے کمرے سے کچھ اور پیپرز۔ پھر تیار ہوئی اور گھر سے نکل گئی۔۔میں تمہیں دوبارہ آباد دیکھنا چاہوں گی۔وہ قصر ازیز کو دیکھ کر گویا ہوئی۔

ہمزہ نے گاڑی بھجوائی تھی۔۔وہ اس میں سوار ہوئی اور اپنے نئے مقصد کی طرف روانہ ہو گئی۔

☆☆☆☆☆☆

خضر بے اسراء نے ریوالور مانگا ہے۔ہمزہ خضر کو فون پر مطلع کر رہا تھا۔

اچھا تو۔خضر نے اپنے منفرد انداز میں کہا۔

تو میں نے کہا وہ آپ کو بتادے مگر وہ کہتی ہے۔

"یہ میرا فرئضہ ہے ہمزہ میں خضر کی پابند نہیں ہوں۔"

خضر نے ہمزہ کا جملہ مکمل کر دیا۔

ہمزہ کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا، خضر نے حو بحو وہی جملہ بولا جو اسراء نے کہا تھا

جی اس نے یہ ہی کہا ہے۔

اسے کرنے دو جو وہ کر رہی ہے۔ چھوٹی بچی نہیں ہے۔اسے خود کو ثابت کرنے دو۔وہ سپاٹ انداز میں بولا۔

طاہر کی کوئی خبر ہے۔

نہیں خضر بے ابھی تک نہیں۔

ٹھک۔۔فون بند ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

خولہ نے ہمزہ سے ریوالور لیا اور اذلان کے گھر گئی۔

مگر وہ اذلان کے گھر مغرب کی نماز کے بعد پہنچی تھی۔اس سے پہلے وہ پورا دن کسی اور کے پاس تھی۔جس کے بارے میں نا خضر جانتا تھا نا ہمزہ۔خضر صرف یہ جانتا تھا کہ وہ کچھ کر رہی ہے۔اور کہیں گئی ہے۔

گارڈ اسراء کو جانتا تھا۔غرض اس نے بغیر سوال کے اسے جانے دیا۔اسراء نے اذلان خیدر شاہ کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا۔اور پھر کھول کر اندر آئی۔

اس نے لونگ شوز،اس پر گھٹنوں تک آتا فراک جس کے بازوں کی کلائیاں چمڑے کی تھیں جو اس کی انگلیوں تک آتی تھیں۔فراک پر چمڑے کی بغیر آستینوں کے بنی چھوٹی سی جیکٹ تھی۔۔اور چند چمڑے کی بیلٹس تھیں۔جن کے ساتھ کچھ جیبیں بنی تھیں۔

ایک بیگ جس میں ریوالور تھا اور اس نے کندھے پر لٹکایا ہوا تھا۔ سر پے عربیوں کی طرح سکارف تھا جسکا ایک پلو منہ پر نقاب کے طور پے تھا۔

جوتوں میں بیلٹ کے ساتھ جیبیں تھیں جن میں کچھ چھوٹے چاکو اور کام کے ہتھیار تھے۔

اسراء نے اس کے اوپر سیاہ کوٹ کی طرح ایک چوغہ پہن رکھا تھی جس کی بہت بڑی ٹوپی تھی وہ بالکل ریڈ راڈینگ ہوڈ کے چوغہ جیسا تھا۔ جس نے اس کی تمام چیزوں کو چھپا رکھا تھا۔ وہ اس وقت ایک جنگجو بن چکی تھی۔

وہ اندر آئی تو اذلان نماز ادا کر رہا تھا۔ اذلان نے سلام پھیر کر اسے دیکھا۔

وہ کھڑا ہوا۔ اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔

کیا خولہ واقعہ اس کے سامنے کھڑی تھی۔

کیسے ہو اذلان۔۔ وہ اسے دیکھ کر بولی۔

www.novelsclubb.com

کیسا ہو سکتا ہوں۔۔ ایک اکیلے انسان کو کیسا ہونا چاہیے۔

ہر وقت تیار۔ خولہ جلال مسکرا کر بولی۔ بالکل میری طرح۔

تمہیں خضر نے کسی کام پر لگایا ہے۔ خولہ نے پوچھا۔

تم دیکھ لو یہی کام ہے۔اس کا اشارہ نماز کی طرف تھا۔وہ کہتا ہے پہلے اپنا باطن پاک کر لو۔جو کھویا ہے اس واپس حاصل کر لو۔۔

ہاں وہ سہی کہتا ہے مگر اس وقت تم میرے ساتھ چلو۔

پر کہاں۔۔اذلان اس کی طرف دیکھ نہیں رہا تھا۔

سب سے پہلے تمہارے باپ کی ساری چیزیں دیکھیں گے۔

پھر ہمیں ان لڑکیوں تک پہنچنا ہے۔جن کو تمہارے بابا نے بیچا ہے۔اور پھر اس بیچ کے شخص کی تلاش کرنے جو ایک پرانا دشمن ہے۔چلاو گے۔۔

بالکل۔۔وہ جواب دیتے ہوئے بولا۔میں تیار ہو جاؤں۔

میں انتظار کر رہی ہوں۔۔وہ باہر آ گئی۔

اذلان خیدر تیار ہو کر آیا۔کہاں جانا ہے۔اس نے گن سیٹ کرتے ہوئے پوچھا۔۔

www.novelsclubb.com

سب سے پہلے اپنے باپ کا کمرہ کھولو۔

وہاں تمہیں کچھ نہیں ملے گا خولہ۔بابا کبھی اپنی چیزوں کو کمرے میں نہیں رکھتے تھے جانتی ہوں لیکن پھر بھی کھولو۔

وہ دروازہ کھولنے لگا مگر خولہ نے اسے روکا۔

ایک منٹ روکو اذلان۔ خولہ نے ایک گہرا سانس لیا۔

وہ سب لے گئے ہیں، جو تھا وہ بھی لیکن پھر بھی ہمیں ایک بار دیکھ لینا چاہیے۔ وہ خود کلامی کر رہی تھی۔

خولہ کون لے گئے ہیں۔

چھوڑو اذلان دروازہ کھولو۔ وہ تمہیں دیکھائی نہیں دیں گے۔

خولہ نے اس کمرے کا چپا چپا چھن مارا اور اسے جو چاہے تھا وہ وہاں نہیں تھا۔ مگر کچھ اور ملا تھا اسے۔ اب ہم تمہارے بابا کے آفس جا رہے ہیں۔ چلو۔

وہ آفس پہنچ گئے تھے وہاں سب بدلہ ہوا تھا کوئی نہیں تھا۔

عجیب سناٹا تھا۔ چلو ہال میں چلتے ہیں خولہ۔ خولہ یہاں کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ ہم سے پہلے ہی کوئی وہ سب کچھ لے گیا ہے۔ اب ہمیں احتیاط سے جانا ہے۔

وہ لیفٹ سے اوپر والے حصہ میں آئے اور اس نے آفس کا دروازہ کھولا پھر جو اندر بیٹھا تھا اس کو دیکھ کر اس لڑکی نے اپنے تاثرات نہیں بدلے البتہ اذلان کو خیرت ہوئی۔

مگر اس کے برعکس جو دھچکہ مقابل میں کھڑے شخص کو لگا تھا اس لڑکی کی آنکھوں میں دیکھ کر وہ واقعہ زبردست تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

ٹھاااا۔ایک دھماکے کی سی آواز سے دروازہ کھلا۔اور گول دارہ میں بیٹھے شخص نے ایک جھٹکے سے اس ہیولے کو دیکھا۔وہاں بیٹھے شخص کو دیکھ کر کوئی بھی عام انسان اپنے خوش کھو دیتا۔

وہاں پیچھے وہی سب کچھ تھا جو خولہ کی بیسمنٹ کے بورڈ پر تھا۔

الٹی صلیب،یعنی عیسائیت کی نفی۔۔وہاں ایبر وس کا مجسمہ بھی تھا۔وہ شیطان کی پوجا کرنے والوں کا خدا ہے۔(نعوذ باللہ)

وہ خدا ہمیں تمام شیطانی عبادت گاہوں میں ملتا ہے۔

اس کی شکل ایک بکرے جیسی تھی۔سر پر دو سینگ تھے۔وہ دیکھنے میں مرد اور عورت کا ملاپ تھا۔اس کے ماتھے پر ایک ستارہ تھا۔اس کے پیچھے دو پر بھی تھے بہت بڑے پنکھ۔۔اس کی ایک ایک چیز تمام مذہبی تعلیمات کا الٹ اور مذق اڑنے والی تھی۔دھڑ انسان کا اور سر جانور کا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہاں ایک گول دارہ تھا جس میں ایک تکون تھی۔آس پاس موم بتیاں تھیں۔کچھ پرانی کتابیں اور وہ سب کچھ جو اس ناپاک جگہ ہونا چاہیے تھا۔

قرآن کی آیات کو الٹ کر کے لکھا گیا تھا۔وہاں مرے ہوئے جانوروں کی ہڈیاں تھیں،وہاں بدبو تھی،ایسی کہ ٹھہرنا مشکل تھا۔وہاں بیٹھے شخص نے سیاہ لباس پہن رکھا تھا۔اور چہرے پر شیطانی مسکراہٹ تھی۔

پھر ایک زوردار اور پراسرار قہقہہ ہوا میں بلند ہوا۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔تمہارا ہی انتظار تھا۔۔مجھے۔کب سے بلا رہا ہوں۔بہت انتظار کرایا تم نے۔

مقابل میں کھڑا ہیولا اس کی بات پر مسکرایا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ختم شُد قسط دوم۔

www.novelsclubb.com